Scanned with CamScanner

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ط

نماز جعفریہ جدید

مع اضافہ

بمطابق فتاویٰ

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے حاج سید ابوالقاسم الموسوی الخوئی مدظلہ

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے حاج سید روح اللہ الخمینی الموسوی مدظلہ

ولی امر مسلمین و مرجع تقلید حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ السید علی الحسینی الخامنہ ای مدظلہ العالی (ایران)

آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے حاج سید علی حسینی سیستانی دام ظلہ الوارف (نجف اشرف عراق)

مؤلف

سید اقرار حسین کاظمی نذر حسین ظفر

ناشر

ادارہ نشر معارف اسلامی لاہور (رجسٹرڈ)

کتاب .... نماز جعفریہ جدید

مؤلف .... سیّد اقرار حسین کاظمی، نذر حسین ظفرؔ

کتابت ....

تعداد .... ایک ہزار

مطبع .... نیرؔ اسد پرنٹرز لاہور

قیمت .... 300 روپے

ملنے کا پتہ

ناشر ادارہ نشر معارف اسلامی لاہور (رجسٹرڈ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست عناوین

دُعا، آغازِ ماہِ نو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ط رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۝

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِستخارہ

(طلب خیر)

استخارہ کا معنی، خداوندِ عالم سے خیر و برکت طلب کرنا یا خیر و سعادت کی طرف رہنمائی چاہنا ہے جس کے متعلق امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ شِقَاءِ عَبْدِیْ اَنْ یَّعْمَلَ الْاَعْمَالَ وَلَا یَسْتَخِیْرَ بِیْ (سفینۃ البحار جزو اوّل صفحہ ۴۲۲ لفظ خیر) اللہ عز و جل فرماتا ہے میرے بندے کی بدبختی ہے کہ وہ کام کرے اور مجھ سے استخارہ (طلب خیر و برکت) نہ کرے۔

استخارہ بایں معنی ہر امر خیر مستحب اور مباح سب میں مطلوب و مرغوب ہے اور وہ استخارہ جو نفع و نقصان کے سلسلہ میں رہنمائی چاہنے کے لیے دیکھا جاتا ہے معصومین علیہم السلام سے اس کے کئی طریقے منقول ہیں تفصیل کے لیے علامہ مجلسیؒ کے رسالہ "مفاتیح الغیب" کی طرف رجوع کیا جاتے۔ یہاں پر چند طریقے ذکر کیے جاتے ہیں جو آسان اور سہل ہونے کے علاوہ ہمارے علاقہ میں رائج اور معمول بہ ہیں لیکن ان کے حسب ذیل آداب و شرائط ہیں جنہیں ملحوظ رکھنا چاہیئے۔

- استخارہ سے پہلے وضو کرے۔
- دل و دماغ سے ہر طرح کے فاسد خیالات دُور رکھے۔
- ہمہ تن اپنے خالق کی طرف متوجہ رہے۔
- دورانِ استخارہ گفتگو نہ کرے۔ جس امر کے لیے استخارہ دیکھے وہ مباح ہو جو کام واجب یا حرام ہو اس میں استخارہ نہ دیکھے کیونکہ واجب کو بہر صورت بجالانا ہے اور حرام سے ہر حال میں پرہیز کرنا ہے جو کچھ استخارہ کا حکم نکلے اس پر عمل کرنا چاہیئے اور یقین رکھنا چاہیئے کہ اسی میں بھلائی اور بہتری ہے۔
- جب کسی کام کے لیے مطلقاً استخارہ کیا جائے تو پھر دوسری اور تیسری مرتبہ استخارہ کرنا بے محل، بے موقع اور فضول ہے۔
- پہلا طریقہ "استخارہ سجادیہ" کا یہ ہے جو اس کتاب کے صفحہ ۔ سے شروع ہوتا ہے یہ استخارہ بنا بر مشہور ہمارے چوتھے امام سید سجاد علی زین العابدینؑ کی طرف منسوب ہے اسی لئے اس کو "استخارہ سجادیہ" کہا جاتا ہے۔

ترکیب پہلے کتاب کو دائیں ہاتھ میں لیں اور پانچ یا سات یا گیارہ مرتبہ محمد و آلِ محمد علیہم السّلام پر دُرود بھیجنے کے بعد تین مرتبہ اَسْتَخِیْرُ اللّٰہَ بِرَحْمَتِہٖ خِیَرَۃً فِیْ عَافِیَۃٍ پڑھ کر پہلی تعداد کے مطابق

درُود شریف پڑھیں اور نیت کریں کہ "فلاں کام کروں" اس کے بعد کتاب کو کھولیں جو حکم نکلے اس کے مطابق عمل کریں۔ ہم نے نیک، میانہ، بد کی وضاحت بھی ہر صفحہ پر کر دی ہے۔

- دوسرا طریقہ جو نہایت ہی مختصر ہے۔ ہمارے بارھویں امام حضرت حجۃ ابن الحسن العسکریؑ عجّل اللہ ظہورہ سے منقول ہے کہ تسبیح کو پکڑیں اور تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر تسبیح کے دانوں پر ہاتھ رکھیں پھر دو دو کو شمار کیا جائے اگر ایک دانہ باقی رہ جائے تو وہ کام "خوب" ورنہ بد ہے۔ سفینۃ البحار صفحہ ۴۲۴

- تیسرا طریقہ استخارہ ذات الرّقاع ہے جس جائز مطلب کیلئے چاہے کر سکتا ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ کاغذ کے تین ٹکڑوں پر یہ عبارت لکھے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ خِیَرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ بِفلان بن فلانہ اِفْعَلْ اور دوسرے تین علیحدہ علیحدہ ٹکڑوں پر یہ الفاظ لکھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ خِیَرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ بفلان بن فلانہ لَا تَفْعَلْ فلانہ کی جگہ اپنی والدہ کا نام لکھے اور فلاں کی جگہ پر اپنا نام اور ان چھ ٹکڑوں کو مصلّٰی کے نیچے رکھ دے پھر دو رکعت نماز بنیت سنّت قربۃً الی اللہ پڑھے۔

- پس نماز پڑھ کر سجدہ بجا لائے اور سجدہ میں سو مرتبہ اَسْتَخِیْرُ اللّٰہَ بِرَحْمَتِہٖ خِیَرَۃً فِیْ عَافِیَۃٍ پڑھے۔

- پھر سجدہ سے اُٹھ کر بیٹھے اور کہے اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِیْ فِیْ یُسْرٍ مِّنْكَ وَعَافِیَةٍ پھر ان ٹکڑوں کو آپس میں ملا دے اور ایک ایک کر کے باہر نکالے اگر تین ٹکڑے پے کے بعد دیگرے اِفْعَلْ کے نکلیں تو اس امر کو بجا لائے اور اگر پہلے تین ٹکڑے پے در پے لَا تَفْعَلْ کے نکلیں تو اس کام کو نہ کرے اور اگر کچھ اِفْعَلْ کے نکلیں اور کچھ لَا تَفْعَلْ کے تو پے در پے پانچ ٹکڑوں کو باہر نکالے اور دیکھے پس اگر تین افعل کے ہوں اور دو لاتفعل کے تو وہ کام بجا لائے اور اگر تین لاتفعل کے ہوں اور دو ٹکڑے افعل کے تو اس کام کو نہ کرے۔
- چھٹے ٹکڑے کو نکالنے کی ضرورت نہیں۔
- چوتھا طریقہ تفاؔل بقرآن ہے یعنی قرآن مجید کے ذریعے فال لینا۔ جناب رسولؐ خدا سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص قرآن مجید کے ساتھ فال لینا چاہے تو قرآن مجید کو ہاتھ میں لے کر تین مرتبہ سورہ قُلْ ھُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے پھر تین مرتبہ درُود شریف پڑھے اس کے بعد یہ دُعا پڑھے :- اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ تَفَاءَلْتُ بِكِتَابِكَ وَتَوَكَّلْتُ عَلَیْكَ فَاَرِنِیْ مِنْ كِتَابِكَ مَا ھُوَ مَكْتُوْمٌ مِّنْ سِرِّكَ الْمَكْنُوْنِ فِیْ غَیْبِكَ اس کے بعد قرآن مجید کو کھولے اور دائیں صفحہ کی پہلی سطر میں جو مفہوم ہو اس پر عمل کرے۔ یعنی آیۂ رحمت ہے تو وہ کام کرنا بہتر ہے اگر آیۂ غضب ہے تو

نہ کرے۔ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِعَوَاقِبِ اُمُوْرِنَا۔

اوقات استخارہ

محدث کاشانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب تقویم المحسنین میں ایامِ ہفتہ کی ان ساعاتِ استخارہ کو نقل فرمایا ہے فرماتے ہیں کہ ساعاتِ استخارہ کی یہ تعیین بنا بر مشہور ہے۔

خداوندِ عالم کے ساتھ استشارہ (مشورہ کرنے) کے لیے کوئی خاص وقت معین نہیں لہٰذا صاحبانِ حاجت جب چاہیں استخارہ کر سکتے ہیں لیکن بنا بر مشہور مذکورہ ذیل اوقات کی پابندی احسن و اولیٰ ہے۔

جدول اوقات استخارہ

جمعہ	صبح صادق سے طلوعِ آفتاب تک پھر بعد زوال سے عصر تک۔
ہفتہ	صبح صادق سے چاشت پھر ظہر سے عصر تک۔
اتوار	صبح صادق سے ظہر تک پھر عصر سے مغرب تک۔
سوموار	صبح صادق سے طلوعِ آفتاب تک پھر چاشت سے ظہر تک پھر عصر سے عشاء تک۔
منگل	چاشت سے ظہر تک پھر عصر سے عشاء تک۔
بدھ	صبح صادق سے ظہر تک پھر عصر سے عشاء تک۔
جمعرات	صبح صادق سے طلوعِ آفتاب تک پھر ظہر سے عشاء تک۔

نوٹ: دیوانِ حافظ یا اشعار باطلہ سے فال لینا یا نجومیوں کی باتوں پر اعتماد کرنا یہ سب امور لغو ہیں۔ ان سے پرہیز لازم ہے۔

کلمہ طیبہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِؕ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جناب محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں جناب علیؑ

وَلِیُّ اللّٰہِ وَصِیُّ رَسُوۡلِ اللّٰہِ وَخَلِیۡفَتُہٗ بِلَا فَصۡلٍؕ

اللہ کے ولی ہیں رسول اللہؐ کے وصی اور آپ کے خلیفہ بلا فصل ہیں

اُصولِ دین

- شیعی نقطہ نظر سے مذہب دو حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔
- اعتقاد۔ عمل۔ یعنی کچھ مسائل کا تعلق اعتقاد سے ہے اور انہیں اصولِ دین کہتے ہیں اور وہ پانچ ہیں۔

۱۔ توحید ۲۔ عدل ۳۔ نبوت ۴۔ امامت ۵۔ قیامت

ان اصولِ دین کا اعتقاد بِالدَّلِیۡلِ لَا بِالتَّقۡلِیۡدِ ہونا ضروری ہے یعنی ان میں تقلید نہیں کی جاتی بلکہ دلائل سے ان کا اعتقاد ضروری ہے۔

- اور کچھ مسائل کا تعلق عمل سے ہے ان کو "فروعِ دین" کہا جاتا ہے اور وہ

دس ہیں ۔

۱۔ نماز ۲۔ روزہ ۳۔ حج ۴۔ زکوٰۃ ۵۔ خمس ۶۔ جہاد
۷۔ تولا ۸۔ تبرا ۹۔ امر بالمعروف ۱۰۔ نہی عن المنکر

● فروعِ دین ہیں عوام (جو اجتہاد یا احتیاط پر قادر نہیں) کے لیے کسی جامع الشرائط مجتہد کی تقلید ضروری ہے ۔

● اور فروعِ دین میں "لِمَ" یعنی کیوں اور "اِنْ" یعنی اگر کہنے کی اجازت نہیں یعنی یہ امر کیوں واجب ہے؟ اور اگر واجب نہ ہوتا تو کیا ہوتا؟

● چونکہ اصول فروع پر مقدم ہوتے ہیں اور عمل سے پہلے اعتقاد کی درستی اور صحت ضروری ہے اس لیے پہلے اصولِ دین کو بیان کیا جاتا ہے ۔

توحید

شیعہ اعتقادات کے لحاظ سے ہر بالغ، عاقل کا عقلی فرض ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے کی معرفت حاصل کرے اور اس کی وحدانیت اور الوہیت کا اعتقاد رکھے ۔ ربوبیت میں کسی کو اس کا شریک نہ بنائے اور اس بات کا اعتقاد رکھے کہ پیدا کرنا، رزق دینا، مارنا، زندہ کرنا صرف اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے اور اگر رزق و خلق یا موت و حیات کو کوئی شخص خدا کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف منسوب کرے تو اُسے کافر و مشرک اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھا جائے گا ۔

ترکیب: پہلے کتاب کو دائیں ہاتھ میں لیں اور پانچ یا سات اگیارہ مرتبہ محمد قال محمد پر

- ہر صاحبِ عقل تمام مخلوقات اور اشیاء عالم کے وجود میں غور کرنے سے سمجھ سکتا ہے کہ کوئی مخلوق خود بخود خلق نہیں ہوئی اور کوئی مصنوع از خود وجود میں نہیں آیا بلکہ ان تمام اشیاء کے پیدا کرنے والے خالق صانع اور قادر و حکیم نے تمام مخلوقات کو اپنی قدرتِ کاملہ سے پیدا کیا ہے۔

- اگر انسان کچھ بھی غور و تامل سے کام لے تو پہاڑ کا ہر کنگرہ، موجِ دریا کا ہر قطرہ، ریگِ صحرا کا ہر ذرہ، وسعت زمین کا ہر چپہ، شجر و نبات کا ہر پتہ اپنے خالقِ یکتا کا پتہ دیتا ہے اس کے علاوہ ہر عقلمند یہ سمجھ سکتا ہے کہ شمس و قمر اور لیل و نہار کا اپنے صحیح وقت پر آنا جانا اور ساری کائنات کا نظام خود بخود نہیں چل سکتا بلکہ اس نظام اکمل کا چلانے والا کوئی موجود ہے۔ اس مفہوم کی بہت سی آیات سورۃ بقرہ۔ سورہ آل عمران۔ سورۃ اعراف۔ سورۃ روم میں مذکور ہیں۔

- ایک بڑھیا سے جو چرخہ کات رہی تھی کسی نے پوچھا کہ تو نے اپنے رب کو کس طرح پہچانا ہے تو اس نے فوراً جواب دیا بِمِغْزَلِیْ هٰذَا اِذْ قَالَتْ بِدُوْلَابِیْ هٰذَا میں نے اسے اس چرخہ سے پہچانا ہے فَاِنِّیْ اِنْ حَرَّکْتُهٗ تَحَرَّكَ وَاِنْ لَّمْ اُحَرِّکْهُ سَکَنَ جب میں اسے حرکت دیتی ہوں تو یہ حرکت کرنے لگتا ہے اور جب حرکت نہیں دیتی تو یہ رک جاتا ہے پس جب یہ معمولی سا چرخہ کسی ناظم کے اور چلانے والے کے بغیر نہیں چل سکتا تو اتنے بڑے

عالم کا نظام کیونکر کسی مدبر اور ناظم کے بغیر چل سکتا ہے۔ جب جناب رسولِ خدا نے اس بڑھیا کا استدلال سُنا تو بہت مسرور ہوئے اور فرمایا عَلَيْكُمْ بِدِيْنِ الْعَجَائِزِ بوڑھی عورتوں والے دین کو لازم پکڑو۔ یعنی دلیل و برہان سے مذہب اختیار کرو اگرچہ وہ دلیل اس طرح سادہ و آسان ہی کیوں نہ ہو جس طرح کہ اس بڑھیا کی ہے کیونکہ اصول عقائد میں تقلید جائز نہیں ہے جیسا کہ سرکار علامہ حلّی علیہ الرحمۃ نے اس امر پر دعویٰ اجماع فرمایا ہے۔ اَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ كَافَّةً عَلَىٰ اَنَّهُ لَا يَجُوْزُ التَّقْلِيْدُ فِيْ اُصُوْلِ الدِّيْنِ۔ (شرح باب حادی عشر)

صفاتِ ثبوتیہ

یعنی وہ صفتیں جو خدا کی ذات کے لائق ہیں اور خدا کے علاوہ کسی کے واسطے نہیں ہیں۔ ویسے تو جس قدر بھی صفاتِ کمالیہ متصور ہوسکتی ہیں وہ سب اس ذات کے لیے حاصل ہیں اور صفاتِ ذاتیہ میں سے کوئی صفت بھی اس کی ذات سے جُدا نہیں بلکہ عین ذات ہے۔ اگرچہ خداوندِ عالم کی صفات کا شمار کرنا ممکن نہیں لیکن جن کے متعلق خاص طور پر بحث کی جاتی ہے وہ آٹھ ہیں۔

قدیم : یعنی خدا ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اس کو زوال اور فنا نہیں۔

قادر : خدا ہر ایک چیز پر قدرتِ کاملہ رکھتا ہے۔

عالم : یعنی خدا ہر چیز کے جاننے والا ہے۔

حیّ : یعنی خدا زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔

مُرید : وہ صاحبِ ارادہ ہے جو کچھ کرتا ہے ارادہ سے کرتا ہے نہ کہ بے اختیاری سے۔

مُدرِک : یعنی خدا ہر ظاہر اور پوشیدہ چیز معلوم کرنے والا ہے۔

متکلّم : وہ ہر ایک چیز کو بولنے کی طاقت عطا کر سکتا ہے جیسے کہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ کے لیے درخت کو گویا کیا۔

صادق : خدا کا کلام سب صحیح درست اور برحق ہے۔

نوٹ

صفاتِ ثبوتیہ کی دو قسمیں ہیں :

۱۔ صفاتِ ذاتیہ ۲۔ صفاتِ فعلیہ

- صفاتِ ذاتیہ وہ ہیں کہ جن کا تعلق ذاتِ باری تعالیٰ سے اس طرح ہو کہ کسی وقت بھی ذاتِ خدا سے ان کی نفی نہ کی جا سکے۔ مثلاً حیّ۔ قادر۔ عالم وغیرہ۔
- اور ذاتِ فعلیہ جن کی نفی کسی وقت ہو سکے جیسے خالق۔ رازق۔

شرک فی الذّات اور شرک فی الصفّات

اگر اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی کو شریک مانا جاتے تو یہ شرک فی الذّات ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کے افعال و صفات مختصہ بذاتِ پروردگار (جیسے پیدا کرنا، رزق دینا، مارنا اور زندہ کرنا) میں کسی کو شریک مانا جاتے تو یہ شرک فی الصفات ہے۔ لہٰذا دونوں قسم کے شرک سے بچنا ضروری اور لازمی ہے ورنہ انسان مشرک ہو جاتا ہے۔

صفاتِ سلبیہ

وہ صفتیں جو خدا کی ذات کے لائق نہیں وہ آٹھ ہیں :

شرکت : یعنی خدا کی خدائی میں کوئی اس کی ذات کا شریک نہیں ۔

ترکیب : خدا مرکب نہیں ۔ یعنی چند چیزوں سے مل کر اس کا وجود نہیں بنا نہ وہ جسم رکھتا ہے اور نہ اعضاء ۔

مکان : خدا ایک جگہ اور کسی مخصوص مکان میں نہیں بلکہ وہ لامکان ہے اور ہر وقت ہر جگہ موجود اور حاضر ہے ۔

حلول : یعنی خدا کسی چیز میں نہیں سماتا ۔ نہ روح کی صورت میں اور نہ ہی کسی دوسرے طریقہ سے ۔

محل حوادث : یعنی خدا کی ذات پر مختلف حالتیں عائد نہیں ہوتیں کہ کبھی جوانی ، کبھی بڑھاپا یا کبھی جاگتا تھا ۔ کبھی سو گیا ۔

مرئی : یعنی خدا نظر نہیں آ سکتا نہ دنیا میں اور نہ آخرت میں جیسے خود فرماتا ہے ۔ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۔

ترجمہ : اس کو آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں (نہ دنیا میں نہ آخرت میں) اور وہ لوگوں کی نظروں کو خوب دیکھتا ہے اور وہ بڑا باریک بین خبردار ہے (انعام پ ۷ رکوع ۱۹)

اور حضرت موسیٰؑ کے سوال رویت (دیدار) کے جواب میں فرمایا ۔ لَنْ

تَرَانِیْ (پ ۹ ع ۷) اے موسیٰ تم مجھے (دنیا و آخرت میں) ہرگز نہیں دیکھ سکو گے۔

- محتاج یعنی خدا اپنی ذات و صفات اور قدرت میں کسی چیز کا محتاج نہیں۔
- صفات کا زائد بر ذات ہونا یعنی اس کی صفات اس کی ذات کے سوا اور جدا نہیں بلکہ اس کی صفاتِ ذاتیہ عین ذات اور ذات، عین صفاتِ ذاتیہ ہے۔
- خداوندِ عالم کے دیدار اور جسمانیت کے متعلق اہلِ سنت کا جو عقیدہ ہے ہم اس کے خلاف ہیں۔ جیسا کہ اہلِ سنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر ملا علی قاری مطبع مجتبائی دہلی صفحہ نمبر ۱۵۲ پر لکھا ہے کہ ابو حنیفہ نے کہا۔ رَاَیْتُ رَبَّ الْعِزَّۃِ فِی الْمَنَامِ تِسْعًا وَّ تِسْعِیْنَ مَرَّۃً ثُمَّ رَاٰہُ مَرَّۃً اُخْرٰی تَمَامَ الْمِاَۃِ۔ (ترجمہ) میں نے خواب میں رب العزت کو ننانوے مرتبہ دیکھا اور پھر ایک دفعہ دیکھا تو پورا سو ہو گیا۔
- اور اسی صفحہ پر احمد بن حنبل سے اسی قسم کی روایت کی گئی ہے۔
- اور بخاری کتاب التفسیر (سورہ ق) صہ۲۳ ، ۱جزو ۶ پر لکھا ہے۔

یُقَالُ لِجَہَنَّمَ ہَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُوْلُ ہَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ فَیَضَعُ الرَّبُّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قَدَمَہٗ عَلَیْہَا فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ۔

ترجمہ: جہنم سے کہا جائے گا۔ کیا تو بھر گئی ہے وہ کہے گی کیا کچھ اور ہے اس وقت رب تبارک و تعالیٰ اپنے قدم کو جہنم پر رکھ دے گا تو وہ کہے گی۔ بس بس۔

- اور مشکوٰۃ ص۵۰۵ باب خلق الجنۃ والنار پہ اسی طرح بالفاظ دیگر مرقوم ہے فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰی یَضَعَ اللّٰہُ رِجْلَہٗ تَقُوْلُ قَطْ قَطْ قَطْ۔

ترجمہ: پس جہنم نہ بھرے گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنا قدم رکھ دے گا اس وقت وہ کہے گی۔ بس بس بس۔

- اسی طرح شرح فقہ اکبر ملا علی قاری ص۵۴ پر بھی لکھا ہوا ہے۔
- اور نیز مشکوٰۃ ص۴۹۳ پر موجود ہے یَوْمَ یَنْزِلُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی کُرْسِیِّہٖ فَیَاطُّ کَمَا یَاطُّ الرَّحْلُ۔ (ترجمہ) (مقام محمود) وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنی کرسی پہ بیٹھے گا۔ تو کرسی اس طرح چڑ چڑاتے گی جس طرح کجاوہ چڑ چڑاتا ہے۔
- اور کنز العمال جلد ۱ ص۵۸ طبع حیدر آباد دکن میں ہے۔ رَاَیْتُ رَبِّیْ فِی الْمَنَامِ فِیْ صُوْرَۃِ شَابٍّ لَّہٗ وَفْرَۃٌ فِی الْخُضْرِ عَلَیْہِ نَعْلَانِ مِنْ ذَھَبٍ وَّعَلٰی وَجْھِہٖ غِوَاشٌ مِّنْ ذَھَبٍ۔ (ترجمہ) میں نے (خواب میں) ایک سبزہ زار میں اپنے رب کو ایک نوجوان آدمی کی صورت میں دیکھا۔ جس کے بال گھنے تھے اور سونے کی دو جوتیاں پہنے ہوئے تھا اور اس کے چہرہ پر سونے کا نقاب تھا۔ (انتہٰی مَاقَالَہٗ اَھْلُ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ وَاَئِمَّتُھُمْ)۔
- خداوند عالم کی توحید کے بہت سے دلائل ہیں جن میں سے مندرجہ ذیل

ذکر کیے جاتے ہیں۔

۱۔ وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اگر اس کا کوئی شریک ہوتا تو نظامِ عالم میں فساد ہو جاتا اور کائنات میں گڑبڑ مچ جاتی۔

۲۔ شرکت خدا کے لیے عیب ہے اور اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے۔

۳۔ تمام پیغمبر ایک ہی خدا کی جانب سے آتے اور اسی کی وحدانیت کی خبر دی اگر کوئی دوسرا خدا ہوتا تو وہ بھی اپنی خدائی کا اظہار کرتا اور اپنے نمائندے بھیجتا۔

عدل

- خداوندِ عالم کسی پر ظلم نہیں کرتا اور نہ ہی اس سے کوئی ایسا فعل سرزد ہوتا ہے جسے عقل سلیم بُرا سمجھے اس اعتقاد کا نام عدل ہے۔ عدل کے اثبات میں یہ چند دلائل لکھے جاتے ہیں۔
- ہر عقل مند کے نزدیک ظلم بُرا ہے اور خدا ہر بُرائی سے پاک ہے لٰہذا خدا ظالم نہیں ہو سکتا۔
- ظلم احتیاج کی وجہ سے کیا جاتا ہے اور خدا محتاج نہیں۔
- خداوندِ عالم ظلم کرنے سے منع فرماتا ہے لٰہذا خود ظلم نہیں کر سکتا۔
- اللہ تعالیٰ اپنی کتب آسمانی میں اپنے عدل کی خبر دے چکا ہے۔

- مخلوقاتِ عالم کا انتظام خداوندِ عالم کے عدل کا مقتضی ہے۔
- خداوندِ عالم کے ظالم ہونے کی صورت میں اس کی صداقت پر اعتماد نہیں ہوسکتا۔
- امامیہ کا اعتقاد ہے کہ ہر انسان آزاد اور خود مختار ہے انسان اپنے ارادے سے سب کچھ کرتا ہے اور اپنی مرضی سے اپنے تمام اعمال و افعال کو بجالاتا ہے پروردگارِ عالم کسی انسان کو کسی کام کے کرنے کے لیے مجبور نہیں کرتا بلکہ تمام انسان خود مختار ہیں۔
- وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی شرح فقہ اکبر ملا علی قاری ص۵۱ یہ عقیدہ بے بنیاد اور غلط ہے۔ شیعہ امامیہ کا یہ عقیدہ نہیں ہے کیونکہ خداوندِ عالم نے تو بندے کو خود مختار بنایا ہے اگر بندے سے بُرے کام خدا ہی کراتے تو روزِ حشر اس بندے کو سزا دینا دوزخ میں بھیجنا خلافِ عدل ہے چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔
- فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ (ترجمہ) جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر اختیار کرے (کہف ۱۵/۱۶) نیز فرماتا ہے۔
- اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا۔ (ترجمہ) بے شک ہم نے اس کو صحیح راستہ دکھلایا (اب وہ) خواہ شکر گزار بنے یا ناشکرا (دہر پ۲۹ ع ۱۹)

- قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ۔

ترجمہ: وہ پہلے خود ہی گمراہ ہو چکے ہیں اور اپنے ساتھ اور بھی بہتیروں کو گمراہ کر چھوڑا اور راہِ راست سے (دُور) بھٹک گئے۔ (مائدہ پ۶ ع ۱۴)

- وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ۔ ترجمہ: اور قیامت کے دن کفار کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار جنوں اور انسانوں میں سے جن دو شخصوں نے ہم کو گمراہ کیا ہے وہ ہمیں دکھا دے (حم سجدہ پ۲۴ ع ۱۸)

- وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ۔ ترجمہ: اور ہم کو بس (اُمان) گنہگاروں نے جو ہم سے پہلے تھے گمراہ کیا (شعرآء پ۱۹ ع ۹)

- ان پچھلی دونوں آیتوں سے معلوم ہوا کہ معاذ اللہ اگر خدا گمراہ کرتا تو دوزخی لوگ کہتے خدایا تو نے ہی ہمیں گمراہ کیا ہے اب ہم پر کس لیے عذاب کرتا ہے! اور اپنی گمراہی کا سبب اور موجب مجرموں اور جن و انس کو نہ بناتے۔ ان آیات سے معلوم ہوا کہ خداوندِ عالم اپنے پیغمبروں اور اپنی کتابوں کے ذریعہ ہدایت اور گمراہی کے دونوں راستے دکھا دیتا ہے پھر چاہے انسان خود گمراہ ہو یا جن و انس اور گنہگاروں میں سے کوئی اپنے فریب کے ساتھ اسے گمراہ کرے بہرحال انسان خود مختار ہے اور جو کوئی آیت ایسی ہو جس کا ظاہری معنی خلاف عقل اور خلافِ اعتقاد ہو وہ متشابہات میں سے ہے اس کے ظاہری معنی پر

عمل نہیں کرنا ہے۔ جیساکہ خداوندِ عالم کا ارشاد ہے۔

● فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ۔ پ ۳ ع ۹

ترجمہ: پس جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہ آیتوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں تاکہ فساد برپا کریں اور اس خیال سے کہ انہیں اپنے مطلب پر ڈھال لیں۔ حالانکہ خدا اور بلند پایہ عالم لوگوں کے سوا ان آیتوں کا اصلی مطلب کوئی نہیں جانتا۔

● پس خلاصہ یہ ہے کہ اگر انسان مجبورِ محض ہو تو اس کے نیک عمل پر ثواب اور بُرے کام پر عذاب دینے کا نظریہ باطل اور پیغمبروں کو بھیجنا اور آسمانی کتابوں کو نازل کرنا بے سود ہو کر رہ جاتے گا۔

● مختصر یہ کہ اس مسئلہ میں شیعہ امامیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عادل اور انسان اپنے افعال میں آزاد اور خود مختار ہے۔

نبوّت

● شیعہ امامیہ کا عقیدہ ہے کہ حضرت آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَاٰلِهٖ وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ سے حضرت خاتمؐ تک ایک لاکھ چوبیس ہزار برحق پیغمبر ہیں وہ سب کے سب خدا کے بھیجے ہوتے برگزیدہ ہیں۔ یہ تمام انبیاء دُنیا کی

ہدایت کے لیے مبعوث کئے گئے اور حضرت محمد مصطفےؐ خاتم النبیین اور سید المرسلین ہیں ان کے بعد کسی نبی یا رسول کے آنے کی ضرورت اور گنجائش نہیں۔

● ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ آپ کے بعد جو شخص بھی نبوت یا نزول وحی کا دعویٰ کرے وہ کافر اور واجب القتل ہے اور اس کی نبوت کے قائل بھی کافر اور نجس ہیں۔

● آپ (سید المرسلین) بالکل معصوم تھے عمر بھر آپ سے نہ کوئی گناہ ہوا اور نہ کوئی لغزش اور نہ کوئی خطا اور نہ ہی غلطی۔

● سب سے پہلے خداوندِ عالم نے آپ کے نور کو پیدا کیا جس طرح کہ آپؐ فرماتے ہیں اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ سب سے پہلے اللہ تعالےٰ نے میرے ...

● آپؐ اس وقت سے نبی ہیں جبکہ حضرت آدمؑ پانی اور مٹی میں تھے یعنی جب حضرت آدم ابوالبشر کا کوئی وجود ہی نہ تھا جیسا کہ آپ خود فرماتے ہیں کُنْتُ نَبِیًّا وَّ اٰدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ وَالطِّیْنِ۔

● چالیس سال کے بعد نبوت کا ملنا اور "شرح صدر" (جبرئیلؑ کا آپ کے سینہ مبارک کو چاک کرنا) یہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے۔ ہاں حضورؐ نے چالیس سال کے بعد اعلانِ نبوت فرمایا اور اپنی نبوت کا اظہار کیا۔ آپ زندگی بھر ہمیشہ

ہر کام مرضیٔ حق کے مطابق کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو معراج جسمانی کرائی:

- ہمارا عقیدہ ہے کہ قرآن مجید جو اس وقت مسلمانوں کے پاس ہے یہ وہی مجسمہ ہدایت ہے جسے پروردگار عالم نے معجزہ بنا کر آپ پر نازل کیا جس کے ذریعہ احکام دین کی تبلیغ کی۔ نہ اس میں کوئی کمی ہے اور نہ ہی زیادتی جو لوگ تحریفِ قرآن یعنی کمی یا زیادتی کے قائل ہیں وہ غلطی پر ہیں کیونکہ ارشادِ ربّ العزّت ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ط

ترجمہ: بے شک ہم نے ہی قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں (پ۱۴ ع۱)

- آپ کی نبوت کے چند دلائل ذکر کیے جاتے ہیں۔

۱۔ مسلم اور کافر سب متفق ہیں کہ حضورؐ نے کسی کے آگے زانوئے تلمذ تہ نہیں کیا نہ کسی سے سبق پڑھا نہ لکھا لیکن اس کے باوجود آپ سے اور آپ کے اوصیاء طاہرین سے ہر علم میں وہ وہ افادات اور ارشادات صادر ہوئے جن کا صدور کسی سے پڑھنے لکھنے کے بغیر عادتاً محال ہے اور اس خرقِ عادت کا آپ سے صادر ہونا آپ کا واضح ترین معجزہ اور آپ کی نبوت کی کھلی دلیل ہے۔

۲۔ آپ کے جو حالات اور مکارم اخلاق متواتر ہم تک پہنچے ہیں وہ آپ کی

نبوت منوانے پر مجبور کرتے ہیں کیونکہ اس قسم کے کمالات اور مکارم اخلاق پیغمبر یا اس کے وصی کے سوا کسی دوسرے میں نہیں ہو سکتے۔

۴۔ آپ خداوند عالم کی طرف سے قرآن مجید لے کر آئے جس کی فصاحت و بلاغت نے عرب کے تمام فصحاء و بلغاء کو عاجز و ساکت کر دیا اور یہی معجزہ آپ کی نبوت کی اَظْهَرُ مِنَ الشَّمْسِ دلیل ہے۔

۵۔ آپ سے متعدد معجزے متواتر صادر ہوتے مثلاً چاند کا شق ہو جانا اور سنگریزوں کا آپ کے ہاتھ پر تسبیح کرنا اور ان کے علاوہ اور بہت سے معجزے آپ کی نبوت کی واضح دلیل ہے۔

امامت

- شیعہ امامیہ کے نزدیک امامت بھی نبوت کی طرح "منصب الٰہی" ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے نبوت اور رسالت کے جلیل القدر عہدہ کے لیے منتخب کرتا ہے اسی طرح امامت کے معاملہ میں بھی کسی کو اختیار حاصل نہیں۔ خود پروردگار عالم اپنے نبی کو حکم دیتا ہے کہ وہ امام کی امامت کا اعلان کرے چنانچہ نبی حسب الحکم احکام شریعت کی تبلیغ اور تکمیل کے لیے اس منتخب ہستی کو خلق خداوندی کا امام اور پیشوا بنا دیتا ہے۔
- امام بھی نبی کی طرح معصوم ہوتا ہے اور علوم وصفات اور مکارم اخلاق،

کے لحاظ سے سارے زمانہ پر فوقیت رکھتا ہے کیونکہ مقصد امامت ہی یہی ہے کہ انسانی دنیا کو منزل کمال تک پہنچایا جاتے اور نفوس بشریہ کو علم و عمل صالح سے سنوارا جاتے کیونکہ کوئی ناقص کسی کو کامل نہیں بنا سکتا جو خود کچھ نہ رکھتا ہو دوسروں کو کیا دے گا۔

- امامیہ فرقہ کے نزدیک امامت وہ "منصب الٰہی" ہے جو نبوت کی طرح پروردگار عالم کی جانب سے ہدایت خلق کے لیے عطا ہوتا ہے۔

- ہم نے عبارت بالا میں کہا ہے کہ نبی بحکم خدا امام کی امامت کا اعلان کرتا ہے اس قانونِ قدرت کو دیکھیے کہ ربّ العزّت نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا ہے۔

یٰٓاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ط وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ط

(مائدہ پ ۶ ع ۹)

اے (میرے) رسول جو حکم تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے پہنچا دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو (سمجھ لو) تم نے کارِ رسالت کو انجام ہی نہیں دیا اور تم ڈرو نہیں خدا تمہیں لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔

- چنانچہ حجۃ الوداع کے بعد آپ نے اس حکم کی تعمیل میں غدیر خم میں عین دوپہر کے وقت جب کہ دھوپ کی شدّت، گرمی کی حدّت اور تپش کی سختی تھی لوگوں کو جمع کر کے پالانِ شتر کا منبر بنوا کر فرمایا: اَلَسْتُ اَوْلٰی بِکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ۔

لوگو! کیا میں تمہارے نفسوں کے تصرف کا تم سے زیادہ حقدار نہیں؟ قَالُوْا بَلٰی
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ سب نے ایک آواز ہو کر جواب دیا۔ ہاں ضرور آپ ہمارے
مولا و حاکم ہیں۔ جب پورے اجتماع سے یہ بات منوا لی تو علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور
بلند کر کے فرمایا: مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَھٰذَا عَلِیٌّ مَوْلَاہُ
جس کا میں مولا و حاکم ہوں اس کا یہ "علیؑ" بھی مولا و حاکم ہے۔ تفسیر در منثور،
تفسیر کبیر کے علاوہ (مشکوٰۃ صہ ۵۲۵ بحذف لفظ ہذا) یعنی جن لوگوں نے مجھے مولا و
حاکم تسلیم کیا "یہ علیؑ" بھی ان کا مولا و حاکم ہے اس کے بعد یہ آیہ مبارکہ نازل ہوتی

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ
وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ط (مائدہ پ ۶ ع ۵)

آج میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور
تمہارے لیے اس دین اسلام کو پسند کیا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیْ قَالَ لَمَّا نَصَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَلِیًّا یَوْمَ غَدِیْرِ خُمٍّ فَنَادٰی لَہٗ بِالْوِلَایَۃِ ھَبَطَ جِبْرَئِیْلُ بِھٰذِہِ الْاٰیَۃِ۔

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ جس وقت جناب رسولِ خدا نے حضرت علیؑ کو غدیر خم میں ولی عہد مقرر کیا اور ان کی ولایت کا اعلان کر دیا تو یہ آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ حضرت جبرئیلؑ لے کر نازل ہوئے۔

سب حاضرین نے مبارکبادیاں دیں۔ اس موقع پر حضرت عمر صاحب کی مبارکبادی نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔ کہتے ہیں:۔ بَخٍ بَخٍ لَکَ یَا ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ اَصْبَحْتَ مَوْلَایَ وَمَوْلَا کُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَۃٍ۔ (حبیب السیر جزء سوم ص۱۴۷) مبارک ہو مبارک ہو آپ کے لیے اے فرزند ابوطالب آج آپ میرے اور ہر مومن اور مومنہ کے مولا و حاکم ہو گئے ہیں۔

- اس کے بعد دربار رسالت کے محترم شاعر حسان بن ثابت نے امام اوّل امیر المؤمنین علیؑ بن ابی طالب کو مبارکباد دی اور آپ کی مدح سرائی میں کچھ اشعار پڑھے جن میں سے یہ شعر اس مطلب کی پوری وضاحت کرتا ہے۔

فَقَالَ لَہٗ قُمْ یَا عَلِیُّ فَاِنَّنِیْ رَضِیْتُکَ مِنْ بَعْدِیْ اِمَامًا وَّھَادِیًا

(تذکرہ سبط ابن جوزی ص۲۰)

- پس پیغمبر خدا نے فرمایا اے علیؑ اٹھو میں نے تمہیں اپنے بعد امام اور ہادی پسند کیا ہے۔

- ربّ العزّت کا اتنا سخت تاکیدی حکم لوگوں کے شر سے بچانے کا وعدہ پھر پیغمبر اسلام کا اتنا اہتمام، خداوندِ عالم کا اس پر اکمالِ دین، اتمامِ نعمت، یہ سب کچھ ہمارے امام اوّل علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت و امامت کا اعلان کرنے کے لیے تھا۔

- پھر تمام حاضرین کی مبارکبادیاں اور عرب کے فصحاء اور بلغاء کے اتنے

بڑے مجمع میں دربار رسالت کے محترم شاعر حسان کا منصوص مِنَ اللّٰہِ وَ الرَّسُوْل امام کو مبارکباد دینا اشعار پڑھنا اور پھر مجمع میں سے کسی کا نہ ٹوکنا نہ روکنا کہ "مولیٰ" کا معنی امام ہادی نہیں یہ علیؑ بن ابی طالب کی امامت، خلافت پر واضح دلیل ہے۔

- یہ "واقعہ غدیر" حدِّ تواتر تک پہنچا ہوا ہے شیعہ و سنّی کے تقریباً اکثر مفسّرین محدّثین اور مورّخین نے لکھا ہے۔
- سُنیوں کے امام غزالی نے اپنی کتاب "سر العالمین فی کشف ما فی الدارین" المقالۃ الرابعۃ صہ۹ میں حدیث غدیر کے صحت متن کے متعلق لکھا ہے۔

وَاَجْمَعَ الْجَمَاھِیْرُ عَلٰی مَتْنِ الْحَدِیْثِ عَلٰی خُطْبَتِہٖ یَوْمَ غَدِیْرِ خُمٍّ بِالْتِّفَاقِ الْجَمِیْعِ وَھُوَ یَقُوْلُ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ، فَقَالَ عُمَرُ بَخٍ بَخٍ لَکَ یَا اَبَا الْحَسَنِ لَقَدْ اَصْبَحْتَ مَوْلَایَ وَمَوْلَا کُلِّ مُؤْمِنٍ وَّ مُؤْمِنَۃٍ ھٰذَا تَسْلِیْمٌ وَّ رِضًا وَّ تَحْکِیْمٌ ثُمَّ بَعْدَ ھٰذَا غَلَبَ الْھَوٰی لِحُبِّ الرِّیَاسَۃِ وَحَمْلِ عُمُوْدِ الْخِلَافَۃِ وَعُقُوْدِ الْبُنُوْدِ وَ

جمہور محدّثین نے حدیث غدیر کے صحت متن پر اجماع کیا ہے اور سب کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرتؐ نے خطبۂ غدیر خم میں فرمایا من کنت مَولاہ فعلی مولاہ جس کا میں مولا ہوں پس اس کا علیؑ مولا ہے اس پر حضرت عمر نے مبارک باد دی اور کہا کہ مبارک ہو، مبارک ہو اے علیؑ کہ آپ میرے اور ہر مومن اور مومنہ کے مولا ہوئے پس حضرت عمر کا یہ قول جناب امیر علیہ السّلام کی خلافت اور حکومت

خَفَقَانِ الْهَوٰى فِیْ تَعَقْعُقِ الرَّايَاتِ وَاشْتِبَاكِ ازْدِحَامِ الْخُيُوْلِ وَفَتْحِ الْاَمْصَارِ سَقَاهُمْ كَاْسَ الْهَوٰى فَحَادُوْا اِلَى الْخِلَافِ الْاَوَّلِ فَنَبَذُوْهُ وَرَاءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ۔

کے تسلیم کرنے پر دلالت کرتا ہے مگر اس کے بعد تحصیل ریاست وحکومت کی خواہش نے غلبہ کیا۔ ایک ریاست عظمیٰ کا ہاتھ آنا، خلافت کے جھنڈوں کا اُٹھانا، علم کے پھریروں کا ہوا میں لہرانا اور سواروں کا جلوس میں اژدہام ملکوں اور شہروں کا فتح کرنا ان سب خیالات نے ان لوگوں کو خواہش نفسانی کا جام پلا کر متوالا کر دیا اور اسی مدہوشی نے خلیفہ بنا دیا وہ جس طرح قبل از اسلام تھے پھر ویسے ہی ہو گئے اور اپنے عہد "مبارکباد" کو پسِ پشت ڈال دیا اور عہد شکنی کے ساتھ ادنیٰ چیز دنیا کی چند روزہ حکومت کو خرید لیا۔ پس انہوں نے کیا بُری چیز خریدی۔

۲۔ اس کے علاوہ پیغمبر خدا نے اپنی بعثت کے پہلے ہی دن دعوتِ "ذوالعشیرہ" میں جہاں اپنی نبوت ورسالت کا اعلان فرمایا وہاں امیرالمومنین کی خلافت ووصایت اور وزارت کا اعلان بھی کیا اور فرمایا اَنْتَ اَخِیْ وَوَزِیْرِیْ وَوَصِیِّیْ وَوَارِثِیْ وَخَلِيْفَتِیْ مِنْۢ بَعْدِیْ۔ اے علیؑ آپ میرے بھائی میرے وزیر میرے وصی میرے وارث اور میرے بعد میرے خلیفہ ہیں۔ (سیرت محمدیہ صفحہ ۸ وشرح ابن ابی الحدید جلد ۲ صفحہ ۱۳۳)

● دعوتِ ذوالعشیرہ کا ذکر زیر آیت وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ

(شعراء پ ۱۹ ع ۱۵) ہے اس کا مفصل واقعہ مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلم (انگریز وغیرہ) مورخین نے بھی لکھا ہے۔

۳۔ نیز پیغمبر اسلام نے آپ کی شان میں فرمایا: اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔ (مشکوۃ ص۵۶۳ بخاری مناقب علیؑ)

● اے علیؑ آپ کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارونؑ کو حضرت موسیٰؑ سے تھی۔

● پیغمبر خدا نے یہ فرما کر نبوت کے علاوہ حضرت ہارون علیہ السلام کے تمام مراتب حضرت علیؑ کے لیے ثابت فرماتے اور حضرت ہارونؑ کے مراتب میں سے یہ بھی ہے کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وزیر اور خلیفہ بھی تھے پس جناب سرور کائنات نے اپنے ارشاد سے بھی امیر المومنین علیہ السلام کی وزارت خلافت اور امامت کا اظہار و اعلان فرمایا۔

● غرضیکہ یہ تمام واقعات شیعہ و سنی مفسرین، محدثین اور مورخین نے بڑے دھڑلے اور بڑی وضاحت اور صراحت کے ساتھ لکھے ہیں ان سے انکار کرنا ایسا ہے جیسا کوئی احمق دن دہاڑے چمکتے ہوئے آفتاب اور چودھویں رات کو دمکتے ہوتے ماہتاب کا انکار کر دے۔

● ان مقامات مذکورہ کے علاوہ اور بھی بہت سے مواقع پر آپ کی خلافت و امامت کی تصریح فرمائی۔ کبھی اشاروں اشاروں میں اور کبھی کھلم کھلا۔

۴۔ آپ نے اپنی امامت کا دعویٰ کیا۔ اسی لیے تو کسی کی بیعت نہ کی کیونکہ آپ کو خدا تعالیٰ اور رسولؐ نے تمامی خلق کا امام بنایا تھا جو خدا اور رسولؐ کے

بناتے ہوتے نہ ہوں وہ اَقِیْلُوْنِیْ اَقِیْلُوْنِیْ کہتے ہیں اور جو خدا اور رسولؐ کے بنائے ہوتے ہوں وہ سَلُوْنِیْ کہتے ہیں۔

۵۔ آپؑ سے متعدد معجزے صادر ہوتے ہیں جیسے قلعہ باب خیبر ردِ شمس کوفہ میں منبر پہ سانپ سے ہمکلام ہونا وغیرہ، یہ معجزے بھی آپ کی امامت اور نیابت عن النبیؐ پر دلیل قاطع ہیں۔

● چونکہ شیعہ امامیہ آئمہ اثنا عشر کی امامت کے معتقد ہیں۔ اسی واسطے اس فرقہ کو امامیہ اثنا عشریہ کہا جاتا ہے ہمارا یہ عقیدہ کچھ نیا نہیں بلکہ مسلمانوں کی جملہ کتب حدیث میں یہ ذکر موجود ہے کہ پیغمبرؐ خدا نے فرمایا کہ میرے بعد بارہ خلفاء ہوں گے (بخاری و مسلم)

● شیعہ امامیہ کا یہ اعتقاد ہے کہ وہ بارہ خلفاء اور آئمہ جناب امیر المومنین علیؑ سے لے کر جناب امام مہدی آخر الزمانؑ تک یہ بارہ امام ہیں۔ جو سب کے سب معصوم اور خدا کے برگزیدہ ہیں۔

اسمائے گرامی آئمہ معصومین علیہم السلام

۱۔ حضرت امام علی علیہ السلام
۲۔ حضرت امام حسن علیہ السلام
۳۔ حضرت امام حسین علیہ السلام
۴۔ حضرت امام علی زین العابدین علیہ السلام
۵۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

۷۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ۸۔ حضرت امام علی رضا علیہ السلام

۹۔ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام ۱۰۔ حضرت امام علی نقی علیہ السلام

۱۱۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام ۱۲۔ حضرت امام مہدی آخر الزمان علیہ السلام

● ان حضرات معصومین علیہم السلام کی امامت کے چند دلائل ذکر کیے جاتے ہیں۔

پیغمبرِ خدا نے جناب امام حسین علیہ السلام کی شان میں فرمایا:

هٰذَا وَلَدِیَ الْحُسَیْنُ اِمَامٌ اِبْنُ اِمَامٍ اَخُوْ اِمَامٍ اَبُوْ اَئِمَّةٍ تِسْعَةٍ تَاسِعُهُمْ قَائِمُهُمْ۔	یہ میرا بیٹا "حسینؑ" امام ابن امام ہے۔ امام کا بھائی ہے۔ نو اماموں کا باپ ہے۔ جن میں سے نویں قائم ہیں۔
(شرح باب حادی عشر ص۵۶ وشرح تجرید قوشجی)	

یہ حدیث امام حسینؑ، جناب امیرؑ، امام حسنؑ اور جناب امام حسینؑ کی ذریت میں سے نو اماموں کی امامت پر نص صریح ہے جو ان بارہ اماموں کی امامت کی واضح دلیل ہے۔ اسی قسم کی مختلف احادیث اہل سنت کی کتاب ینابیع المودة ص۴۴۴ پر بکثرت لکھی ہوئی ہیں۔

جابر بن عبداللہ انصاری سے مروی ہے کہ جب آیہ یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ۔ پ۵، ع۵ نازل ہوئی تو میں نے عرض کی۔

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَرَّفْنَا اللّٰهَ فَاَطَعْنَاهُ وَعَرَفْنَاكَ فَاَطَعْنَاكَ فَمَنْ اُولِي الْاَمْرِ الَّذِيْنَ اَمَرَنَا اللّٰهُ بِطَاعَتِهِمْ قَالَ هُمْ خُلَفَائِيْ يَا جَابِرُ وَاَوْلِيَاءُ الْاَمْرِ بَعْدِيْ اَوَّلُهُمْ اَخِيْ عَلِيٌّ ثُمَّ مِنْ بَعْدِهِ الْحَسَنُ وَلَدُهُ ثُمَّ الْحُسَيْنُ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَسَتُدْرِكُهُ يَا جَابِرُ فَاِنْ اَدْرَكْتَهُ فَاَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ ثُمَّ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثُمَّ مُوْسَى بْنُ جَعْفَرٍ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ مُوْسَى الرِّضَا ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثُمَّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ يَمْلَاُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَّظُلْمًا۔

(شرح باب حادیعشر صہ ۵۶)

یارسول اللہ ہم نے اللہ کی معرفت حاصل کی اور اطاعت کی اور آپ کی معرفت حاصل کر کے آپ کی اطاعت کی پس وہ اولی الامر کون لوگ ہیں جن کی اطاعت کا ہمیں اللہ نے حکم دیا ہے آپ نے فرمایا اے جابر! وہ میرے خلفا ہیں اور میرے بعد اولی الامر ہیں۔ ان میں سے پہلے میرے بھائی "علیؑ" ہیں پھر ان کے بعد ان کے بیٹے حسنؑ پھر حسینؑ پھر علیؑ بن حسینؑ پھر محمد بن علیؑ۔ اور اے جابر تو محمد باقرؑ کا زمانہ پائے گا۔ جب تو ان کا زمانہ پائے تو ان کو میرا سلام کہنا۔ پھر جعفر بن محمد پھر موسیٰؑ بن جعفرؑ پھر علیؑ بن موسیٰؑ رضا پھر محمد بن علیؑ پھر علیؑ بن محمد پھر حسن بن علی پھر محمد بن الحسن جو زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح کہ وہ ظلم و جور

سے بھر چکی ہوگی ۔

- اس حدیث میں تو حضورؐ نے جابر کو ہر امام علیہ السلام کا نام بالتصریح بتادیا اس سے بڑھ کر "ائمہ اثنا عشر" کی تصریح و توضیح کیا ہو سکتی ہے ۔
- غرضیکہ اس قسم کی کئی حدیثیں شرح باب حادیعشر ص۵۶ احتجاج طبرسی ص۲ اور ینابیع المودۃ ص۴۴۴ ، ص۴۴۵ پر مرقوم ہیں ۔
- ان تمام حضرات نے اپنے اپنے زمانہ میں اپنی امامت کا دعویٰ کیا اور متعدد معجزے دکھلائے ۔
- ہر سابق امام نے اپنے بعد والے لاحق امام کی امامت کا اظہار و اعلان فرمایا ۔
- ان حضرات کے معجزات و کمالات اور عبادات و مکارمِ اخلاق جو بالتواتر ہم تک پہنچے ان کی صداقت و امامت کی بیّن دلیل ہے ۔
- اور ان کے علاوہ اور بھی کثیر التعداد دلائل ہیں جو اکثر شیعہ و سنی کتب میں مذکور ہیں اختصار کو مدِ نظر رکھتے ہوئے صرف انہی چند مذکورہ دلائل پر اکتفاء کی جاتی ہے ۔
- ہر شیعہ کے لیے چہاردہ معصومین علیہم السّلام کے اسماء و القاب اور تاریخہائے ولادت و شہادت کو یاد رکھنا ضروری ہے ان تاریخوں میں کچھ اختلاف تو ہے لیکن محقق مروج اور مشہور یہی ہیں مومنین سہولتِ حفظ کے لیے یہ جدول ملاحظہ فرمائیں ۔

جدول ولادت وشہادت حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام

نمبر شمار	اسم گرامی	کنیت	والد بزرگوار	والدہ ماجدہ	روزِ ولادت	سالِ ولادت	مدت امامت	روزِ وفات	سالِ وفات	مدت عمر	بادشاہ وقت وفات	مدفن
۱	محمد مصطفےٰ ؐ	ابوالقاسم	عبداللہ	آمنہ بنت وہب	۱۷ ربیع الاوّل	عام الفیل	نبوت ۲۳ سال	۲۸ صفر	۱۱ ہجری	۶۳ سال	......	مدینہ منورہ
۲	علی المرتضیٰ ؑ	ابوالحسن	ابوطالب عمران	فاطمہ بنت اسد	۱۳ رجب	۳۰ سال بعد عام الفیل	۳۰ سال	۲۱ ماہِ رمضان	۴۰ ہجری	۶۳ سال	معاویہ	نجف اشرف
۳	فاطمۃ الزہرا ؑ	ام الائمہ	پیغمبر اسلام	خدیجۃ الکبریٰ	۲۰ جمادی الثانیہ	۵ سال بعد بعثت ۸ سال قبل ہجرت	......	۳ جمادی الثانیہ	۱۱ ہجری	۱۸ سال	ابوبکر	بقیع مدینہ
۴	حسن مجتبیٰ ؑ	ابومحمد	جناب امیر ؑ	فاطمہ زہرا ؑ	۱۵ ماہِ رمضان	۳ ہجری	۱۰ سال	۲۸ صفر	۵۰ ہجری	۴۶½ سال	معاویہ	مدینۃ البقیع
۵	حسین سید الشہدا ؑ	ابوعبداللہ	جناب امیر ؑ	فاطمہ زہرا ؑ	۳ شعبان	۴ ہجری	۱۱ سال	۱۰ محرم	۶۱ ہجری	۵۶½ سال	یزید	کربلا معلیٰ
۶	علی زین العابدین ؑ	ابومحمد	سید الشہدا ؑ	شاہ زنان یا شہربانو	۱۵ جمادی الاوّل	۳۸ ہجری	۳۴ سال	۲۵ محرم	۹۵ ہجری	۵۷ سال	ولید	مدینۃ البقیع

نمبر شمار	اسمِ گرامی	کنیت	والد بزرگوار	والدۂ ماجدہ	روزِ ولادت	سالِ ولادت	مدتِ امامت	روزِ وفات	سالِ وفات	مدتِ عمر	بادشاہ وقتِ وفات	مدفن
۷	محمد باقرؑ	ابوجعفر	سیدِ سجادؑ	فاطمہ بنت الحسن	یکم رجب	۵۷ ہجری	۱۹ سال	۷ ذی الحجہ	۱۱۴ ہجری	۵۷½ سال	ہشام	مدینہ بقیع
۸	جعفر صادقؑ	ابوعبداللہ	حضرت باقرؑ	ام فروہ	۱۷ ربیع الاوّل	۸۳ ہجری	۳۴ سال	۱۵ شوال	۱۴۸ ہجری	۶۵½ سال	منصور دوانقی	مدینہ بقیع
۹	موسیٰ کاظمؑ	ابوابراہیم	حضرت صادقؑ	حمیدہ بربریہ	۷ صفر	۱۲۸ ہجری	۳۵ سال	۲۵ رجب	۱۸۳ ہجری	۵۵½ سال	ہارون	کاظمین
۱۰	علی رضاؑ	ابوالحسن	حضرت کاظمؑ	نجمہ خاتون	۱۱ ذی قعدہ	۱۵۳ ہجری	۲۰ سال	۲۲ ذیقعد	۲۰۳ ہجری	۵۰ سال	مامون	مشہد مقدس
۱۱	محمد تقیؑ (الجواد)	ابوجعفر	علی رضاؑ	سبیکہ خاتون	۱۰ رجب	۱۹۵ ہجری	۱۷ سال	۲۹ ذی قعد	۲۲۰ ہجری	۲۵ سال	معتصم	کاظمین
۱۲	علی نقیؑ	ابوالحسن	حضرت جوادؑ	سمانہ خاتون	۱۵ ذی الحجہ	۲۱۲ ہجری	۳۴ سال	۳ رجب	۲۵۴ ہجری	۴۱½ سال	معتز	سرمن رائے
۱۳	حسن عسکریؑ	ابومحمد	علی نقیؑ	حدیثہ خاتون	۱۰ ربیع الثانی	۲۳۲ ہجری	۶ سال	۸ ربیع الاوّل	۲۶۰ ہجری	۲۸ سال	معتمد عباسی	سرمن رائے
۱۴	محمد صاحب الزمانؑ	ابوالقاسم	حسن عسکریؑ	نرجس خاتون	۱۵ شعبان	۲۵۵ ہجری	الی آخر الزمان	العلم عنداللہ	واللہ اعلم		العلم عنداللہ	......

قیامت (معاد)

- شیعہ امامیہ کا عقیدہ ہے کہ خلّاق عالم قیامت کے دن ثواب و عقاب اور حساب وکتاب کے لیے تمام خلق کو زندہ محشور کرے گا۔

- معاد کا معنی یہ ہے کہ ہر شخص اس بدن عنصری کے ساتھ بذاتِ خود بعینہٖ اپنے اس جسم و رُوح کے ساتھ میدانِ حشر میں اس طرح پیش ہوگا کہ پہچاننے والا دیکھ کر کہہ دے کہ "ہاں یہ فلاں آدمی ہے"۔

- اثباتِ معاد میں چند دلائل ذکر کیے جاتے ہیں۔

۱۔ بنی آدم میں ظلم و جور بہت ہے اور عام طور پر اس کا بدلہ، دنیا میں نہیں دیا جاتا۔ اگر کوئی بدلے والا دن مقرر نہ ہو تو ظالم سے مظلوم کا بدلہ کون لے اگر ظالم سے نہ لیا جاتے تو لازم آتا ہے کہ نعوذ باللہ خداوندِ عالم ظلم کا موجب اور سبب ہے اور یہ اس کی پاک ذات کے لیے قبیح ہے۔ لہذا معاد کا ہونا ضروری ہے۔

۲۔ خداوندِ عالم نے کچھ فرائض اپنے بندوں پر مقرر کیے ہیں۔ فرمانبرداروں اور نیکیوں سے ثواب کا وعدہ فرمایا اور نافرمانوں اور بدکاروں کو عذاب کی دھمکی دی ہے اور اکثر ثواب و عذاب دنیا میں تو ہوتا نہیں لہذا روزِ جزا کا ہونا لازمی ہے۔ ورنہ نیک اور بدکار فرمانبردار اور نافرمان بندے برابر ہو جائیں گے اور یہ چیز

عدلِ خداوندی کے خلاف ہے۔

۳۔ حشر و نشر کے ضمن میں قرآن مجید اور احادیث صحیحہ میں جو کچھ ارشاد ہوا ہے جیسے عقیدۂ دوزخ و بہشت، برزخ کی آسائش و عذاب، میزان، صراط اعراف وغیرہ اور اسی طرح معاد، یہ سب ضروریات دین میں سے ہیں اور ان میں سے کسی ایک کا منکر، دین اسلام کے دائرہ سے خارج یعنی کافر ہے۔

۴۔ پیغمبرِ خدا جو برحق نبی اور رسولؐ ہیں۔ ان کی نبوّت و رسالت کے ساتھ ساتھ قرآن مجید میں قیامت کے متعلق متواتر آیات وارد ہیں۔

- ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ ہر شخص اپنے اعمال کے لحاظ سے ثواب و عقاب کا مستحق ہوگا اور اپنی نیکی کے بدلے جزا پائے گا اور بدی کی سزا پائے گا۔

فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ط وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ط (پ۳۰، ع۱۴)

عقیدۂ رجعت

- معاد (قیامت) کے ذکر کے ساتھ "رجعت" کے مسئلہ کی کچھ وضاحت بھی ضروری ہے کیونکہ اکثر مومنین اس سے بالکل ناواقف ہیں حالانکہ رجعت کا عقیدہ ضرورتِ مذہب شیعہ اثنا عشریہ میں سے ہے یعنی اس کا انکار کرنے والا مذہب شیعہ اثنا عشریہ سے خارج ہو جاتا ہے جیسا کہ بہت سی احادیث

ہیں معصومینؑ سے وارد ہے کہ لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ یُقِرَّ بِرَجْعَتِنَا جو شخص ہماری رجعت کا اقرار نہ کرے وہ ہم سے نہیں ہے یعنی اس کا ہم سے کوئی واسطہ اور تعلق نہیں ہے (حق الیقین)

رجعت کا مطلب

جب ہمارے بارہویں امام عالی مقام جناب قائم آلِ محمدؑ کا ظہور پُر سرور ہوگا تو اس وقت سید المرسلین جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور امیر المومنین جناب علی مرتضیٰؑ و سید الشہدا جناب امام حسین علیہ السلام اور بعض دیگر انبیاء علیہم السلام اور تمام یا بعض آئمہ طاہرین نیز خالص کافرین، فاسقین، منافقین، ظالمین دوبارہ اس دار دنیا میں بحکم خدا بھیجے جائیں گے تاکہ انبیاء طاہرین و آئمہ معصومین و مومنین ہمارے آخری امام کی نصرت و زیارت کی سعادت حاصل کریں اور دنیا میں اہل بیتِ رسول کی بادشاہی و شہنشاہی دیکھ کر مسرور ہوں اور کافرین، فاسقین ظالمین جنہوں نے اللہ کے نیک بندوں پر ظلم کیا ہے ان سے انتقام لیا جائے اور وہ ظالم لوگ عذابِ آخرت سے پہلے دنیا میں عذاب و عقاب کا ذائقہ چکھ لیں ۔

زمانہ رجعت میں کیا ہوگا؟

۱۔ امام زمانہ کے مظفر و منصور لشکر میں جن اور ملائکہ بھی شامل ہوں گے ۔

۲۔ تمام حیوان، پرندے، چرندے موجودہ باہمی نفرت کے بجائے آپس

ہیں الفت و محبت کریں گے اور مل جل کر خوشگوار زندگی بسر کریں گے ۔

۳ ۔ زمین اپنے تمام پوشیدہ خزانے امام عالی مقام کی خدمت میں پیش کر دے گی ۔

۴ ۔ بارش، گھاس، میوہ جات اور ان کے علاوہ ہر قسم کی نعمتیں کثرت کے ساتھ ہوں گی ۔

۵ ۔ تمام مومنین کے پاس مال و دولت اس قدر زیادہ ہو گی کہ خمس و زکوٰۃ اور صدقات و خیرات کا مستحق ملنا دشوار ہو گا ۔

۶ ۔ امامِ زمانہ کے وجودِ مسعود کی برکت سے مومنین کی عقلیں کامل ہو جائیں گی۔ لوگوں کے دلوں میں آپس میں حسد، بغض، عناد، کینہ کے بجائے محبت خیر خواہی، ہمدردی اور الفت پیدا ہو گی ۔

۷ ۔ اصحاب و احباب جنابؑ کی قوت بصارت و سماعت میں اس قدر ترقی ہو گی کہ مشرق اور مغرب میں رہنے والے مومنین کرام ایک دوسرے کو دیکھ کر آپس میں گفتگو کر سکیں گے ۔

۸ ۔ مومنین کی تمام جسمانی بیماریاں دُور ہو جائیں گی ۔

۹ ۔ تمام ادیان اور مذاہب باطلہ صفحہ دنیا سے حرف غلط کی طرح مٹ جائیں گے اور دینِ حق کے سوا اور کوئی دین اور مذہب باقی نہ رہے گا ۔

۱۰ ۔ امام علیہ السلام کے عدل و انصاف اور فیض و کرم سے زمین لبریز ہو

جاتے گی۔

۱۱۔ ہمارے بارہویں امام علیہ السّلام کی نصرت اور ہمرکابی کا شرف حاصل کرنے کے لیے حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و آلہٖ و علیہ السّلام آسمان سے نزول فرمائیں گے اور ہمارے آخری امام عالی مقام کی اقتدار میں نماز پڑھیں گے۔

۱۲۔ اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سے ایسے حالات، برکات اور واقعات ظاہر ہوں گے جن سے مومنین کے دل خوش اور مسرور ہوں گے اور مخالفین و معاندین کے دل ناخوش اور مجروح ہوں گے۔

اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ ظُهُوْرَهٗ وَاجْعَلْنَا مِنْ اَعْوَانِهٖ وَاَنْصَارِهٖ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

کیفیّت رجعت پر ایمان

کیفیت رجعت پر اجمالی ایمان رکھنا کافی ہے یعنی اس کی تفاصیل کہ کیا جناب رسولؐ خدا اور آئمہ معصومین ایک ہی دفعہ اکٹھے تشریف لائیں گے یا یکے بعد دیگرے؟ اور ایک ہی دفعہ اکٹھے تشریف لانے کی صورت میں ان کی حکومت اور سلطنت ظاہری وجودی ترتیب کے مطابق ہو گی یا اس کے برعکس؟ اور ان کی حکومت اور بادشاہی کی مدّت کس قدر طویل ہو گی؟ اور اس قسم کی باقی تفاصیل کے متعلق احادیث قدرے مختلف ہیں۔ پس اس کے پیش نظر علماء محققینؒ نے ان امور کے متعلق اجمالی ایمان و عقیدہ رکھنے اور ان کی تفاصیل کا علم آئمہ

معصومین علیہم السلام کے سُپرد کرنے کی تاکید فرماتی ہے اگرچہ جناب رسولؐ خدا امیر المومنین و سیّد الشہداء علیہم السلام کی رجعت کے بارے میں احادیث حد تواتر تک پہنچی ہوتی ہیں اور باقی آئمہ معصومین علیہم السلام کے متعلق بھی احادیث کثرت سے وارد ہیں۔

تقلید

جاننا چاہیئے کہ عوام کے لیے تقلید کرنے کا مسئلہ تقلیدی نہیں ہے بلکہ مقلّد کو خود دلیل عقلی سے اس کو سمجھنا چاہیئے۔

مکلّفین (جن لوگوں پر احکامِ شرعیہ کی ادائیگی واجب ہے) کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ مکلّف مجتہد ہوگا۔ ۲۔ محتاط ہوگا۔ ۳۔ یا کسی مجتہد جامع الشرائط کا مقلّد ہوگا۔

- ہر آدمی کا مجتہد ہونا باعثِ عُسر و حرج اور تکلیف مالایطاق ہے کیونکہ اگر ہر آدمی پر مجتہد ہونا واجب ہو تو نظام معاش مختل ہو کے رہ جائے گا۔
- اسی طرح احتیاط پر بھی ہر آدمی قادر نہیں کیونکہ ہر شخص یہ کیسے سمجھ سکتا ہے کہ کس کس امر میں احتیاط جائز ہے۔ ایک امر کے بجالانے میں احتیاط کا جاننا بھی کافی حد تک تعلیم اور تمرین پر موقوف ہے جو عُسر و حرج سے خالی نہیں بلکہ احتیاط کے موارد کو جاننے اور پہچاننے میں جو زحمت اور تکلیف ہے

وہ اجتہاد حاصل کرنے کی مشقت اور تکلیف سے کچھ کم نہیں لہٰذا عوام الناس پر کسی مجتہد جامع الشرائط کی تقلید واجب ہے جس طرح کہ امام حسن عسکریؑ نے فرمایا ہے۔

۱۔ فَاَمَّا مَنْ کَانَ مِنَ الْفُقَهَاءِ صَائِنًا لِنَفْسِهٖ حَافِظًا لِدِیْنِهٖ مُخَالِفًا عَلٰی هَوَاهُ مُطِیْعًا لِاَمْرِ مَوْلَاهُ فَلِلْعَوَامِ اَنْ یُّقَلِّدُوْهُ۔

جو فقیہ عادل، محافظ دین، اپنی خواہشات نفسانی کا مخالف، مولیٰ کے حکم کا مطیع ہو عوام کو اس کی تقلید کرنی چاہیئے (احتجاج طبرسی ص۲۵۵)

● اور امام آخر الزمان حضرت حجت ابن الحسنؑ نے اپنی توقیع مبارک میں اپنے راویانِ احادیث کی طرف رجوع کرنے کا اذن عام فرمایا ہے۔

۲۔ وَاَمَّا الْحَوَادِثُ الْوَاقِعَةُ فَارْجِعُوْا فِیْهَا اِلٰی رُوَاةِ حَدِیْثِنَا فَاِنَّهُمْ حُجَّتِیْ عَلَیْکُمْ وَاَنَا حُجَّةُ اللّٰهِ۔ (احتجاج طبری ص۲۶۳)

بہر حال واقع ہونے والے امور و حوادث میں ہماری احادیث کے راوی علماء کی طرف رجوع کرو کیونکہ وہ میری طرف سے تم پر حجت ہیں اور میں خدا کی طرف سے حجت ہوں۔

● ان ہر دو حدیثوں کا مطلب یہ ہے کہ معصومین علیہم السلام نے ہمیں جامع الشرائط مجتہدین کی تقلید اور مسائل فقہ میں ان کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ عوام الناس پر حجج الآئمہ مجتہدین جامع الشرائط کی

تقلید واجب اور مسائل فقہ میں ان کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے۔

معنیٔ تقلید

بعض ناواقف اجتہاد و تقلید کو پیری مریدی کہتے ہیں۔ اس میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ تقلید کا حکم امام نے دیا ہے مرید ہونے کا حکم کسی امام یا نبی نے نہیں دیا مجتہد عالم ہوتا ہے پیر کا عالم ہونا شرط نہیں۔ مجتہد قرآن و حدیث سے احکام بتاتا ہے۔ پیر باطنی اسرار کا دعویٰ کرتا ہے۔ مجتہد کو نبی اور امام کے علم کا وارث سمجھا جاتا ہے۔ پیر کو لوگ مرتبہ ولایت پر فائز جانتے ہیں۔ مجتہد کی بیعت نہیں کی جاتی پیر کی بیعت کی جاتی ہے۔ مجتہد میں عدالت یعنی واجبات پر عمل اور محرمات سے اجتناب کا ملکہ موجود ہونا شرط ہے۔ پیر سے شرعی احکام کی پابندی ساقط سمجھی جاتی ہے۔

● مسائل فرعیۂ فقہ میں کسی مجتہد جامع الشرائط کے تحت دستور اور فتاویٰ کے مطابق عمل کرنا معنئ تقلید میں صرف قصد قلبی و نیت کافی نہیں بلکہ مجتہد کے قول پر عمل کرنا اور اس کے فتاویٰ کے مطابق عمل پیرا ہونے کا نام تقلید ہے (مجتہد کے ہاتھ پر ہاتھ رکھنے یا خط کے ذریعے اپنی تقلید کی خبر دینے کی ضرورت نہیں بلکہ یہ فضول محض ہے۔)

تقلید اعلم

۱۔ عقلاً مجتہد اعلم کی طرف رجوع کرنا اور اس کی تقلید کرنا واجب ہے کیونکہ مقتضائے عقل یہی ہے کہ بوقتِ ضرورت ہر فن میں اس کے ماہر ترین انسان کی طرف رجوع کیا جاتے۔

۲۔ زمانِ ماضی اور حال کے جامع الشرائط مجتہدین (جن کی طرف بحکم معصومینؑ رجوع ضروری ہے) کا فتویٰ ہے کہ مجتہد اعلم کی تقلید واجب ہے۔

۳۔ اگر اعلم کی تقلید واجب نہ ہو تو وحدتِ مرکز ختم ہو کے رہ جائے گی۔

اعلم کی تعریف

اعلم وہ مجتہد ہے جو دورِ موجود کے تمام مجتہدین سے زیادہ عالم اور احکامِ شرعیہ کو ان کے مدارک و ماخذ و دلیل سے ثابت کرنے میں دوسرے علماء سے استاد تر ہو اور مجتہد علم کی شناخت ان تین طریقوں میں سے کسی ایک طریقہ سے ہو سکتی ہے۔

۱۔ انسان خود یقین کر لے کہ یہ مجتہد دوسرے مجتہدین سے اعلم ہے اور یہ تب ہی ہو سکتا ہے جبکہ انسان خود کافی حد تک عالم ہو۔

۲۔ ایسے دو عادل آدمیوں کا کہنا جنہیں اعلم پہچاننے کی خبر ہو اور ان دو کے خلاف اور دو عادل آدمی شہادت بھی نہ دیں۔

۳۔ بہت کافی تعداد میں ایسے علماء جن کو اعلم کی شناخت ہو کسی کے متعلق کہہ دیں کہ وہ اعلم ہے۔

● جب کوئی آدمی، مجتہد میّت کی تقلید سے زندہ مجتہد کی تقلید کی جانب عدول کرے تو دوبارہ تقلید میّت کی طرف رجوع کرنا جائز نہیں اور اسی طرح ایک زندہ مجتہد کی جانب بھی عدول جائز نہیں مگر دوسرا مجتہد اعلم ہو۔

● جب کوئی آدمی غیر مجتہد یا غیر اعلم کی تقلید کرے اور بعد میں معلوم ہو

کہ یہ تو مجتہد یا اعلم نہیں تو فوراً اس کی تقلید سے عدول کر کے جامع الشرائط مجتہد اعلم کی طرف رجوع کرے۔

- ابتداءً مُردہ مجتہد کی تقلید جائز نہیں۔

ضروری نوٹ: اگر کوئی شخص مجتہد میّت کی تقلید پر باقی رہنا چاہتا ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اس مسئلہ میں دورِ حاضر کے مجتہد اعلم زندہ کی طرف رجوع کرے اگر وہ مجتہد میّت کی تقلید پر باقی رہنے کو جائز قرار دے تو ٹھیک ورنہ زندہ مجتہد اعلم کی تقلید کرے۔

تقلید میّت

اگر مسائل یاد ہوں تو بقا واجب ہے۔ اگر میت مجتہد کا فتوی بھول چکا ہو تو زندہ کی تقلید واجب ہے (خوئی)

- زندہ مجتہد کی تقلید کرے لیکن کسی مسئلہ میں جس نے مجتہد میّت کے فتویٰ پر عمل کر لیا ہو اگر اس مجتہد کی وفات کے بعد اس مسئلہ میں زندہ مجتہد کے فتویٰ پر عمل نہ کیا ہو تو اس مسئلہ میں مجتہد میّت کے فتویٰ پر باقی رہ سکتا ہے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ مجتہد زندہ کے فتویٰ پر عمل کرے۔ (اشرابعقمار)

مجتہد کے فوت ہونے کے بعد زندہ مجتہد کی تقلید کرنی چاہیئے لیکن اگر فوت شدہ مجتہد کے بعض مسائل پر عمل کر چکا ہو تو تمام پر باقی رہنا جائز ہے۔ خمینی (وفات ۴ جون ۸۹ء)

- زندہ مجتہد کی تقلید کرے لیکن جو آدمی کسی مسئلہ میں مجتہد کے فتویٰ پر عمل کر چکا ہو یا اسے یاد کر چکا ہو اور اس پر عمل کرنا لازم جان لیا ہو اگر تو اس مسئلہ میں مجتہد کی وفات کے بعد زندہ مجتہد کے فتویٰ پر عمل نہ کیا ہو تو اس مسئلہ میں میت کے فتویٰ پر باقی رہ سکتا ہے اگرچہ مستحب یہ ہے کہ مجتہد زندہ کے فتویٰ پر عمل کرے۔ (گلپائیگانی)

- زندہ مجتہد کی تقلید کرے لیکن جس نے کسی مسئلہ میں مجتہد کے فتویٰ پر عمل کر لیا ہو اگر اس مجتہد کی وفات کے بعد اس مسئلہ میں زندہ مجتہد کے فتویٰ پر عمل نہ کیا ہو تو اس مسئلہ میں میت کی تقلید پر باقی رہ سکتا ہے۔ اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ زندہ مجتہد کی تقلید کرے۔ (مرعشی)

- مجتہد اعلم کا فتویٰ موجود اور معلوم ہونے کی صورت میں مقلد اس مسئلہ میں دوسرے مجتہد کی تقلید نہیں کر سکتا۔ البتہ احتیاط وجوبی میں اس احتیاط پر عمل کرے یا دوسرے مجتہد کی تقلید واجب ہو گی اور احتیاط استحبابی میں مقلد کو اختیار ہے خواہ اس پر عمل کرے یا اصل فتویٰ پر۔

ایک مدت تک بغیر تقلید اعمال بجا لاتا رہے پھر کسی مجتہد کی تقلید کرے۔ ایسی صورت میں اگر یہ مجتہد اس کے (گزشتہ) اعمال درست ہونے کا حکم لگائے تو وہ اعمال صحیح ہوں گے ورنہ باطل ہوں گے۔ (خوئی)

- ایسے مسائل جن کی اکثر ضرورت پڑتی ہے کو یاد کرنا واجب ہے۔ (خوئی)

احکامِ طہارت

● طہارت پانی سے ہوتی ہے یا مٹی سے۔ پانی سے وضو یا غسل ہوتا ہے اور مٹی سے تیمم کیا جاتا ہے جو وضو کا قائمقام اور بدل ہوتا ہے پانی کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) مطلق (۲) مضاف۔

۱۔ مطلق وہ ہے جس میں کسی چیز کی ملاوٹ نہ ہو۔

۲۔ مضاف وہ ہے جو اجسام یعنی نباتات وغیرہ سے نچوڑا جاتے جیسے انگور، انار، تربوز اور گلاب وغیرہ کا پانی اور وہ پانی بھی مضاف کہلاتا ہے جو کسی دوسری چیز سے مل کر اس طرح ہوجاتے کہ اسے مطلق پانی نہ کہا جاسکے کہ پانی میں اس قدر کھانڈ ملادیں یا اس میں اتنی مٹی ملادی جاتے کہ پھر اسے مطلق پانی نہ کہا جاسکے جب تک مضاف پانی میں کوئی نجاست نہ مل جاتے وہ طاہر اور پاک رہتا ہے لیکن مطہر نہیں یعنی وہ حدث[1] اور خبث[2] کو رفع نہیں کرسکتا

---

[1] حدث وہ ناپاکی ہے جو بغیر نیت کے دُور نہ ہوگی اور اس کے لیے وضو یا غسل یا پھر ان کے بدلے تیمم ہے۔

[2] خبث وہ گندگی ہے جس کے دھونے میں نیت کی ضرورت نہیں بلکہ جب کسی چیز کے دھونے سے گندگی اور نجاست زائل ہوجاتے تو وہ چیز پاک ہوجاتے گی جیسے کسی چیز پر خون یا بول و براز لگ جاتے تو اس کے لیے دھونا اور عین نجاست کو زائل کرنا ضروری ہے۔ (مؤلفین)

یعنی نہ تو اس سے کوئی ظاہری نجاست رفع کی جا سکتی ہے اور نہ ہی وضو یا غسل کیا جا سکتا ہے اور مضاف پانی جتنا ہی زیادہ کیوں نہ ہو۔ پس اس میں نجاست کا ایک ذرہ بھی پڑ گیا تو وہ مضاف پانی نجس ہو جاتے گا اگرچہ وہ ہزاروں کُر اور لاکھوں من ہی کیوں نہ ہو۔

- وقوعِ نجاست کے اعتبار سے مطلق پانی کی پانچ قسمیں ہیں۔

۱۔ کُر۔ ۲۔ جاری۔ ۳۔ بارش ۴۔ کنواں ۵۔ قلیل

۱۔ کُر کی مقدار

باعتبار پیمائش لمبائی۔ چوڑائی اور گہرائی ساڑھے تین بالشت ہے جس کا مجموعی حاصل ضرب $42\frac{7}{8}$ مکعب بالشت اور بلحاظ وزن تقریباً ۳۸۴ کیلو گرام ہے۔ (مرعشی، گلپائگانی، خمینی)

- لمبائی۔ چوڑائی اور گہرائی تین بالشت ہے۔ (خوئی)
- حاصلِ ضرب ۲۷ مکعب بالشت ہے۔
- لمبائی چار بالشت۔ چوڑائی تین بالشت گہرائی تین بالشت ہے۔ (شرلعتمدار)
- کُر کے پانی کا حکم یہ ہے کہ وہ محض نجاست کے پڑنے یا لگنے سے نجس نہیں ہوتا جب تک کہ نجاست کی وجہ سے اس کا رنگ یا بُو یا ذائقہ تبدیل نہ ہو جاتے۔

۲۔ جاری پانی

جاری پانی وہ ہے جو زمین سے اُبل کر جاری بھی ہو جاتے جیسے چشمہ، دریا، نہر وغیرہ۔

- شہری نل ٹوٹیاں اور فوارے جن کا اتصال بڑے بڑے تالابوں سے ہوتا ہے وہ جاری پانی کے حکم میں ہیں۔
- جاری پانی اگرچہ کُر کی مقدار سے کم ہو تو بھی محض ملاقات نجاست سے نجس نہیں ہوگا جبتک کہ اس کا رنگ۔ بُو یا ذائقہ نجاست کی وجہ سے نہ بدل جاتے۔
- جاری پانی میں اگر کوئی نجاست پڑ جائے تو اس پانی کا صرف وہی حصّہ نجس ہوگا جس کا رنگ، بُو یا ذائقہ اس نجاست کی وجہ سے تبدیل ہُوا ہے لیکن پانی کے جس حصّہ کی ان تین صفتوں سے کوئی صفت نہیں بدلی وہ طاہر و مطہر ہے۔
- جاری پانی یا کُر میں نجس کپڑا وغیرہ نجاست کو دُور کرنے اور محض غوطہ دینے سے پاک ہو جاتا ہے اجبکہ یقین ہو جائے کہ پانی اس کے تمام اجزا میں سرایت کر گیا ہے انچوڑنے یا کئی مرتبہ دھونے کی ضرورت نہیں۔

۳۔ بارش بارش جب تک برستی رہی اس کا حکم بھی جاری پانی کی طرح ہے

- اگر نجس چیز پر زوال نجاست کے بعد بارش برسے تو وہ پاک ہو جاتی ہے۔
- جب فرش یا لباس پر پوری طرح بارش برسے تو وہ پاک ہو جائے گا۔ اس کا نچوڑنا لازم نہیں ہے اسی طرح نجس زمین بھی بارش کی وجہ سے پاک

ہو جاتی ہے۔

● جب بارش کا پانی ایک جگہ جمع ہو جاتے اور کُر سے کم ہو تو جب تک بارش برس رہی ہے وہ محض ملاقاتِ نجاست سے نجس نہیں ہو گا۔ جب تک اس کا رنگ، بُو یا ذائقہ نہ بدلے اور اگر کُر یا کُر سے زیادہ ہو تو وہ بارش کے موقوف ہونے پر بھی محض ملاقات نجاست سے نجس نہیں ہو گا جب تک کہ اس کے تین اوصاف میں سے کوئی وصف تبدیل نہ ہو۔

● جب فرش چٹائی بوریا وغیرہ کے نیچے والی زمین نجس ہو اور فرش پر اتنی بارش پڑے کہ نیچے والی زمین سے بھی بہہ جاتے تو وہ زمین اور فرش دونوں پاک ہو جائیں گے۔

۴۔ کنواں وہ کنواں جس کا پانی زمین سے اُبلتا ہے۔ نجاست گرنے سے اس کے تین اوصاف (رنگ، بُو، ذائقہ) سے کوئی وصف متغیر ہو جاتے تو نجس ہو جاتے گا۔ اس سے اتنا پانی کھینچ لیا جاتے کہ تغیر رفع ہو جائے یا آب جاری سے متصل کیا جاتے۔ یا اس پر اس قدر بارش ہو کہ تغیر زائل ہو جاتے یا خود سے تغیر رفع ہو جاسے تو کنواں پاک ہو جاتے گا اور اگر نجاست کے گرنے سے پانی کے کسی وصفِ مذکور میں تغیر نہ ہو تو کنواں نجس نہ ہو گا مگر مستحب ہے کہ نجاسات نکالنے کے بعد حسب ذیل پانی کی مقدار کھینچی جاتے۔

کنویں کا طریقِ تطہیر

۱۔	دُودھ پیتے بچّے کا پیشاب گِرنا۔ چڑیا اور اس کی مثل کسی دوسرے جانور کا گِر کر مر جانا۔	ایک ڈول
۲۔	سانپ، بچھو، چھپکلی کا مر جانا۔	تین ڈول
۳۔	مرغ وغیرہ گھر کے پلے ہوتے جانوروں کی بیٹ کا گرنا چوہے کا گِر کر مر جانا لیکن پھولے اور پھٹے نہیں۔	پانچ ڈول
۴۔	چڑیا سے بڑے جانور مثل کبوتر۔ فاختہ۔ بگلا۔ چیل۔ کوّا گدھ، مرغابی وغیرہ کا گِر کر مر جانا، چوہے کا مر کر پھول یا پھٹ جانا، غذا کھانے والے نابالغ لڑکے کا پیشاب گر جانا، کُتّے کا گِر کر زندہ نکل آنا، بدن پر بغیر کسی نجاست کے جنبی آدمی کا داخل ہونا۔	سات ڈول
۵۔	تھوڑے سے خون کا گِرنا (جو حیض، نفاس، استحاضہ کا خون نہ ہو۔ جیسے مرغ کے ذبح کا خون وغیرہ۔ آدمی کے جامد پاخانہ کا گرنا جو پھیلے پھٹے نہیں۔	دس ڈول
۶۔	نکسیر کا گِرنا۔ بارش کے اس پانی کا گِرنا۔ جس میں آدمی کا	

	پیشاب یا پاتخانہ یا کُتے کا پاتخانہ مخلوط ہوگیا ہو۔	تیس ڈول
۷۔	کُتا۔ بلی۔ لومڑی۔ خرگوش۔ گیدڑ یا ایسے جانور کا گِر کر مر جانا جو جسم میں ان کے برابر ہو اور مرد کا پیشاب۔	چالیس ڈول
۸۔	دِماءِ ثلاثہ یعنی خونِ حیض، نفاس، استحاضہ کے علاوہ زیادہ خون کا گِرنا جیسے بکری کے ذبح کا خون۔ آدمی کا پاتخانہ گھل جاتے	پچاس ڈول
۹۔	انسان کا گِر کر مر جانا (مرد، عورت، چھوٹا بڑا برابر ہے)	ستر ڈول
۱۰۔	گھوڑا، گدھا، خچر، گائے یا ان کی مثل دیگر حیوان کا گِر کر مر جانا۔	ایک کُر پانی نکالا جائے۔
۱۱۔	شراب[۱] اور ہر بہنے والی نشہ آور چیز کا گرنا۔ منی[۲] کا گرنا۔ ہر حرام[۳] گوشت حیوان کا گرنا۔ خونِ[۴] حیض یا نفاس یا استحاضہ کا گرنا۔ نجس[۵] العین کے خون کا گرنا۔ انسان[۶] کے خون کا گرنا۔ حرام[۷] سے جنب یا نجاست کھانے والے جانوروں کے پسینہ کا گرنا۔ اونٹ[۸] کا مر جانا۔ بیل[۹] کا مرنا۔ بلکہ ہر اس چیز کے لیے جس کے متعلق کوئی خاص مقدار پانی کھینچنے کی ذکر نہیں کی گئی۔	تمام پانی

جن چیزوں کے لیے کل پانی کھینچنے کا حکم ہے اگر پانی کی زیادتی کی وجہ سے سارا پانی نکالنا دشوار ہو تو چار مرد باری باری دُو دُو ہو کر صبح صادق سے شام تک برابر کنوئیں سے پانی نکالتے رہیں۔ عربی میں اس عمل کا نام "تراوح" ہے۔

● ڈول وہی مراد ہے جو اس کنوئیں پر استعمال ہوتا ہے کنواں پاک ہونے کے ساتھ اس کے اتباع میں ڈول رسّی دیوار اور کنوئیں کے متعلق سب چیزیں پاک ہو جائیں گی اگر چند مختلف چیزیں گر جائیں تو ان کے ڈولوں کی مقدار جمع کر کے نکالی جاتے گی۔

نجاسات : نجاسات بارہ ہیں۔

۱۔ پیشاب ۲۔ پاتخانہ ۳۔ منی ۴۔ مردار ۵۔ خون ۶۔ کُتا۔ ۷۔ خنزیر ۸۔ کافر۔ ۹۔ شراب۔ ۱۰۔ فقاع (جَو کی شراب) ۱۱۔ مُجنب حرام کا پسینہ ۱۲۔ نجاست خوار حیوان کا پسینہ

● انسان اور ان تمام حیوانوں (چوپاؤں) کا پیشاب و پاخانہ نجس ہے جن کا گوشت حرام ہے اور وہ حیوان خون جہندہ بھی رکھتے ہوں۔ یعنی بوقت ذبح ان کا خون دھار مار کر نکلے۔

حرام گوشت پرندوں کا پیشاب و بیٹ[۲] نجس نہیں چاہے وہ چمگادڑ اور

---

[۱] نجس پانی خود پینا اور بچوں کو پلانا حرام ہے البتہ حیوانات کو پلایا جا سکتا ہے۔

[۲] حرام گوشت پرندوں کا فضلہ نجس ہے (خمینی)

احتیاط واجب کی بنا پر حرام گوشت پرندوں کے فضلہ سے اجتناب کرے (مرعشی)

مور بھی کیوں نہ ہو (شیرازی، شریعتمدار، گلپائیگانی، خوئی)

● حلال گوشت حیوان جیسے بھینس، گائے، بھیڑ، بکری وغیرہ کا پیشاب اور گوبر پاک ہے۔ برتن وغیرہ کے ساتھ لگنے سے کپڑا، برتن، نجس نہیں ہوتا اسی طرح ان جانوروں کا پیشاب و گوبر پاک ہے۔ جن کا کھانا حرام مگر ان کا خون دھار مار کر نہیں نکلتا۔ جیسے حرام مچھلی وغیرہ۔

● وہ حلال گوشت حیوان جو نجاست خوار ہو۔ یعنی انسان کا پیشاب و پاخانہ پینے کھانے کا عادی ہو اس کا (قبل از استبرآء) کھانا حرام ہے اور اس کا پیشاب و گوبر قبل از استبراء نجس بھی ہے۔

۳۔ **منی**۔ جو شہوت کے ساتھ پیشاب کے مقام سے ٹپک کر نکلے اور اس کی وجہ سے اعضاء ڈھیلے اور جسم سُست پڑ جاتے اور اسی طرح حیوان کی منی بھی نجس ہے جس کا خون بوقتِ ذبح دھار بن کر نکلتا ہے۔ خواہ وہ حلال گوشت ہو یا حرام گوشت صحراتی ہو یا دریائی۔

● وہ رطوبت اور تری جو منی نہ ہو نجس نہیں ہے اس رطوبت کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) **مذی**۔ وہ رطوبت جو ہیجانِ شہوت کے وقت پیشاب کے مقام سے نکلے مثلاً بیوی سے دل لگی۔ ہنسی مذاق یا بوس و کنار کرنے سے خارج ہو۔

(۲) **وذی**۔ وہ رطوبت جو منی کے خارج ہونے کے بعد نکلے۔ ہاں اگر سوراخ

منی یا پیشاب کی وجہ سے نجس تھا تو یہ اس کی وجہ سے نجس ہوگی۔ ہاں اگر استنجا اور استبراء کے بعد نکلے تو وہ رطوبت نجس نہ ہوگی۔

(۳) **ودی**۔ وہ سفید رطوبت جو پیشاب کے بعد نکلے (کبھی پیشاب سے پہلے نکل آتی ہے) ان تینوں رطوبتوں سے نہ کپڑا نجس ہوتا ہے اور نہ وضو ٹوٹتا ہے۔

- **مردار**۔ ہر اس حیوان کا مردہ نجس ہے جو خون جہندہ رکھتا ہو خواہ وہ خود مر گیا ہو یا شرعی طریقہ کے خلاف ذبح کیا گیا ہو۔ حیوان حلال گوشت ہو یا حرام گوشت، صحراتی ہو یا دریائی۔
- مردار کے جسم کے اجزا بھی نجس ہیں بشرطیکہ ان میں رُوح حلول کرتی ہو۔
- خون جہندہ رکھنے والے حیوان کے اعضا، جو اس کی زندگی میں کاٹ لیے جائیں بشرطیکہ ان میں رُوح حلول کرتی ہو۔ نجس ہیں۔
- مردار کے وہ اجزاء جن میں رُوح حلول نہیں کرتی وہ پاک ہیں جیسے ناخن، بال، ہڈی، دانت، سینگ مگر نجس العین کے پاک نہیں ہیں۔
- انسان کا مردہ سرد ہونے کے بعد اور غسل سے پہلے نجس ہوتا ہے اور مسلمان کا مُردہ غسل دینے سے پاک ہو جاتا ہے۔
- اگر کوئی شخص انسان کے مُردہ کو سرد ہونے کے بعد اور غسل سے پہلے مس کرے تو اس پر غسل مس میت واجب ہو جاتا ہے لیکن بال، ناخن، دانت کو مس کرنے سے غسل مس میّت واجب نہیں ہوتا۔

- وہ چربی، گوشت، چمڑا جو مسلمانوں کے بازار میں فروخت ہوتا ہے پاک ہے۔

- جو انڈہ مردہ مرغی کے پیٹ سے نکلے اگر اس کا اوپر کا چھلکا سخت ہو چکا ہو تو پاک ہے البتہ اس کے ظاہر کو پاک کر لینا چاہیئے۔

(۵) **خون** - ہر اس حیوان کا خون نجس ہے جس کا خون بوقتِ ذبح دھار مار کر نکلے خواہ وہ حیوان حلال گوشت ہو یا حرام گوشت اور جو خون جہندہ نہیں رکھتے جیسے مچھلی، پسو اور مچھر وغیرہ ان کا خون پاک ہے۔

- اگر انڈے کی زردی میں خون پڑ گیا ہو اگرچہ کم ہو لیکن زردی پر جو پردہ ہوتا ہے اس کی وجہ سے خون انڈے کی سفیدی تک نہ پہنچا ہو تو صرف زردی نجس ہو گی اور سفیدی پاک رہے گی اور اگر سفیدی میں بھی خون پڑ گیا تو وہ بھی نجس ہو جائے گی۔

- جانور کا دُودھ دوہنے کے وقت جو خون تھنوں سے دُودھ کے ساتھ نکل آتا ہے نجس ہے اس سے دُودھ بھی نجس ہو جائے گا۔

- زخم یا پھوڑے کا خون نجس ہے اور اگر صرف پیپ نکلے تو وہ پاک ہے اگرچہ زخم یا پھوڑے کے نہ رُکنے والے اس خون کی نماز میں معافی ہے جو دورانِ نماز نکلتا رہے۔

(۶-۷) **کُتا و خنزیر** - خشکی پر رہنے والا کُتا اور خنزیر نجس ہیں بلکہ ان کے

تمام اعضاء مثلاً بال، ناخن، ہڈی، رطوبت بھی نجس ہیں۔ لیکن دریائی کتا اور خنزیر نجس نہیں ہیں۔

(۸) **کافر۔** کافر سے مراد ہر وہ شخص ہے جو خدا کا منکر ہو یا اللہ کے شریک ہونے کا قائل ہو۔ یا پیغمبرؐ خاتم النّبیین کی نبوّت اور ختم نبوّت کو تسلیم نہ کرتا ہو یا کسی ایسے حکم کا انکار کرتا ہو جو ضروریاتِ مذہب اسلام سے ہو وہ نجس ہے۔

- **کافر:** خواہ اصلی[۲] کافر یا مرتد[۳] ہو یہودی، عیسائی اور مجوسی بھی نجس ہیں۔
- **غالی:** یعنی وہ لوگ جو امیرالمومنین علیؑ کو خدا کہیں۔
- **ناصبی:** یعنی جو آئمہ معصومینؑ میں سے کسی ایک کے ساتھ بغض و عداوت رکھتے ہوں یا آئمہ معصومینؑ کے حب داروں کے ساتھ اس لیے عداوت رکھتے ہوں کہ یہ لوگ آئمہ معصومینؑ سے کیوں محبت رکھتے ہیں؟

---

[۱] کتے سور اور کافر کے پس خوردہ کے سوا ہر جاندار کا جوٹھا پاک ہے البتہ کئی حیوانوں کا پس خوردہ مکروہ ہے۔

[۲] کافر کی دو قسمیں ہیں: کافر ذمی اور کافر حربی۔ کافر ذمی وہ کافر ہے جو حکومتِ اسلامیہ کے زیر نگیں مسلمین کی امان میں ہو اور جزیہ دیتا ہو ورنہ کافر حربی ہے۔

[۳] مرتد کی دو قسمیں ہیں۔ مرتد ملّی اور مرتد فطری (۱) مرتد ملّی وہ ہے جس کا نطفہ اس کے والدین کی کفر کی حالت میں قرار پائے اور پھر بعد از بلوغت مسلمان ہو جائے اور پھر کفر اختیار کرے۔ (۲) مرتد فطری جس کے نطفہ کے قرار کے وقت اس کے ماں باپ دونوں یا ان میں سے ایک مسلمان ہو اور پھر یہ بلوغت کے بعد کافر ہو جائے۔

● مفوضہ وہ ہیں جو نبی یا امام کو خدائی اختیارات کے مالک سمجھتے ہوں اور خدا کو معطل مانتے ہوں۔

● خارجی۔ یعنی جن لوگوں نے جناب امیرالمومنینؑ پر خروج کیا یا خوارج کے طریقہ پر رہے یا ہیں۔ وہ سب کافر اور نجس ہیں۔

کافر کا تمام بدن۔ رطوبات یہاں تک کہ بال اور ناخن بھی نجس ہیں۔

۹۔ شراب[1]۔ شراب اور وہ چیز جو انسان کو مست کر دیتی ہے۔ جب وہ مائع بالاصالہ یعنی اس کا شمار بہنے والی (سیال) چیزوں سے ہو وہ نجس ہے۔

● بھنگ اور دیگر مست کرنے والی بوٹیاں نجس نہیں ہیں کیونکہ ان کا شمار مایع بالاصالہ چیزوں سے نہیں ہوتا لیکن ان کا پینا حرام ہے۔

۱۰۔ فقاع۔ فقاع وہ شراب ہے جو جَو سے بنائی جاتی ہے۔ لیکن وہ عرق جو طبیب لوگ خاص طریقہ سے بنا کر علاج میں استعمال کرتے ہیں اور جسے "ماء الشعیر" کہتے ہیں وہ پاک اور حلال ہے۔

۱۱۔ مجنب حرام کا پسینہ۔ فعل حرام سے جُنب ہونے والے شخص کا پسینہ بنا بر احوط وجوبی نجس ہے چاہے وہ پسینہ فعل کرنے کی حالت میں آئے یا فراغت کے بعد فعل حرام کرنے والا مرد ہو یا عورت اور فعل حرام از قسم

---

[1] شریعت نے شرابی کی سزا اسی کوڑے مقرر کیے ہیں جو جسم ننگا کر کے مارے جائیں اور تیسری یا چوتھی مرتبہ قتل کر دینے کا حکم ہے۔

زنا ہو یا لواطہ یا حیوانات سے کیا جائے یا مُشت زنی اس قسم کا فعل حرام کرنے والے آدمی کا پسینہ جب تک وہ غسل نہیں کرے گا بنا بر احوط واجب نجس ہے۔

● **نجاست خوار اُونٹ کا پسینہ** ؛ نجاست خوار اونٹ کا پسینہ نجس ہے لیکن دوسرے حیوان نجاست خوار کے پسینہ سے اجتناب لازم نہیں۔ (خمینی)

نجاست خوار اونٹ کا پسینہ نجس ہے اور بنا بر احتیاط واجب ہر حیوان جو انسان کی نجاست کھانے کا عادی ہو، کے پسینے سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ (شریعتمدار)

بنا بر احتیاط واجب نجاست خوار اونٹ کا پسینہ بلکہ ہر حیوان جو انسان کی نجاست کھانے کا عادی ہو، سے اجتناب کیا جائے۔ (گلپائیگانی)

بنا بر احتیاط واجب اونٹ نجاست خوار اور ہر حیوان جو انسان کی نجاست کھانے کا عادی ہو، سے اجتناب کرے۔ (مرعشی)

جس اونٹ یا کسی دوسرے جانور کو انسان کا پاخانہ کھانے کی عادت ہو جائے اس کا پسینہ اگرچہ پاک ہے مگر اس کے ساتھ نماز پڑھنا جائز نہیں۔ (خوئی)

مُطہّرات

مطہّرات سے مراد وہ چیزیں ہیں جو نجس چیزوں کو پاک کرتی ہیں۔ ان کی تعداد بارہ ہے۔

۱۔ پانی ۲۔ زمین ۳۔ سورج ۴۔ استحالہ ۵۔ انتقال ۶۔ دوتہائی کم ہونا ۷۔ اسلام ۸۔ تبعیت ۹ عین نجاست کا زائل ہونا ۱۰۔ نجاست خوار حیوان کا استبراء ۱۱۔ غیبت ۱۲۔ انقلاب

۱۔ پانی

خالص پانی ہر اس چیز کو پاک کرتا ہے جو کسی نجاست کی وجہ سے نجس ہو جائے اور پاک ہونے کے قابل بھی ہو اس قسم کی چیز کو پانی سے پاک کرنے کی چار شرطیں ہیں۔

۱۔ پانی مطلق ہو کیونکہ مضاف پانی نجس چیز کو پاک نہیں کر سکتا۔

۲۔ خود پانی پاک ہو کیونکہ نجس پانی سے کوئی چیز پاک نہیں ہو سکتی۔

۳۔ جب خالص پانی سے کوئی چیز پاک کی جا رہی ہو تو وہ پاک ہونے والا خود مضاف نہ ہو جائے جیسے رنگ دار نجس کپڑا جس کا رنگ اُترتا ہو۔

۴۔ نجس چیز کو پاک کرنے کے بعد اس میں عین نجاست نہ رہ جائے۔

● نجس برتن اور نجس کپڑے کو قلیل پانی سے تین مرتبہ دھونا چاہیئے

لیکن کُر اور جاری پانی میں ایک دفعہ دھونا اور غوطہ دینا کافی ہے۔
اگر برتن کو کُتے نے چاٹ لیا ہو تو ایسے برتن کو ایک دفعہ مٹی سے مانجنے کے بعد کُر اور جاری پانی میں ایک دفعہ اور غیر کُر اور غیر جاری میں دو مرتبہ دھونا چاہیئے اور جس برتن میں کُتے کی رالیں پڑ جائیں تو بنا بر احوط وجوبی اس کا بھی یہی حکم ہے۔

- اگر کوئی رنگ دار کپڑا نجس ہو جائے تو اس کو آبِ کُر یا آبِ جاری میں اس طرح ڈالیں کہ پانی اس کی تمام جگہ بھر جائے اور اس پانی کے رنگدار ہونے سے پہلے فوراً نکال لیا جائے تو اس سے وہ کپڑا پاک ہو جائے گا اگرچہ اس کپڑے سے رنگدار پانی جو مضاف ہے نکل رہا ہو۔

- اگر بڑا تنور پیشاب سے نجس ہو جائے تو وسط تنور میں چھوٹا سا گڑھا کھودا جائے اور پھر اُوپر سے اطرافِ تنور میں اس طرح پانی ڈالا جائے کہ وہ نجس جگہ سے گزر جائے اسی طرح دو دفعہ کیا جائے اور اگر پیشاب کے علاوہ کسی دوسری چیز سے نجس ہو تو پہلے نجاست کو دُور کر کے اس پر ایک دفعہ پانی پھیرا جائے اور پھر کسی برتن کے ساتھ گڑھے سے پانی نکال کر اس گڑھے کو پاک مٹی سے بھر دیا جائے

سونے چاندی کے برتن کھانے پینے میں استعمال کرنا شرعاً حرام ہے۔

تو تنور پاک ہو جائے گا۔ (توضیح المسائل)

- اگر نجس چیز کو پاک کرنے کے بعد اس پر نجاست کا رنگ یا بُو رہ جائے اور عین نجاست دُور ہو جائے تو وہ پاک ہو جاتی ہے۔

۲۔ زمین زمین پاؤں کے تلوے، جُوتے کے تلے اور اس سے ملتی جُلتی چیزوں کو پاک کرتی ہے اور اس کی تین شرطیں ہیں:

۱۔ زمین پاک ہو ۲۔ زمین خشک ہو۔ ۳۔ پاؤں کے تلوے یا جُوتے کے تلے کی نجاست زمین پر چلنے یا ملنے سے زائل بھی ہو جائے۔ زمین خواہ ریتلی ہو یا پتھریلی ہو مٹی والی یا اینٹوں سے فرش شدہ لیکن سبزہ، گھاس، بوری، چٹائی پر چلنے یا ملنے سے پاؤں یا جُوتے کا نچلا حصہ پاک نہیں ہوگا۔ بہتر یہ ہے کہ کم از کم زمین پر اتنا چلا جائے کہ اس سے پہلے ہی نجاست دُور ہو جائے۔

- اگر ہتھیلی اور زانو پر چلنے والے عاجز کی ہتھیلی یا زانو نجس ہو جائے تو اس کے زمین پر چلنے سے وہ پاک ہو جائیں گے۔

- اگر لاٹھی یا بناوٹی پاؤں کا نچلا حصہ۔ حیوانات کے پاؤں اور نعل سائیکل اور موٹر کے ٹائر، ٹانگہ و گاڑی کے پہیے نجس ہو جائیں تو زمین پر چلنے سے پاک ہو جاتے ہیں۔

۳۔ سورج اگر غیر منقولہ چیزیں جیسے زمین، مکانات، دیواریں یا ان میں نصب کی ہوتی چیزیں مثلاً دروازہ، چوکھٹا اور کیل وغیرہ یا

درخت اور ان پر میوے، سبزیاں اور گھاس وغیرہ اور منقولہ اشیاء میں سے بوریا اور چٹائی نجس ہو جائیں تو انہیں ان تین شرطوں کے ساتھ سورج پاک کر دے گا۔

۱۔ مقام نجاست پر تری ہو۔

۲۔ اس تری کو سورج ہی خشک کرے اگر ہوا سے یا خود بخود دھوپ کے بغیر خشک ہو جائے تو پاک نہ ہو گی بلکہ دوبارہ پانی سے تر کرنا ہو گی تاکہ دھوپ میں خشک ہو۔

۳۔ عین نجاست زائل ہو جائے۔

۴۔ استحالہ یعنی کسی چیز کا ایک شکل حالت اور جنس سے دوسری پاک شکل اور حالت اور جنس میں تبدیل ہونا جیسے پاخانہ کا مٹی بن جانا۔ نجس لکڑی کا راکھ ہونا۔ کتے کا نمک کی کان میں گر کر نمک ہو جانا۔ خون کا پیپ ہو جانا۔ کسی نجس چیز کا عرق نکالنا۔ نجس پانی کا بخار بن جانا۔ منی سے انسان بن جانا۔

- اگر نجس چیز کی جنس نہ بدلے تو نجس رہے گی جیسے نجس گندم کو آٹا بنا دینا۔ آٹا نجس رہے گا اگر اسی کو جلا کر راکھ کر دیا جائے تو وہ پاک سمجھی جائے گی۔

۵۔ انتقال بعض نجس چیزیں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے سے پاک ہو جاتی ہیں بشرطیکہ وہ نجس چیز منتقل ہونے کے بعد

دوسری چیز کا جزو شمار ہونے لگے۔ جیسے انسان کا خون، مچھر، جوں یا کھٹمل کے جسم میں پہنچ کر ان کا جزو بدن ہو جاتے اسی طرح نجس پانی یا پیشاب، درخت یا سبزی، ترکاری کا جزو بن جائے تو اس طرح منتقل ہونے سے یہ چیزیں پاک ہو جائیں گی۔

● اگر جونک آدمی کا خون پیے تو وہ خون پاک نہ سمجھا جائے گا۔ کیونکہ وہ خون جونک کا جزو بدن نہیں بنتا۔ بلکہ وہ جونک اس خون کے لیے ظرف ہوتی ہے اور اس کے اندر والا خون آدمی کا ہی خون سمجھا جاتا ہے۔

٦۔ دو تہائی کم ہونا جب انگور کے پانی کو آگ پر جوش دیا جائے تو وہ نجس ہو جاتا ہے اور جب اسی جوش دیئے ہوتے پانی کا آگ پر چڑھانے سے دو تہائی حصہ کم ہو جائے تو باقی تیسرا حصہ پاک ہو جائے گا۔

٧۔ اسلام جب کوئی کافر کلمہ شہادتین یعنی اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ پڑھ لے تو وہ مسلمان ہو جائے گا اور اسی وقت اس کا بدن اور ناخن، بال اور رطوبت مثلاً تھوک پسینہ سب پاک ہو جائیں گے خواہ وہ اصلی کافر ہو یا مرتد ملی ہو اور علی الاقوی مرتد فطری کو بھی پاک کر دیتا ہے۔ ان کی تعریفیں صفحہ ٥٤ پر گزر چکی ہیں۔

- کافر نے بحالت کفر جو برتن یا لباس تر جسم یا تر ہاتھ سے مَس کیا وہ نجس ہے اسے پاک کرنا ضروری ہے۔

۸۔ تبعیّت تبعیّت کا معنی یہ ہے کہ کسی چیز کا کسی دوسری چیز کے پاک ہونے کے واسطہ سے پاک ہو جانا جیسے شراب سرکہ ہو جائے یا آبِ انگور دو تہائی ختم ہو جائے تو صحیح اور وہ برتن جس میں اس کی ہیئت بدلی ہے سب پاک ہو جائیں گے۔

- استنجاء کے وقت مقام پیشاب یا مقام پاخانہ کو دھونے سے ہاتھ بھی پاک ہو جاتا ہے۔
- مُردے کو غسل دینے کے بعد غسل کا تختہ اور غسل دینے والے کے ہاتھ پاک ہو جائیں گے۔
- نجس برتن کو قلیل پانی سے پاک کرنے کے بعد جب اس کا پانی پھینک دیں تو جو معمولی پانی باقی رہ گیا وہ پاک ہے۔
- اگر لباس کو قلیل پانی سے پاک کریں اور عام طور پر جتنا پانی نچوڑا جاتا ہے نچوڑ دیا جائے تو اس کے بعد جو معمولی پانی اس میں رہ جاتا ہے وہ پاک ہے۔
- کافر شوہر یا اس کی زوجہ کے مسلمان ہونے سے اس کا بچہ بھی تابع ہونے کی وجہ سے پاک ہو جاتا ہے۔

۹۔ عین نجاست کا زائل ہونا

انسان کے سوا ہر حیوان کے ظاہر جسم سے نجاست کا دُور ہونا اس کی پاکیزگی ہے چونچ پر انسان کا پاخانہ لگا ہو تو جب وہ نجاست دُور ہو جائے اور رطوبت بھی باقی نہ رہے تو وہ جگہ پاک ہو جائے گی۔

- جب انسان کے کسی عضو کے اندرونی حصہ سے نجاست دُور ہو جائے تو وہ حصہ پاک ہو جائے گا مثلاً منہ یا ناک یا کان کے اندرونی حصہ میں نجاست یعنی خون وغیرہ لگ جائے تو صرف نجاست کے زائل ہو جانے سے وہ حصہ پاک ہو جائے گا۔
- اگر کسی خشک کپڑے یا برتن پر نجس خاک یا غبار پڑ جائے اور اس کو اس طرح جھاڑا جائے کہ وہ خاک اور غبار دُور ہو جائے تو کپڑا اور برتن پاک ہو جائے گا۔

۱۰۔ نجاست خوار حیوان کا استبراء

حلال جانور جو انسان کا پیشاب یا پاخانہ کھانے پینے کا عادی ہو وہ نجس ہے اسے اتنی مدت نجاست کھانے سے روکا جائے تاکہ اس کی یہ عادت ختم ہو جائے اور اسے پاک غذا دی جائے۔

- بنا بر احتیاط واجب اونٹ کو چالیس دن، گائے بھینس کو بیس دن، بھیڑ بکری کو دس دن اور بطخ کو پانچ دن اور مرغی کو تین دن نجاست کھانے سے روکا جائے۔

۱۱۔ غیبت

اگر مسلمان کا جسم یا اس کے کپڑے یا برتن وغیرہ نجس ہو جائیں پھر "وہ شخص نجس کپڑوں والا" وہاں سے غائب ہو کر لوٹے تو اس کی نجس چیزوں کو پاک سمجھا جاتے گا بشرطیکہ

۱۔ وہ اس چیز کو نجس جانتا ہو۔

۲۔ اسے اس چیز کے نجس ہونے کا علم بھی ہو۔

۳۔ اس چیز کو ایسے امر میں استعمال بھی کرے جس میں طہارت شرط ہے۔

۴۔ یہ احتمال بھی ہو کہ اس نے اس کو پاک کیا ہو گا۔

- اگر کوئی ایسا مسلمان ہو جس کے نزدیک پاک اور نجس برابر ہوں تو اس کی اس نجس چیز کو پاک نہیں سمجھا جاتے گا۔
- جس چیز کو مسلمان نے پاک کیا ہو۔ وہ پاک ہے اگرچہ یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے اسے ٹھیک پاک کیا ہو گا۔

۱۲۔ انقلاب

یہ شراب کو پاک کرتا ہے جب شراب خود بخود یا کسی طریقہ کے ذریعہ بدل کر سرکہ بن جاتے۔ اسی طرح شیرہ انگور بھی سرکہ بن جاتے تو وہ بھی پاک ہو جاتا ہے۔

- اگر شراب سرکہ بننے سے قبل کسی دوسری نجاست سے نجس ہو جاتے اور پھر بدل کر سرکہ بن جاتے تو پاک نہ ہو گی۔
- جس چیز میں یا جہاں پر پاک اور نجس ہونے میں شک ہو وہاں اس کی

تحقیق کرنا واجب نہیں بلکہ پاک سمجھے اور گمان سے کوئی چیز نجس ثابت نہیں ہوتی اگرچہ گمان قوی ہو۔ وسواسی کے علم کا اعتبار بالکل نہیں کیا جائے گا۔ زاد العقبیٰ ترجمہ عروہ۔

اغسال واجبہ

واجب غسل سات ہیں:

۱۔ غسلِ جنابت ۲۔ غسلِ حیض ۳۔ غسلِ نفاس ۴۔ غسلِ استحاضہ ۵۔ غسلِ میّت ۶۔ غسل مسِ میّت ۷۔ وہ غسل جو نذر قسم اور عہد وغیرہ سے واجب ہو۔

- مرد و عورت کے تمام اغسال کا طریقہ ایک ہے صرف نیت ہر ایک کی الگ ہے
- انسان دو چیزوں سے جنبی ہوتا ہے۔

۱۔ جماع سے ۲۔ منی نکلنے سے

جماع

خواہ انسان سے ہو یا حیوان سے، قبل میں ہو یا دُبر میں، دونوں بالغ ہوں یا نابالغ، منی خارج ہو یا نہ ہو جب حشفہ (مقدار ختنہ) اندر چلا جائے اگرچہ منی خارج نہ ہو دونوں جنبی ہو جائیں گے۔

- منی خواہ نیند کی حالت میں نکلے یا بیداری میں۔ کم ہو یا زیادہ، شہوت

کے ساتھ ہو یا بغیر شہوت کے، اختیار سے آئے یا بے اختیاری سے جماع و دخول سے نکلے یا مشت زنی سے۔

غسلِ جنابت

غسل جنابت فی نفسہٖ مستحب ہے لیکن کسی واجب کے ادا کرنے کے لیے واجب ہوتا ہے۔

- نماز میت۔ سجدۂ شکر۔ قرآن کے چاروں واجب سجدوں کے لیے غسل واجب نہیں ہے۔
- غسلِ جنابت میں واجب یا مستحب کی نیت ضروری نہیں بلکہ اگر قربۃً الی اللہ کی نیت کرے تو بھی کافی ہے۔
- اگر یقین ہو کہ نماز کا وقت داخل ہو چکا ہے اور پھر غسل کو واجب کی نیت سے بجا لائے پھر معلوم ہو کہ ابھی نماز کا وقت داخل نہیں ہوا تھا تو وہی غسل صحیح ہے۔ جسم کے ان چھوٹے چھوٹے بالوں کو غسل میں دھونا ضروری ہے جو جسم کا جزو شمار ہوتے ہیں لیکن لمبے بال دھونا واجب نہیں۔ بس پانی جسم تک پہنچ جائے۔ عروہ
- غسل کرنے کے بعد یاد آئے کہ داھنے ہاتھ کی انگوٹھی کے نیچے پانی نہیں پہنچا تو جس وقت یاد آئے اسی وقت انگوٹھی کے نیچے کی جگہ دھو کر بائیں طرف کو از سرِ نو دھوئے اور اگر انگوٹھی بائیں ہاتھ میں تھی تو جب یاد آئے فقط اتنی جگہ دھونا کافی ہے۔ لیکن غسل ارتماسی میں تھوڑی

جگہ بھی رہ جائے تو دوبارہ غسل کرنا لازم ہے۔ رسالہ مفاتیح الجنان

- غسل سے پہلے پیشاب اور استبراء کرنا مستحب ہے۔
- مستحب غسل کے بعد وہ سب کام کیے جا سکتے ہیں جن کے لیے وضو ضروری ہے۔ (اخوئی)

استبراء

- پیشاب سے فراغت کے بعد ابتدائے مقعد (مقام پاخانہ سے جہاں آلۂ تناسل کی جڑ شروع ہوتی ہے) خصیوں تک دبایا جائے اور خصیوں سے آلۂ تناسل کو دو انگلیوں سے کھینچا اور دبایا جائے پھر حشفہ (آلۂ تناسل کا سرا) کو تین مرتبہ جھٹکا دے کر نچوڑا جائے (اس کے بعد ایک مرتبہ کھانسنا بہتر ہے) اس عمل کا نام استبراء ہے۔ عورت کے لیے استبراء نہیں ہے۔

فائدہ اس عمل کا فائدہ یہ ہے کہ اگر اس عمل کے بعد مقام پیشاب سے کوئی رطوبت آجائے تو اس سے کوئی کپڑا نجس نہیں ہوتا بشرطیکہ پانی سے استنجاء کر لیا جائے اور اگر وضو یا غسل کے بعد کوئی رطوبت آجائے تو وضو، غسل باطل نہیں ہوتے۔

غسلِ ترتیبی بدن سے نجاست، چکناہی وغیرہ کو دُور کر کے جسم کو پاک کر لیا جائے اگر ہاتھ میں انگوٹھی یا کان میں مُرکی وغیرہ ہو

تو اس کو اتار لیا جائے یا پانی ڈالتے وقت حرکت دی جائے پھر یوں نیت کی جائے۔ غسلِ جنابت ترتیبی کرتا / کرتی ہوں۔ قربۃً الی اللہ نیت کے بعد سر اور گردن کو دھو لیا جائے پھر دائیں جانب کا اگلا پچھلا حصہ بایں طور کہ کچھ بائیں جانب بھی دھل جائے گردن سے پاؤں تک بلکہ پاؤں اٹھا لیا جائے تاکہ پانی پاؤں کے تلوے سے بہہ جائے پھر اسی طرح بائیں جانب۔ قبل اور دُبر کو دائیں جانب کے دھونے کے وقت اور بائیں جانب کے دھونے کے وقت بھی دھو لینا چاہیئے نجس کپڑا باندھ کر غسل کرنا درست نہیں ہے۔

غسلِ ارتماسی بدن کو نجاست اور چکناہٹ سے پاک صاف کر کے نیّت کرے غسل جنابت ارتماسی کرتا / کرتی ہوں قربۃً الی اللہ اور غوطہ لگائے۔ پاؤں کو اُٹھا کر سارے جسم کو حرکت دے۔

- اگر دورانِ غسل حدث صادر ہو جائے تو غسل باطل نہ ہوگا پس غسل کو مکمل کر کے نماز کے لیے احتیاطاً وضو کر لے۔
- غسل جنابت کر لینے کے بعد جب تک حدث صادر نہ ہو جائے وضو کی ضرورت نہیں ہے مگر غسل جنابت کے علاوہ باقی تمام غسلوں کے بعد نماز وغیرہ کے لیے وضو کرنا ضروری ہے۔
- جس آدمی پر بہت سے غسل واجب ہوں تو وہ تمام کی نیت کر کے ایک ہی غسل کر سکتا ہے لیکن اگر ان غسلوں میں کوئی غسل جنابت

بھی ہو تو بعد میں وضو کی ضرورت نہیں بصورتِ دیگر وضو کرنا ہوگا۔

- غسل میں موالات (پے در پے) ایک حصّہ کے بعد دوسرا حصہ دھونا شرط نہیں ہے اسی طرح اوپر سے نیچے کی طرف بھی دھونا واجب نہیں البتہ جملہ اغسال میں اگر ترتیبی ہوں تو پہلے سر اور پھر دایاں پھر بایاں حصّہ کی ترتیب لازمی ہے۔

جو چیزیں جنبی پر حرام ہیں وہ پانچ ہیں

۱۔ بدن کے کسی حصّہ کو اللہ کے نام سے مس کرنا یا کتابتِ قرآن (قرآن کے لکھے ہوئے الفاظ) کو مس کرنا۔

بلکہ بنابر احتیاط مستحب انبیاء و آئمہ معصومینؑ اور جناب فاطمۃ الزہراء کے اسمائے گرامی کو مس نہ کیا جائے۔

۲۔ عام مسجدوں اور آئمہ معصومینؑ کے حرموں میں ٹھہرنا۔

۳۔ مسجد حرام اور مسجد نبوی سے گزرنا۔

۴۔ کوئی چیز مسجد میں رکھنا مگر کسی چیز کو اٹھا سکتا ہے بشرطیکہ ٹھہرے نہیں۔

۵۔ قرآن کی ان سورتوں کا پڑھنا جن میں سجدہ واجب ہے اور وہ چار ہیں۔

الٓمٓ تنزیل پ۲۱ ، حٰمٓ السجدۃ پ۲۴ ، النجم پ۲۷ ، اقراء باسم پ۳۰

سجدہ قرآن[1]

ہیں حدث وخبث سے طاہر ہونا۔ قبلہ رُخ ہونا، لباس کا طاہر ہونا۔ ساتوں اعضاء کا زمین پر رکھنا اور ایسی چیز پر پیشانی کا رکھنا جس پر نماز کا سجدہ ہو سکتا ہے اور کسی خاص ذکر کا اس میں معین ہونا، شرط نہیں ہے البتہ ان چیزوں کی رعایت بہتر ہے اگر یہ سجدہ بھول جائے تو جس وقت یاد آئے کرے۔

- صافی میں مروی ہے کہ جب آدمی سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہے کہ ہائے میں نے کیا کیا یہ سجدہ کر کے جنت میں جائے گا اور میں نے انکار کر کے جہنم لے لیا۔
- جنبی آدمی پر سجدہ والی سورتوں کا ایک حرف پڑھنا بھی حرام ہے۔
- جنبی آدمی عام مسجدوں اور حرموں سے گزر سکتا ہے مگر ٹھہرنا حرام ہے جو چیزیں جنبی آدمی پر ہیں وہ کل نو ہیں۔

۱-۲۔ کھانا پینا لیکن اگر وضو کر لے یا ہاتھ دھو لے تو وہ مکروہ نہیں ہے۔

۳۔ واجب سجدہ والی چار سورتوں کے علاوہ سات آیات سے زیادہ پڑھنا۔

۴۔ بدن کا کوئی حصہ جلد قرآن یا قرآن کی اس جگہ سے مس کرنا جہاں الفاظ نہ لکھے ہوں۔

۵۔ قرآن کو ساتھ رکھنا۔

[1] اگر گراموفون یا ریڈیو وغیرہ سے ...

۶۔ سونا مگر وضو یا تیمم بدل غسل (جبکہ غسل کے لیے پانی نہ ہو) کر کے سو جانا مکروہ ہے۔

۷۔ مہندی۔ حنا وغیرہ لگانا ۸۔ تیل لگانا۔

۹۔ احتلام کے بعد مجامعت کرنا۔

غسلِ مس میّت

جب آدمی مر کر ٹھنڈا ہو جاتے اور ابھی تینوں غسل پورے نہ ہوتے ہوں تو اسے چھو لینے سے غسل واجب ہو جاتا ہے اگرچہ ساقط شدہ چار ماہ کا حمل ہو۔

- زندہ یا مُردہ کا جدا شدہ ایسا عضو کہ اس میں ہڈی ہو کے چھُونے پر بھی غسل واجب ہے البتہ اگر خالی گوشت بے ہڈی کا ہو تو اس کے مس کرنے پر غسل واجب نہیں۔
- اختیار و اضطرار و قصد و عدم قصد کو وجوب غسل مس میت میں دخل نہیں سونے کی حالت میں مس ہو یا بیداری کی حالت میں۔ بلوغ سے پہلے ہو تو بھی۔ بیہوشی میں ہو یا دیوانگی میں بعد زوال عذر و افاقہ غسل واجب ہوگا۔ حمل ساقط ہونے کی صورت میں عورت پر واجب ہوگا اسی طرح اگر عورت میت کا شکم چاک کر کے زندہ بچہ نکالا گیا یا زن مردہ سے طفل زندہ خود پیدا ہوا تو بچہ بعد بالغ ہونے کے غسل مس میت بجا لاتے۔
- باقی حیوانات حتیٰ کہ کُتے کے مردے کو ہاتھ لگانے پر ہاتھ ہی دھونا

واجب ہے۔

- شہید کی میت مَس کرنے سے غسل واجب نہیں کیونکہ بوجہ طہارت جب خود غسل میت واجب نہیں تو اس کے چھونے سے غسل مَس میت کیسے واجب ہوگا۔
- اس غسل کی کیفیت اور طریقہ مثل غسل جنابت ہے مگر یہ غُسل محتاج وضو ہے۔

خونِ حیض

- حیض کا خون سیاہ، سُرخ، گاڑھا، گرم جو سوزش اور جلن سے نکلتا ہے جسے عورت ہر ماہ دیکھتی ہے۔ حیض والی عورت کو حائض کہتے ہیں۔
- یہ خون ہر عورت کو نو سال سے پہلے اور ساٹھ سال کی عمر کے بعد نہیں آتا لیکن بعض فقہاء قرشی اور غیر قرشی کے مابین فرق کرتے ہوئے قرشی (جس کا سلسلۂ نسب شرعی طریقہ سے نضر بن کنانہ (جدّ قریش) تک ہے) کو ساٹھ سال کے بعد اور غیر قرشی کو پچاس سال کے بعد یائسہ قرار دیتے ہیں۔ ہم اس فرق پر جو بنا بر مشہور ہے تبصرہ کرنے کے مجاز نہیں کیونکہ ہم مقلد ہیں فقیہ۔ یا مجتہد نہیں ہیں۔

- خونِ حیض تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہیں ہوتا۔
- جس عورت کو خونِ حیض آ رہا ہو اس پر وہی چیزیں حرام ہیں جو جنبی شخص پر حرام ہیں اور ان کے علاوہ اس کے شوہر پر اس سے جماع کرنا بھی حرام ہے بلکہ اگر کوئی شخص حالتِ حیض میں عمداً جماع کرے تو اسے کفارہ[1] دینا ہوگا اگر کسی مرد کو جماع کی حالت میں پتہ چل جائے کہ عورت حیض میں ہے تو فوراً علیحٰدہ ہو جائے ورنہ اس پر کفارہ ہوگا۔
- اگر کوئی عورت کہے میں حیض میں ہوں یا حیض سے پاک ہو گئی ہوں تو اس کا قول قبول کیا جائے گا۔
- ایامِ حیض میں مدخولہ عورت کو طلاق دینا باطل ہے وہ طلاق واقع نہ ہوگی۔
- اگر کسی عورت کو نماز کی حالت میں حیض آ جائے تو نماز باطل ہو جائے گی۔ اسی طرح اگر روزہ کی افطاری کے وقت سے چند منٹ پہلے ہی آ جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس روزہ کی قضا کرے گی۔

کفارہ دینا مستحب ہے۔ (خوئی۔ گلپائیگانی۔ شریعتمدار)

[1] اوّل حیض میں اٹھارہ نخود سونا۔ وسط میں نو نخود سونا۔ اور آخر میں ساڑھے چار نخود سونا۔

کفارہ دینا احتیاط واجب ہے (خمینی) کفارہ دینا واجب ہے (مرعشی)

نخود۔ دینار۔ مثقال ۱/۲ ۴ ماشہ مساوی ہیں۔

جو چیزیں حائض کیلئے مکروہ ہیں

۱۔ واجب سجدہ والی سورتوں کے علاوہ کوئی سورت یا آیت پڑھنا۔
۲۔ قرآن کی جلد یا اس جگہ کو مس کرنا جہاں الفاظ قرآن نہ لکھے ہوں۔
۳۔ قرآن کو اُٹھانا یا ساتھ رکھنا۔
۴۔ خضاب کرنا۔
۵۔ غسل سے پہلے اس سے جماع کرنا۔

- حائض کے لیے مستحب ہے کہ روئی بدلے اور اوقات نماز میں وضو کر کے مصلّٰی پر بیٹھ کر نماز کے وقت کی مقدار ذکرِ خدا کرتی رہے۔ جونہی خون ختم ہو غسلِ حیض کرے طریقہ وہی ہے جو غسلِ جنابت میں ذکر ہوا ہے۔ نیت یوں ہو گی۔ غسل کرتی ہوں حیض کا قربۃً الی اللہ۔
- ایام حیض میں مجامعت کے علاوہ عورت سے بوس وکنار جائز ہے۔
- جنبی آدمی یا حائض غسل سے پہلے جو وضو کریں گے اس میں رفع حدث کی نیت نہ کریں بلکہ اس طرح نیت ہو گی وضو کرتا / کرتی ہوں قربۃً الی اللہ۔
- ہر روز کی نمازیں جو اس عورت نے پڑھنی تھیں وہ ایام حیض میں معاف ہیں ان کی قضا نہیں ہے لیکن وہ روزے جو حیض کی وجہ

سے نہیں رکھے ان کی قضا واجب ہے۔

خونِ نفاس

- وہ خون ہے جو عورت کو بچہ جننے کے ساتھ یا بچہ جننے کے بعد آتا ہے اس کے کم سے کم وقت کی کوئی حد نہیں بلکہ ایک لحظہ بھی ہو سکتا ہے لیکن زیادہ سے زیادہ اس کی حد دس[1] دن ہے۔ خون کے رُک جانے پر غسل واجب ہے۔

نیتِ غسل: غسل کرتی ہوں نفاس کا قربتہً الی اللہ۔

[1] ہمارے علاقہ میں جو عورتوں نے رواج بنایا ہُوا ہے کہ اپنے آپ کو چالیس دن تک نفاس میں سمجھتی ہیں یہ غلط اور ناجائز ہے یہ بات شیعہ کتب میں بالکل نہیں اور نہ ہی معصومینؑ نے چالیس دن تک پڑا رہنے کا حکم دیا ہے بلکہ دس دن سے پہلے جس وقت خون رُک جائے اس پر غسل اور نماز وغیرہ پڑھنا واجب ہے۔ اگر دس دن سے بڑھ جائے تو وہ خون نفاس نہیں بلکہ استحاضہ ہے اور اس پر استحاضہ والے احکام جاری ہوں گے اور اس کی تفصیل استحاضہ کے احکام میں دیکھئے۔ چالیس دن والا سُنیوں کا مسئلہ ہے جیسا کہ ہدایہ صہ۵۴ جلد اوّل میں ہے۔

اَقَلُّ النِّفَاسِ لَا حَدَّ لَهٗ وَ اَكْثَرُهٗ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا نفاس کی کم سے کم کوئی حد نہیں اور زیادہ سے زیادہ چالیس دن تک ہوتا ہے۔

اور اسی طرح قدوری صہ۱۹ پر ہے بہر حال امامیہ کو اس سے اجتناب لازم ہے عورتوں کو اسطرح نہ کرنا چاہیئے۔

جو چیزیں حیض والی عورت پر حرام ہیں وہی چیزیں نفاس والی عورت پر بھی حرام ہیں اور جو امور اس پر واجب، مستحب مکروہ ہیں وہی اس پر بھی ہیں۔

خونِ استحاضہ

جو خون عورتوں کو آتے ہیں ان میں سے ایک خون استحاضہ بھی ہے اور یہ خون عام طور پر زرد رنگ، ٹھنڈا، پتلا بغیر سوزش کے آتا ہے اور کبھی سیاہ یا سُرخ رنگ والا گاڑھا، سوزش و جلن کے ساتھ بھی آتا ہے۔ یہ خون ایامِ حیض، ایام نفاس کے بعد آتا ہے اور کبھی یائسہ کو بھی آجاتا ہے اس کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ قلیلہ ۲۔ متوسطہ ۳۔ کثیرہ

استحاضہ قلیلہ اس کی علامت یہ ہے کہ عورت اپنی فرج (شرمگاہ) میں روئی رکھے تو خون روئی کی صرف اس طرف کو لگے جو فرج سے متصل ہے اور روئی کے اندر نہ گھسے۔

حکم۔ استحاضہ قلیلہ میں عورت کے لیے حکم یہ ہے کہ ہر نماز کے لیے روئی تبدیل کرے اور وضو نیا کرے اگر فرج کے ظاہر حصّہ سے خون لگ جائے تو اسے بھی ہر نماز کے لیے دھونا ہے۔

استحاضہ متوسطہ وہ ہے جس میں خون روئی کے اندر گھس جاتے لیکن اس پٹی پر نہ لگے جو اس عورت نے اس روئی پر باندھی ہوتی ہے۔

حُکم : استحاضہ متوسطہ میں حُکم یہ ہے کہ عورت ہر نماز کے لیے روئی بھی تبدیل کرے وضو بھی کرے اور ہر صبح کی نماز کے لیے غسل بھی کرے۔

استحاضہ کثیرہ استحاضہ کثیرہ وہ ہے جس میں خون روئی سے نکل کر پٹی پر جا لگے۔

حُکم ۔ استحاضہ قلیلہ و متواسطہ والے سب احکام کے علاوہ ہر نماز کے لیے پٹی تبدیل کرے یا اس کو دھو کر باندھے اور نماز ظہر و عصر کے لیے ایک غسل جس کے ساتھ دونوں نمازیں پڑھے گی اور اسی طرح نماز مغرب و عشاء کے لیے بھی ایک غسل کرے گی۔

- اگر استحاضہ صبح کو قلیلہ اور ظہرین کے وقت متوسطہ یا کثیرہ بن جاتے یا اس کے برعکس تو اسی طرح ساتھ ساتھ احکام بھی بدلتے جائیں گے۔
- استحاضہ والی عورت جب یہ احکام بجا لاتے گی تو "طاہر" کے حکم میں ہو گی یعنی تمام عبادات بجا لا سکے گی۔ اس کے لیے نماز روزہ کی معافی نہیں ہو گی اور شوہر کے ساتھ مقاربت حلال ہو جائے گی۔

احکام وضوء

وضو کے متعلق قرآن مجید کی یہ آیت ہے جو صراحۃً وضو پر دلالت کرتی ہے۔

یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَی الْكَعْبَیْنِ ط (سورۃ مائدہ، پ ۶، ع ۶)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے آمادہ ہو تو اپنے مُنہ اور کہنیوں سمیت ہاتھ دھو لیا کرو اور اپنے سروں اور ٹخنوں تک پاؤں کا مسح کر لیا کرو۔

- اہل سُنت والجماعت کے مشہور مترجم قرآن شاہ رفیع الدین نے اسی طرح صحیح ترجمہ کیا ہے اس آیت سے معلوم ہُوا کہ حقیقتِ وضو چار چیزیں ہیں۔

۱۔ مُنہ کا دھونا

اور اس کی حد یہ ہے کہ لمبائی میں پیشانی سے اوپر سر کے بالوں کے اُگنے سے لے کر ٹھوڑی تک چوڑائی میں انگوٹھا اور درمیانی اُنگلی جہاں تک پھیل سکے اُسے دھونا ہے۔

۲۔ دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت دھونا اور اس کی حد یہ ہے کہ کہنیوں سے لے کر ہاتھوں کی انگلیوں کے سرے تک دھویا جائے پہلے داہنے ہاتھ کو اور پھر بائیں ہاتھ کو۔

۳۔ سر کے اگلے حصّے کا مسح کرنا یعنی داہنے ہاتھ سے اس کی پہلی تری سے ہی سر کے اگلے حصّہ کا اوپر سے بالوں کے اُگنے کی جگہ تک مسح کرے۔

۴۔ دونوں پاؤں کا ٹخنوں تک مسح کرنا یعنی ہاتھوں کی پہلی تری سے ہی پاؤں کی انگلیوں کے سرے سے لے کر پشت قدم کی اُبھری ہوئی جگہ سے ہوتا ہوا پیر اور پنڈلی کے جوڑ تک مسح کرے۔

مسح رجلین

- یہ بات مسلّم ہے کہ فروع دین میں سب سے بلند مقام نماز کا ہے کیونکہ معصوم کا فرمان ہے اِنْ قُبِلَتْ قُبِلَ مَا سِوَاهَا۔ اگر نماز مقبول تو تمام اعمال قبول وَاِنْ رُدَّتْ رُدَّ مَا سِوَاهَا اور اگر نماز مردود ہوئی تو باقی تمام اعمال بھی اکارت جائیں گے اور نماز کا

انحصار وضو پر ہے پس اگر وضو خداوند عالم کے فرماتے ہوتے طریقہ کے خلاف ہُوا اور قرآن کے مطابق نہ ہُوا تو اس سے ادا کی ہوئی نماز صحیح اور مقبول نہ ہوگی اور جب نماز قبول نہ ہوتی تو سب اعمال کی ادائیگی مشقت ہی مشقت ہو کر رہ جاتے گی جس پر عامل کسی ثواب اور اجر کا مستحق نہیں ہوگا۔

- وضو میں پاؤں کے مسح کے بجاتے ان کا دھونا حکمِ خدا و عملِ رسولؐ اور طریقہ اہلِ بیت رسولؐ کے خلاف ہے یہ پیر دھونے والوں کی سراسر ضد اور ہٹ دھرمی ہے ورنہ معمولی پڑھا لکھا آدمی آیت وضو کے الفاظ و ترجمہ سے یہ معلوم کر سکتا ہے کہ خداوندِ عالم نے پیروں کے مسح کا حکم دیا ہے۔
- اس کے علاوہ مسح رجلین یعنی پیروں کے مسح کے چند دلائل ذکر کیے جاتے ہیں۔
- اسی چھٹے پارہ میں آیتِ وضو کے بعد تیمم کا ذکر ہے جس کے متعلق خداوندِ عالم ارشاد فرماتا ہے۔

فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ۔ اور تم کو پانی نہ مل سکے تو پاک خاک سے (دونوں ہاتھ خاک پر مار کر) اپنے منہ اور اپنے ہاتھوں کا مسح کر لو۔

- تیمم کے متعلق خداوند عالم کا یہ حکم وضو میں پیروں کے مسح کرنے پر دلیل قاطع ہے کیونکہ تیمم، وضو یا غسل کا قائمقام اور بدل ہے اسی واسطے وضو میں جن دو اعضاء (منہ اور دونوں ہاتھ) کے دھونے کا حکم ہے تیمم میں انہی دو اعضاء کے مسح کا حکم دیا گیا ہے اور وضو میں جن دو اعضاء (سر اور دونوں پاؤں) کے مسح کا حکم ہے ان کو تیمم میں چھوڑا گیا ہے پس اگر وضو میں پیروں کے دھونے کا حکم ہوتا تو وضو کے قائمقام تیمم میں ان کا مسح ضرور ہوتا۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ وضو میں پیروں کا مسح قرآن سے ثابت ہے۔
- عینی حنفی میں شرح بخاری باب الوضوء ص۶۵۹ مطبوعہ مصر میں رفاء بن رافع سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ کسی کی نماز صحیح نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ اپنا وضو اس طرح مکمل نہ کرے جس طرح کہ اللہ نے حکم دیا ہے۔ چاہیئے کہ اپنے منہ اور کہنیوں سمیت ہاتھوں کو دھوتے اور اپنے سر کا اور ٹخنوں تک پاؤں کا مسح کرے۔
- کنز العمال جلد ۵ ص۱۰۸ میں ابی مطر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت علیؑ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے آکر حضرت علیؑ کی خدمت میں عرض کی اَرِنِیْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ط آپ ہم کو رسولؐ اللہ کا وضو دکھائیں تو آپ نے اپنے غلام قنبر کو حکم دیا۔

وہ پانی کا کوزہ لاتے وہ لایا تو آپ نے اپنے مُنہ اور ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا اور سر اور پاؤں کا ٹخنوں تک مسح کیا۔

● تفسیر لباب التاویل معروف بہ خازن جلد ا صلاا۴ میں لکھا ہے۔

فَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ قَالَ الْوُضُوْءُ غَسْلَتَانِ وَ مَسْحَتَانِ ط عبداللہ بن عباس سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ وضو دو اعضاء کا دھونا ہے اور دو اعضاء کا مسح ہے اور اسی تفسیر خازن کے اسی صفحہ پر ہے

وَعَنِ الشَّعْبِیِّ عَامِرٍ اَنَّھُمَا قَالَ اِنَّمَا نَزَلَ جِبْرِیْلُ بِالْمَسْحِ عَلَی الرِّجْلَیْنِ اَلَا تَرٰی اَنَّ مَا کَانَ عَلَیْہِ الْغَسْلُ جُعِلَ عَلَیْہِ التَّیَمُّمُ وَمَا کَانَ عَلَیْہِ الْمَسْحُ اُھْمِلَ۔

شعبی اور عامر سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ جبرائیل پاؤں کا مسح لے کر آیا ہے کیا تو نہیں دیکھتا کہ وضو میں جن اعضاء کے دھونے کا حکم ہے تیمم میں صرف ان ہی اعضاء کے مسح کا حکم ہے اور وضو میں جن اعضاء کا مسح ہے ان کو تیمم میں چھوڑا گیا ہے یہی عبارتیں ترجمان القرآن صلا۸ و تفسیر فتح البیان ج ا صلا۹۴، تفسیر ابن کثیر ج ا صلا۲۹۹ اور تفسیر معالم التنزیل صلا۲۷ میں ہیں۔ (فلک النجاۃ)

● اور کنز العمال صلا۱۰۳ پر عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ:

اِفْتَرَضَ اللهُ غَسْلَتَيْنِ وَ مَسْحَتَيْنِ اَلَا تَرَى اَنَّهٗ ذَكَرَ التَّيَمُّمُ فَجَعَلَ مَكَانَ الْغَسْلَتَيْنِ مَسْحَتَيْنِ وَ تَرَكَ مَسْحَتَيْنِ۔

اللہ تعالیٰ نے دو اعضاء کا دھونا اور دو اعضاء کا مسح فرض کیا ہے۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ نے تیمم کا ذکر کیا ہے تو دو اعضاء کے دھونے کی جگہ پر مسح کا حکم دیا ہے اور مسح کے دونوں اعضاء چھوڑ دیئے۔

● مسند احمد بن حنبل ج ۱ ص ۹۵ پر ہے عبد اللہ بن عباس نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا میں نے رسولِ خدا کو دیکھا کہ آپ دونوں قدموں کے اوپر مسح فرمایا کرتے تھے۔

عبد اللہ بن عباسؓ کی عظمت

سیوطی نے تفسیر اتقان ج ۲ ص ۱۸۸ پر لکھا ہے جب صحابہ کے اقوال متعارض ہوں تو اگر ان میں تطبیق ممکن ہو تو فبہا ورنہ قول ابن عباسؓ کو مقدم سمجھا جائے گا۔ کیونکہ نبی کریمؐ نے ان کو ترجمان القرآن ہونے کی بشارت دی اور ان کے لیے دعا فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَعَلِّمْهُ التَّاْوِيْلَ وَ قَالَ اَعْطِهِ الْحِكْمَةَ وَ اَللّٰهُمَّ

یا اللہ اس کو دین میں فقیہ بنا۔ اس کو تاویل قرآن سکھا دے۔ اسے حکمت عطا کر اور یا اللہ اسے حکمت

عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ ط
کی تعلیم دے اور اس میں برکت عطا فرما۔

- معمولی پڑھا لکھا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ فَاغْسِلُوْا جو فعل ہے۔ اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ سے مل کر جملہ مکمل ہو گیا اور دھونے کا حکم ختم ہو گیا۔ اب واؤ عاطفہ سے دوسرا جملہ شروع ہوتا ہے جو پہلے جملہ کے غیر ہونے کی دلیل ہے پس اسی طرح وَامْسَحُوْا فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ سے مل کر دوسرا الگ جملہ ہو گیا۔ یہ پیر دھونے والوں کی زیادتی ہے جو اَرْجُلَكُمْ کو دوسرے جملے سے نکال کر پہلے جملہ میں فَاغْسِلُوْا کا معمول بناتے ہیں حالانکہ کوئی نحوی مانع نہیں ہے جو وَامْسَحُوْا کو اپنے قریب تر فعل اَرْجُلَكُمْ کا مفعول نہ بننے دے۔

- جب نحوی قاعدہ سے عطف بر محل بھی جائز ہے تو اَرْجُلَكُمْ کا عطف بِرُءُوْسِكُمْ پر جو محلاً منصوب ہے، صحیح ہے یہ اگرچہ لفظاً بائے جارہ کی وجہ سے مجرور ہے لیکن محلاً وَامْسَحُوْا کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اور قرآن مجید میں اس قسم کی آیات بکثرت موجود ہیں جیسا کہ اَنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ وَرَسُوْلُهٗ۔ (پ۱۰، ع۷) اس آیت میں رسولہ کا عطف لفظ اللہ پر محلاً ہے اگرچہ ظاہر میں لفظ اللہ کی ہ پر زبر ہے۔

اور رسولہٗ کے لام پر پیش ہے لیکن یہ چیز عطف سے مانع نہیں کیونکہ لفظ اللہ اگرچہ اَنَّ کے آنے کی وجہ سے لفظاً منصوب (زبر والا) ہے لیکن محلاً مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع (پیش والا) ہے جس پر لفظ رسولہٗ کا عطف محلاً صحیح ہے۔

- مغنی اللبیب صد ۹۴ ج میں مصنف نے بحث عطف میں عطف بر محل کی کثیر التعداد آیات قرآنیہ اور اقوال عربیہ لکھے ہیں۔
- شیعہ امامیہ کی کتب حدیث مثلاً استبصار، فروع کافی، تہذیب الاحکام اور مَنْ لَا یحضرہ الفقیہ وغیرہ اور جملہ کتب فقہ میں آئمہ اہل بیت سے پیروں کا مسح منقول ہے اور امامیہ کے نزدیک مسح واجب ہے کسی شیعہ عالم نے مسح رجلین کے متعلق اختلاف نہیں کیا مگر سنی کتب کی ورق گردانی سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے مسح کو فرض سمجھا اور کوئی پیروں کا دھونا واجب جانتا ہے اور کوئی آزاد خیال کہتا ہے کہ آدمی کو اختیار ہے چاہے پیروں کا مسح کرے یا پیروں کو دھوئے اور کوئی مفتی اس کا قائل ہے کہ قرآن نے پیروں کے مسح کا حکم دیا ہے اور سنت نے دھونے کا یہ ہیں خود ساختہ شریعت اور اپنی مرضی کے فتوے چاہے قرآن کے خلاف ہی کیوں نہ ہوں۔

- اہل سنت وضو میں ہاتھوں کو انگلیوں سے کہنیوں تک یعنی نیچے سے اوپر کو دھوتے ہیں لیکن یہ چیز قانون فطرت اور منشائے پروردگار کے خلاف ہے۔ یہاں "الی" بمعنی "مع" ہے نہ کہ انتہا کے معنی میں جیسا کہ لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ۔ ان یتیموں کے مالوں کو اپنے مالوں کے ساتھ ملا کر نہ کھاؤ۔ (النساء پ۴ ع۱)

- نیز کسی چیز کے نیچے سے اوپر کو دھونا عقل اور فطرت کے خلاف ہے۔ ہمیشہ دھونے کے قابل چیز کو اوپر سے نیچے کی طرف دھویا جاتا ہے۔

مزید سمجھانے کے لیے ہم وضو میں اعضائے مغسولہ اور اعضائے ممسوحہ کا ایک "ترازو" پیش کرتے ہیں جس سے معلوم ہو جائے گا کہ خالق کائنات نے اعضاء وضو کا دھونے اور مسح کرنے میں کیسا بہترین تناسب رکھا ہے جسے عقل سلیم ماننے کے لیے مجبور ہے چہرہ کے دھونے کے مقابلہ میں سر کا مسح اور ہاتھوں کے دھونے کے مقابلہ میں پیروں کا مسح مقرر فرمایا ہے۔

وضو کا ترازو
قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی
فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ
(مرافق - کہنی)
(کعبین - پیر کی ابھری ہوئی ہڈی)
عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍؓ
غَسْلَتَان
غسل
الوضوء
و
مسح
مَسْحَتَان
وجه
چہرہ
ید
ہاتھ
رأس
سر کا بالائی حصہ
رجل
پیر
یمین
داہنا
یسار
بایاں
یمین
داہنا
یسار
بایاں
(وُضو مطابق قرآن)
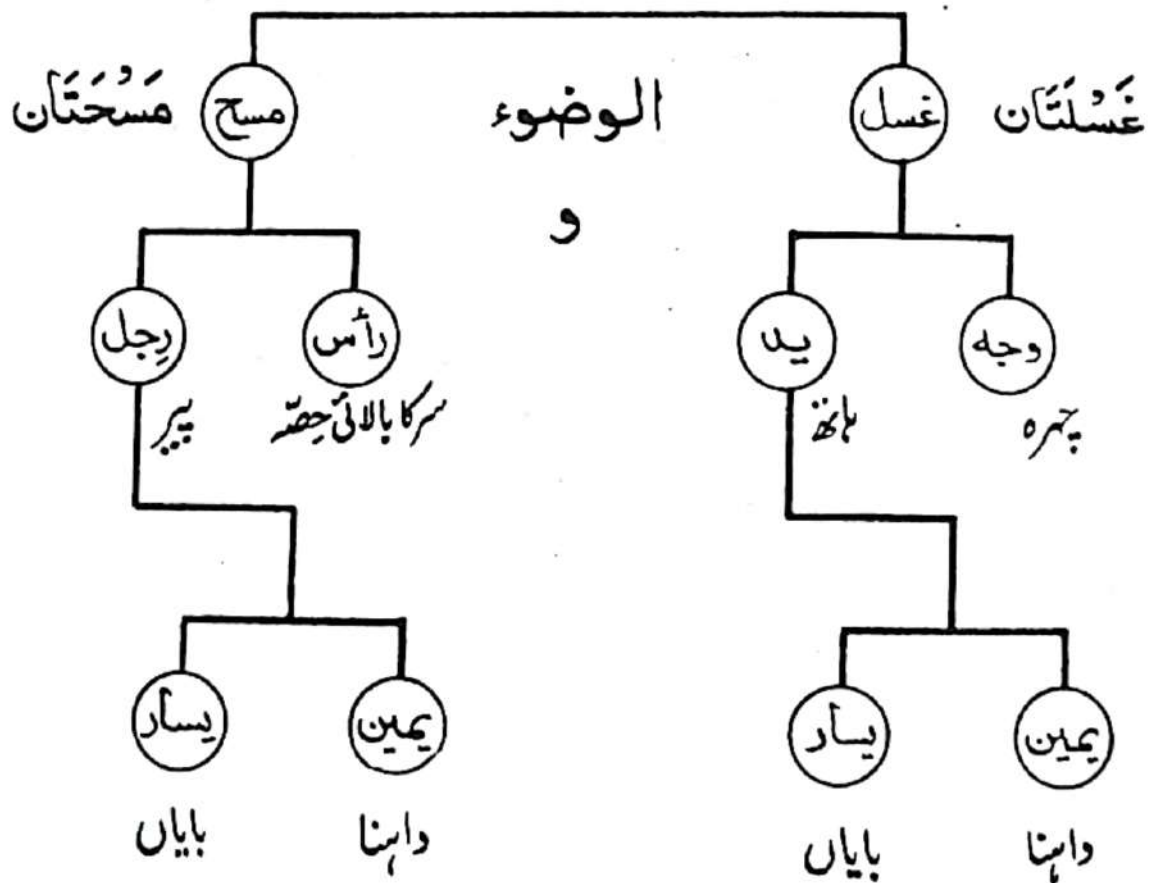
شرائط وضو

شرائط وضو تیرہ ہیں :

۱۔ جس پانی سے وضو کر رہا ہو وہ پاک ہو۔

۲۔ آب مطلق ہو مضاف نہ ہو۔

۳۔ وضو کا پانی اور جس جگہ وضو کر رہا ہو وہ مباح ہو یعنی غصبی نہ ہو۔

۴۔ جس برتن سے وضو کر رہا ہو وہ مباح ہو۔

۵۔ وضو کا برتن سونے یا چاندی کا نہ ہو۔

۶۔ اعضاء وضو پاک ہوں۔

۷۔ اتنا وقت نماز میں باقی ہو کہ وضو کر کے نماز پڑھ سکے۔

۸۔ نیت، اور اس میں ضروری ہے کہ قربتہً الی اللہ وضو کرنے کا دل میں قصد ہو یعنی خدا کی اطاعت اور خوشنودی کے لیے۔

۹۔ ترتیب یعنی پہلے منہ، پھر دائیں ہاتھ کو، پھر بائیں ہاتھ کو دھوئے پھر سر کا مسح اس کے بعد دایاں پاؤں اور پھر آخر میں بائیں پیر کا مسح کرے۔

۱۰۔ موالات یعنی اعضاء وضو کو یکے بعد دیگرے دھوئے اور مسح کرے۔ بایں طور کہ ایک عضو کے دھلنے یا مسح کرنے کے بعد دوسرے

عضو کے دھونے یا مسح کرنے میں اتنی دیر یا اتنا فصل نہ ہو کہ سابق دُھلا ہوا یا مسح کیا ہوا عضو سوکھ جاتے۔ عروۃ الوثقیٰ

۱۱۔ وضو انسان خود بجا لائے۔

۱۲۔ پانی کے استعمال سے کوئی ضرر نہ ہو۔

۱۳۔ اعضائے وضو تک پانی پہنچنے سے کوئی چیز مانع نہ ہو اور "جبیرہ" کا حکم علیحدہ ہے۔

- وضو کے درمیان معمولی چلنے سے وضو باطل نہیں ہوتا۔ اگر کوئی ہاتھ دھو لینے کے بعد چند قدم چل کر سر یا پاؤں کا مسح کرے۔ تو وضو صحیح ہوگا۔
- بوقتِ وضو حسبِ ترتیب ان دعاؤں کا پڑھنا مستحب ہے۔
- جب پانی پر نگاہ کرے تو یہ دُعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَآءَ طَهُوْرًا وَّلَمْ یَجْعَلْهُ نَجِسًا۔

- وضو شروع کرنے سے پہلے ہاتھ دھونے کے وقت یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ط

کُلّی کرتے وقت پڑھے:

اَللّٰهُمَّ لَقِّنِیْ حُجَّتِیْ یَوْمَ اَلْقَاكَ وَاَطْلِقْ لِسَانِیْ بِذِكْرِكَ ط

ناک میں پانی ڈالتے وقت :

اَللّٰهُمَّ لَا تُحَرِّمْ عَلَيَّ رِيْحَ الْجَنَّةِ وَاجْعَلْنِيْ مِمَّنْ يَّشُمُّ رِيْحَهَا وَرَوْحَهَا وَطِيْبَهَا۔

مُنہ دھوتے وقت :

اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَسْوَدُّ فِيْهِ الْوُجُوْهُ وَلَا تُسَوِّدْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَبْيَضُّ فِيْهِ الْوُجُوْهُ۔

دایاں ہاتھ دھونے کے وقت :

اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِيَمِيْنِيْ وَالْخُلْدَ فِي الْجِنَانِ بِيَسَارِيْ وَحَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا ط

بایاں ہاتھ دھونے کے وقت :

اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِشِمَالِيْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِيْ وَلَا تَجْعَلْهَا مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِيْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُّقَطَّعَاتِ النِّيْرَانِ

سر کا مسح کرتے وقت پڑھے :

اَللّٰهُمَّ غَشِّنِيْ بِرَحْمَتِكَ وَبَرَكَاتِكَ۔

ہر دو پاؤں کا مسح کرتے وقت پڑھے :

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنِيْ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ فِيْهِ الْاَقْدَامُ وَاجْعَلْ

سَعْیِیْ فِیْمَا یُرْضِیْكَ عَنِّیْ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط

احکام جبیرہ

جبیرہ سے مراد وہ لکڑی ہے جو ٹوٹے ہوتے اعضاء پر باندھی جاتی ہے یا پٹی یا کوئی دوسری دوا اور مرہم میں سے کوئی چیز اعضاتے وضو وغیرہ کے زخم وغیرہ پر بندھی یا لگی ہوا اور بغیر مشقت کے اس کا جدا کرنا یا باوجود اس کے لگے رہنے کے اصلی مقام تک پانی پہنچانا ممکن نہ ہو یا پانی اس جگہ نقصان کرتا ہو تو اِدھر اُدھر کے مقام کو جن کا دھونا ممکن ہو ان کو موافق معمول دھو کر پٹی یا دوا وغیرہ پر بشرطیکہ وہ پاک ہوں پانی سے مسح کرنا واجب ہے اور اگر یہ چیزیں نجس ہوں تو واجب ہے کہ دوسرا کپڑا رکھ کر اس پر مسح کرے اور ایسی صورتوں میں بنا بر احتیاط تیمم بھی کرے۔ غسل و تیمم میں بھی جبیرہ کے یہی احکام جاری ہوں گے۔ آشوب چشم کی صورت میں اگر آنکھ کو اُوپر سے دھونا مضر ہو تو تیمم کرے اور اگر آنکھ کے اردگرد کا حصہ دھونا ناممکن ہو تو احتیاطاً جبیرہ والے وضو اور تیمم کو جمع کرے ہاں اگر کوئی چیز حائل ہو مثلاً آنکھ پر دوائی لگی ہوتی ہو اور اس کو دُور کرنا مضر ہو تو جبیرہ کا حکم متعین ہے اور اگر اعضاتے وضو یا غسل میں جبیرہ کے علاوہ کوئی شے حائل ہو جیسے تارکول وغیرہ جس کا دُور کرنا ناممکن ہو تو اس پر مسح کر لینا کافی ہے۔ جو نمازیں

جبیرہ کی حالت میں پڑھی ہیں۔ ان کی قضا لازم نہیں ہے۔

مُستحبّاتِ وضو

مستحبّاتِ وضو تیرہ ہیں:

۱۔ وضو کے پانی کے برتن کو اگر مثل طشت کے ہے تو داہنی طرف رکھنا اور اگر مثل لوٹے کے ہو تو بائیں جانب رکھنا۔

۲۔ وضو سے قبل مسواک کرنا۔

۳۔ وضو کرتے وقت منہ قبلہ کی طرف کرنا۔

۴۔ اوّل ہاتھ پہنچوں تک دھونا۔

۵۔ بسم اللہ کہنا۔

۶۔ وضو کرتے وقت مذکورہ دعاؤں کا پڑھنا۔

۷۔ تین مرتبہ کلی کرنا اور پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا۔

۸۔ ہر عضو پر پانی ڈالنے کے لیے چلّو داہنے ہاتھ میں لینا یہاں تک کہ اس سے بائیں ہاتھ میں لے کر داہنے ہاتھ کا دھونا۔

۹۔ ہر عضو کے لیے اوپر کے حصّہ پر پانی ڈالنا مستحب ہے۔ لیکن دھونا تمام اعضا میں اوپر کی طرف سے واجب ہے۔

۱۰۔ ہاتھ دھونے میں مرد کے لیے پہلی مرتبہ کہنی کی پشت سے ابتدا

کرنا اور دوسری مرتبہ کہنی کے اندر کی طرف سے شروع کرنا اور عورت کے لیے اس کے برعکس۔

۱۱۔ انگشتری کو حرکت دے کر پانی پہنچانا۔

۱۲۔ وضو کرنے کی حالت میں سورہ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ پڑھنا۔

۱۳۔ بعد از وضو آیۃ الکرسی پڑھنا۔

وضو کا مفصّل طریقہ

● اگر انسان پیشاب سے فارغ ہو تو بعد از استنجا ریا نیند سے بیدار ہو تو پہلے پہل ایک دفعہ اپنے دونوں ہاتھوں کو پہنچوں سمیت دھو لے اور پاخانہ کے بعد (بعد استنجاء) ہاتھوں کو پہنچے سمیت دو دفعہ دھوئے، تین دفعہ کلی کرے اور تین دفعہ ناک میں پانی ڈالے اس کے بعد نیت کرے وضو کرتا / کرتی ہوں واسطے رفع ہونے حدث کے مباح ہونے عبادت کے واجب[1] قربۃً الی اللہ (یہ قصد دل میں کرے) زبان پر لانے کی ضرورت نہیں ہے۔ منہ کو لمبائی میں بالوں کے اُگنے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی تک اُوپر سے نیچے اور چوڑائی میں جتنی جگہ پر انگوٹھا اور درمیانی اُنگلی پھیل

---

[1] اگر وضو واجب امر کی ادائیگی کیلئے ہو تو واجب کی نیت کرے اور اگر مستحب امر کے لیے ہو تو مستحب کی نیت کرے اور اگر صرف قربت کی نیت کرے تو دونوں امروں کے لیے کافی ہے۔

جاتے بلکہ کچھ اس سے زیادہ دھوتے۔ پھر داہنے ہاتھ کو کہنی سے لے کر انگلیوں کے سرے تک اور پھر اسی طرح بائیں ہاتھ کو دھوئے پھر اسی تری سے سر کے اگلے چوتھائی حصّہ کا اُوپر سے نیچے بالوں کے اُگنے کی جگہ تک داہنے ہاتھ کی تین انگلیوں سے مسح کرے پھر اسی تری کو پہلے داہنے ہاتھ سے داہنے پاؤں کی انگلیوں کے سرے سے لے کر پیر اور پنڈلی کے جوڑ تک مسح کرے۔ پھر اسی طرح بائیں ہاتھ سے بائیں پیر کا مسح کرے۔

منہ اور ہاتھوں کو ایک دفعہ دھونا واجب اور دوسری دفعہ دھونا مستحب لیکن تیسری دفعہ یا اس سے زائد دھونا حرام ہے۔ خوئی۔

اور یہ کہ کون سا دھونا پہلا دوسرا یا تیسرا ہے دھونے والے کے قصد سے متعلق ہے پس اگر مثلاً دس مرتبہ منہ پر پانی ڈالتا رہے لیکن قصد یہ ہو کہ یہ سب ایک دفعہ ہے اور اس کے بعد ہاتھ پھیر لے گا تو وہ ایک مرتبہ شمار ہوگا اور اگر تین مرتبہ دھونے کے قصد سے تین مرتبہ پانی ڈالے تو تیسری دفعہ دھونا حرام ہوگا۔ خوئی۔

بایاں ہاتھ دھونے کے بعد جو تری ہاتھوں پر رہ جاتے اس سے سر اور پاؤں کا مسح کرے اگر نئے پانی سے مسح کیا تو وضو باطل ہو جاتے گا اور اگر وہ تری خشک ہو جاتے تو اعضاء وضو سے تری لے لی جاتے۔

پہلے داہنے پاؤں کا مسح کرے پھر بائیں پاؤں کا یا دونوں پاؤں کا

مسح بیک وقت اکٹھا کرے بہر حال مسح میں بائیں پیر کو دائیں پر مقدم نہ کرے ورنہ وضو باطل ہو جائے گا۔

اگر منہ دھوتے وقت کچھ تری پیشانی کے بالوں سے لگ جاتے تو سر کا مسح کرتے وقت ہاتھ کو ان بالوں تک نہ پہنچائے اگر اس وقت بالوں والی تری انگلیوں سے لگ گئی تو ان انگلیوں سے پاؤں کا مسح نہ کرے بلکہ ہتھیلی سے کرے۔ سر کا مسح کرتے وقت ماتھے کی تری ہاتھ کو اور ہاتھ کی تری ماتھے کو نہ لگے ورنہ پاؤں کا مسح صرف ہتھیلیوں سے کرے پورے ہاتھوں سے نہیں۔

مکروہاتِ وضو

مکروہاتِ وضو نو ہیں:

۱۔ افعال وضو میں دوسرے شخص سے مدد لینا۔

۲۔ اس پانی سے وضو کرنا جو سورج کی گرمی سے گرم ہو گیا ہو۔

۳۔ بدبودار پانی سے وضو کرنا۔

۴۔ کنوئیں کے پانی سے کسی چیز کے گرنے پہ قبل اس کے کہ مقدار مقررہ پانی کی کھینچی جائے وضو کرنا بشرطیکہ نجاست سے متغیر نہ ہُوا ہو۔

۵۔ اس آبِ قلیل سے وضو کرنا جس میں سانپ بچھو چھپکلی گر جائے۔
۶۔ گھوڑا، خچر، گدھا وغیرہ کے جوٹھے پانی سے وضو کرنا۔
۷۔ مقامِ استنجاء پر وضو کرنا۔
۸۔ دامن آستین رومال وغیرہ سے وضو کے بعد اس کا پانی خشک کرنا
۹۔ اس برتن سے وضو کرنا جس پر کسی حیوان کی صورت نقش ہو۔

مبطلاتِ وضو

مبطلاتِ وضو گیارہ ہیں اور یہی نواقض کہلاتے ہیں۔

۱۔ پیشاب ۲۔ پاخانہ
۳۔ مقامِ پیشاب سے مشتبہ رطوبت کا خارج ہونا اگر استبراء نہ کیا ہو۔
۴۔ نیند جو آنکھ اور کان پر غالب آجاتے۔
۵۔ ریح کا مقامِ خاص سے خارج ہونا۔
۶۔ بے ہوشی و مستی و جنون کہ جن سے عقل زائل ہو جاتے۔
۷۔ حیض ۸۔ استحاضہ
۹۔ نفاس ۱۰۔ مسِ میت
۱۱۔ جنابت۔ لیکن اس صورت میں صرف غسل لازم ہے۔

حیض، استحاضہ، نفاس، مس میت کے بعد نماز کے لیے وضو اور غسل کرنا دونوں لازم ہیں اور جنابت کے بعد صرف غسل کی ضرورت ہے وضو کرنا جائز نہیں ہے۔

ناخن پالش کی موجودگی میں غسل اور وضو صحیح نہ ہوگا کیونکہ ناخن کے اوپر یہ ایک علیحدہ سا پردہ ہوتا ہے جو ناخن تک پانی پہنچنے سے مانع ہے مہندی جسم کا حصہ بن جاتی ہے لہٰذا حرج نہ دے گی۔

مسائلِ متفرقہ وضو

- اعضاء وضو پر چکناہٹ نہ ہو جو پانی جسم تک پہنچنے سے مانع ہو ورنہ وضو باطل ہوگا۔
- مسح سے پہلے اعضاء مسح (سر، پاؤں) خشک ہوں اگر مسح کرنے کی جگہ زیادہ تر ہو تو پہلے خشک کر لی جائے اور اگر معمولی رطوبت ہو جس پر مسح کی رطوبت غالب آجائے تو کوئی حرج نہیں۔
- کھانے، پینے، سونے یا جماع کے لیے آدمی جو وضو کرے گا وہ وضو مستحب ہے۔ رفع حدث کی نیّت اس میں نہ کرے بلکہ محض قربۃً الی اللہ کی نیت کرے۔
- مسح کرتے وقت ہاتھ حرکت کرے اور سَر، پاؤں ساکن رہیں اور

اگر ہاتھ کو ساکن رکھے اور سر، پاؤں کو حرکت دے یعنی ماسح کو ممسوح کر دے تو وضو باطل ہے۔

- جب شک ہو کہ میرا وضو باطل ہے یا نہ تو اپنے آپ کو باوضو سمجھے
- اگر نماز کے وسط میں شک ہو کہ وضو کیا تھا یا نہ تو وہ نماز باطل ہے چھوڑ کر وضو کر کے دوبارہ پڑھے۔
- اگر نماز پڑھ لینے کے بعد شک ہو کہ وضو کیا تھا یا نہ تو پڑھی ہوئی نماز صحیح ہے اور آئندہ نماز کے لیے دوبارہ وضو کرے۔
- جب حدث کے واقع ہونے کا یقین ہو اور وضو میں شک ہو تو دوبارہ وضو کرے گا۔ اسی طرح اگر حدث اور وضو کا یقین ہو مگر متقدم اور متاخر میں شک ہو تو بھی دوبارہ وضو کرے۔
- نماز۔ طواف واجب۔ حروفِ قرآن۔ اسماء الٰہی اور بنا بر احتیاط معصومینؑ کے اسماء چھونے کے لیے وضو لازم ہے۔
- اعضاءِ وضو سے وضو کے پانی کو پونچھنا مکروہ ہے۔

جس شخص کا عارضہ کی وجہ سے پیشاب یا پاخانہ ہر وقت نکلتا رہتا ہو وہ اچھی طرح روئی وغیرہ رکھ کر لنگوٹا کس لے تاکہ دوسرے لباس تک نجاست سرایت نہ کرے۔ سلسل البول والے کے لیے فریج لیدر یا پلاسٹک کا لفافہ زیادہ موزوں رہے گا اور پھر وضو کر کے

نماز پڑھ لے۔

- مستحبی نمازوں کے لیے اگرچہ وضو واجب نہیں ہے لیکن صحت نماز کی شرط ہے۔
- وضو تجدیدی، وضو ہونے کے باوجود نیا وضو کرنا ہے یہ مستحب ہے روایت میں ہے جو حدث کے بغیر تجدید وضو کر لے۔ خدا استغفار کے بغیر اس کی توبہ قبول کرے گا۔

احکامِ تیمّم

تیمّم کا ذکر قرآن مجید میں دو جگہ پر ہے۔ پہلا حکم سورہ نساء پ۵ ع۲ اور دوسرا حکم بعینہ سورہ مائدہ پ۶ ع۶ آیت وضو کے ساتھ ہے اور تیمّم، وضو یا غسل کا قائمقام اور بدل ہوتا ہے۔

موجباتِ تیمّم

یعنی وہ چیزیں جن کی وجہ سے تیمّم کرنا پڑتا ہے اور وہ کل آٹھ ہیں۔

۱۔ وضو یا غسل کے لیے جتنی مقدار پانی کی ضرورت ہے اتنی مقدار پانی موجود نہ ہو۔

۲۔ پانی مل سکتا ہو مگر کسی مجبوری جیسے خوفِ جان تلف مال اور آبرو

جانے کی وجہ سے پانی تک پہنچنا مشکل ہو۔

۳۔ کسی بیماری کی وجہ سے پانی کا استعمال ضرر دیتا ہو۔

۴۔ اتنا پانی پاس ہو کہ اگر اس سے وضو یا غسل کر لیا گیا تو پیاس کا خطرہ ہوگا۔

۵۔ صرف اس قدر پانی موجود ہو جس سے صرف نجس کپڑا یا نجس بدن ہی پاک کر سکتا ہو۔

۶۔ پانی یا اس کا برتن غصبی ہو۔

۷۔ نماز کا وقت اتنا تنگ ہو کہ اگر وضو یا غسل کرے تو ساری نماز یا بعض نماز وقت ختم ہونے کے بعد پڑھنا پڑے گی۔ تو فوراً تیمم کر کے نماز ادا کرے۔

۸۔ پانی اتنی قیمت پر ملتا ہو جس کو برداشت نہ کر سکتا ہو اگر قیمت برداشت کر سکتا ہو تو خرید کر وضو یا غسل کرنا واجب ہے۔

اشیاء تیمم

۱۔ خاک خالص
۲۔ پتھر
۳۔ ریت
۴۔ گچ کا پتھر جب پکایا نہ گیا ہو

احوط یہ ہے کہ خالص خاک پر تیمم کیا جائے اور اگر خالص مٹی نہ ل

سکے تو علی الترتیب دوسری چیزوں پر تیمم کرنا صحیح ہے۔

۵۔ اگر مذکورہ چیزیں نہ ملیں تو فرش اور لباس کو جھاڑ کر مٹی کو جمع کر کے اس پر تیمم کیا جائے۔

۶۔ گیلی مٹی بشرطیکہ اس کا خشک کرنا ممکن ہو۔ ان تمام مذکورہ چیزوں میں شرط ہے کہ پاک ہوں اور تمام چیزوں میں سے کوئی چیز بھی نہ مل سکے تو اس وقت نماز واجب نہیں لیکن بعد میں قضا پڑھنا ہوگی۔

تیمّم کا مفصّل طریقہ

- ہاتھ سے انگشتری وغیرہ کے اُتارنے کے بعد نیت کرے کہ تیمم کرتا/کرتی ہوں۔ بدلے وضو یا غسل کے۔ قربۃً الی اللہ، ساتھ ہی دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا مٹی پر مارے پھر ہتھیلیوں کو جھاڑے، اس کے بعد دونوں ہتھیلیوں کو عرض میں اکٹھا کر کے پیشانی کے بال اُگنے کی جگہ سے تمام پیشانی پر رکھے اور ناک کے بلند سرے سے نیچے کی طرف اس طرح کھینچے کہ تمام پیشانی دونوں طرف سے اور دونوں ابروئیں نیچے آجائیں اور ان کا پوری طرح مسح ہوجائے پھر بائیں ہتھیلی کو دائیں ہاتھ کی پشت پر ہاتھ کے جوڑ

سے لے کر انگلیوں کے سرے تک کھینچے اور پھر اسی طرح دائیں ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پشت پر کھینچے۔

- اگر تیمّم غسل کے بدلے ہو تو صرف پیشانی کے لیے ایک دفعہ دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارے اور اسی طریقہ سے صرف پیشانی کا مسح کرے اور دوبارہ ہاتھوں کو زمین پر مارے اور اسی مذکورہ طریقہ سے ہتھیلیوں کی پُشت کا مسح کرے اور احتیاط یہ ہے کہ تیمّم چاہے وضو کے بدلے ہو یا غسل کے اس طرح بجالاتے کہ ایک مرتبہ ہاتھوں کو زمین پر مارے اور ان سے پیشانی اور دونوں ہتھیلیوں کی پُشت کا مسح کرے اور دوسری مرتبہ پھر ہاتھوں کو زمین پر مارے اور صرف ہاتھوں کی پُشت کا مسح کرے۔ (گلپائیگانی)
- غسل یا وضو دونوں کے بدلے تیمّم یک ضربی ہے دو ضربی مستحب ہے۔ (خوئی)
- احتیاط مستحب غسل و وضو میں دو ضربی ہے۔ پہلی مرتبہ پیشانی و ہاتھوں کا مسح دوسری مرتبہ زمین پر ہاتھ مار کر صرف ہاتھوں کا مسح۔ (مرعشی)
- وضو کے لیے تیمّم یک ضربی اور غسل کے لیے بنا بر احتیاط واجب پھر ہاتھ زمین پر مار کر ہاتھوں کا مسح کرے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ تیمّم بدل وضو یا غسل میں پہلی دفعہ ہاتھ زمین پر مار کر پیشانی

اور ہاتھوں کا مسح کرے۔ (اثنا عشریہ)

- تیمم بدل غسل و وضو کا کوئی فرق نہیں دونوں یک ضربی ہیں (خمینی)
- تیمم میں ترتیب واجب ہے۔
- جو چیزیں مبطل وضو ہیں وہی تیمم بدل وضو کی بھی مبطل ہیں اور ان کے علاوہ پانی کا مل جانا اور اس کے استعمال پر قدرت رکھنا بھی تیمم کو باطل کر دیتا ہے۔

مسائل متفرقہ

- اگر نماز شروع کرنے سے پہلے پانی مل جائے اور استعمال کی قدرت بھی ہو تو وضو کرنا واجب ہے۔
- اگر تیمم سے نماز شروع کر دی اور اثناء نماز پانی مل گیا۔ اگر پہلی رکعت کے رکوع تک نہیں پہنچا تو نماز کو قطع کر کے وضو کرے۔ اور دوبارہ نماز پڑھے اور اگر رکوع کے بعد پانی ملا۔ تو اس نماز کو پورا کرے گا۔ وہی نماز صحیح ہے اور دوسری نماز کے لیے وضو کرنا ضروری ہے۔
- وقت نماز سے پہلے تیمم کرنا جائز نہیں ہے۔

قبلہ

قطبی ستارہ کو دائیں کندھے پر رکھنے سے مغرب کی طرف سیدھا منہ ہوجاتا ہے یہ سمتِ قبلہ نہیں۔ تحقیقاتِ جدیدہ میں قبلہ نما کی رُو سے لاہور کا قبلہ مغرب سے قریباً ۲۷ درجے اور کراچی اور حیدر آباد کا نقطۂ مغرب سے ۱۸ درجے جنوب کی طرف ہے یہ جغرافیائی تحقیق بالکل صحیح ہے۔

قبلہ وہ مقام ہے جہاں خانۂ خدا واقع ہے۔ تہہ زمین سے انتہائے آسمان تک ہے۔

پانچ مقامات پر قبلہ رو ہونا واجب ہے۔

۱۔ نماز کے وقت۔

۲۔ حالتِ احتضار (جانکندنی) کے وقت۔

۳۔ نماز جنازہ پڑھنے کے وقت (میّت کا سر) پیش نماز کے داہنی طرف اور پیر بائیں طرف ہونے چاہئیں۔

۴۔ میّت کا قبر میں رو بقبلہ کرنا (داہنی کروٹ)

۵۔ ذبیحہ کا وقت ذبح اور احتیاطاً ذبح کرنے والے کا بھی۔

٭۔ ۸ مئی اور ۱۷، ۱۸ جولائی ۲ بجکر ۲۵ منٹ پر زمین میں جو لکڑی گاڑی جائے گی۔ اس کے سایہ پر کھڑے ہوکر لکڑی کی طرف مُنہ بالکل قبلہ کی طرف ہوگا۔

- غسل کے وقت میّت کا قبلہ رو کرنا مستحب ہے۔ شرائع الاسلام۔ العروۃ الوثقیٰ۔
- بول و براز کے وقت قبلہ رُو اور پُشت بقبلہ بیٹھنا حرام ہے۔ استنجاء اور استبرآ کے وقت بھی رو بقبلہ اور پُشت بقبلہ نہ ہونا احوط ہے۔
- جماع کرنے اور پاتجامہ پہننے کے وقت اور ہر کام جو منافی تعظیم قبلہ ہو استقبال قبلہ مکروہ ہے۔

اذان اور اقامت

پنجگانہ نمازوں کے لیے نمازوں سے پہلے اذان اور اقامت مستحب ہے لیکن دوسری نمازوں (عیدین و جنازہ) کے لیے صرف تین مرتبہ اَلصَّلٰوۃُ ط کہنا مستحب ہے۔

اذان کا طریقہ

- پہلے چار مرتبہ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط
- پھر دو مرتبہ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط
- پھر دو مرتبہ۔ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

- پھر دو مرتبہ۔ اَشْهَدُ اَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِمَامَ الْمُتَّقِيْنَ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ / حُجَّةُ اللّٰهِ وَصِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَخَلِيْفَتُهٗ بِلَا فَصْلٍ[1]
- پھر دو مرتبہ۔ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ
- پھر دو مرتبہ۔ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ
- پھر دو مرتبہ۔ حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَلِ
- پھر دو مرتبہ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
- پھر دو مرتبہ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
- مستحب یہ ہے کہ اذان ختم ہونے پر موذن اور ہر آدمی جو اذان سُنے یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ قَلْبِيْ بَارًّا وَّعَمَلِيْ سَارًّا وَّعَيْشِيْ قَارًّا وَّرِزْقِيْ دَارًّا وَّاَوْلَادِيْ اَبْرَارًا وَّاجْعَلْ لِيْ عِنْدَ قَبْرِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ مُسْتَقَرًّا وَّقَرَارًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

جب نماز کے لیے تیار ہو تو اقامت کہے۔ اقامت سُنّت موکدہ ہے۔

[1] شہادت ولایت بجائے خود واجب ہے اور جزو ایمان ہے لیکن اذان و اقامت میں قصد جزئیت نہ کرے۔

اسے ترک نہ کرنا چاہیئے۔

- اذان اور اقامت کے درمیان ایک لمحہ توقف کرے۔

اقامت کا طریقہ

پہلے دو مرتبہ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط

پھر دو مرتبہ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ ط

پھر دو مرتبہ۔ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

پھر دو مرتبہ بہ نیّت قربت اَشْھَدُ اَنَّ عَلِیًّا وَّلِیُّ اللّٰہِ ط

پھر دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط

پھر دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط

پھر دو مرتبہ حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ ط

پھر دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃِ ط

پھر دو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط

پھر ایک مرتبہ۔ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ ط

مسائلِ اذان و اقامت

- بدن کو آرام سے رکھنا، باوضو ہونا، رو بقبلہ ہونا، اذان میں انگلیوں

کو کانوں میں رکھنا۔ اذان کو باآواز بلند ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا۔ ان کے جملوں میں فاصلہ کرنا، دورانِ اذان باتیں نہ کرنا، کھڑے ہو کر اذان کہنا۔ یہ مستحباتِ اذان ہیں۔

- اقامت کے بعد کوئی بات کرنا جائز نہیں۔ ہاں صفوں کو سیدھا کرنے کے متعلق بات کا مضائقہ نہیں۔ تمام اقامت کھڑا ہو کر روانی سے پڑھے۔
- اگر کسی کے پہنچنے سے پہلے نماز جماعت ختم ہو چکی ہو اور ابھی جماعت کی صفیں متفرق نہ ہوتی ہوں تو بغیر اذان و اقامت کے نماز شروع کر سکتا ہے۔
- اگر اذان اور اقامت ایسی آواز اور طرز سے دی جائے جو آواز اور طرز مجالس فسق ولہو کے ساتھ خاص ہے جیسے غنا کہا جاتا ہے وہ حرام ہے اور اگر ایسی طرز نہ ہو لیکن پھر بھی گلے میں معمولی سا اُتار چڑھاؤ ہو تو بھی مکروہ ہے۔
- مستحب ہے کہ جب بچہ پیدا ہو تو پہلے دن اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے۔
- اذان کی اُجرت لینی جائز نہیں اگر بقصد اخذ اُجرت اذان کہی جائے تو وہ اذان باطل ہو گی۔

حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ

● شیعہ، سُنی کتب احادیث کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ "حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ" عہدِ رسالت سے برابر جاری رہا ہے جیسا کہ کتاب تہذیب الاحکام للشیخ محمد بن الحسن بن علی الطوسی صفہ ۱۵ جلد 1 میں ہے کہ پیغمبرِ خدا نے بلالؓ کو حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ کہنے کا حکم دیا اور بلالؓ اس کلمہ کو پیغمبرِ خدا کے انتقال تک ہمیشہ اذان میں کہتے رہے۔ وفاتِ پیغمبرؐ کے بعد تو بلالؓ نے مسجد میں اذان کہنا ہی چھوڑ دی۔

● سفینۃ البحار شیخ عباس قمی جلد اوّل صفہ ۱۶ امام محمد باقرؑ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ حیّ علیٰ خیر العمل پیغمبرؐ خدا کے زمانے میں اذان و اقامت میں پڑھا جاتا تھا۔ اسی طرح حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی خلافت کے شروع میں لوگ پڑھا کرتے تھے پھر حضرت عمر نے اذان و اقامت سے اس کلمہ کے ختم کرنے کا حکم دیا۔

● کبریتِ احمر بر حاشیہ لوا قیت و جواہر طبع مصر مؤلّفہ شیرانی جلد ا صفہ ۲ میں ہے کہ پیغمبرِ خدا نے جس روز خندق کھودی گئی تھی اس کلمہ کا حکم دیا تھا۔

● کتاب روضۃ الصفا میں اعلام الوریٰ اور ربیع الابرار سے نقل کیا گیا کہ بلالؓ نے غدیرِ خم کے موقع پر حیّ علیٰ خیر العمل کہا تو لوگ اس مقام پر جمع ہوگئے۔

محبان علیؑ وصحابہ کرام نے بڑے جوش وخروش سے اس کلمہ کا پرچار کیا جس سے ہر کوئی سمجھ گیا کہ خیر العمل (بہترین عمل) ولایتِ علیؑ ابن ابی طالب ہے۔ مطلب یہ کہ یہ کلمہ عہدِ رسالت میں باقاعدہ جاری رہا۔ لیکن بعد میں حضرت عمر نے اس کلمہ کو اذان واقامت سے ختم کرا دیا جس طرح کہ اہل سنت کی کتب میں لکھا ہے۔ جیسے شرح تجرید علامہ قوشجی اور شرح مقاصد علامہ تفتازانی کتب اہل سنت میں منقول ہے کہ حضرت عمر نے کہا:

ثَلَاثٌ کُنَّ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَنَا اَنْھٰی عَنْھُنَّ وَاُحَرِّمُھُنَّ وَاُعَاقِبُ عَلَیْھِنَّ وَھِیَ مُتْعَۃُ النِّسَآءِ وَمُتْعَۃُ الْحَجِّ وَحَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ ط

تین چیزیں جو رسولؐ خدا کے زمانہ میں تھیں۔ میں ان سے منع کرتا ہوں اور ان کو حرام کرتا ہوں اور ان پر سزا دوں گا اور وہ متعۃ النساء۔ متعۃ الحج اور حَیَّ عَلٰی خیر العمل کہنا ہے۔

● حضرت عمر کے اس قول سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حیّ علیٰ خیر العمل عہدِ رسالتؐ میں تھا۔ بظاہر حیّ علیٰ خیر العمل کو ختم کرنے کا سبب یہی معلوم ہوتا ہے کہ جب غدیر خم میں اس کا عام اعلان کیا گیا اور بتایا گیا کہ خیر العمل (بہترین عمل) ولایتِ علی ابن طالب ہے تو حضرت عمر کو یہ بات پسند نہ آئی اور اس نے پیغمبر صلعم کے انتقال کے بعد اسے بند کرا دیا تاکہ کسی کو حیّ علیٰ خیر العمل کا موسم بہار یاد نہ آجائے۔

● جس طرح کہ سفینۃ البحار ص۱۹ جلد اوّل میں امام علیؑ رضا نے حیّ علیٰ خیر العمل کے بند کیے جانے کی علّت باطنی بھی ذکر فرمائی ہے کہ خیر العمل ولایتِ علیؑ ابن ابی طالب ہے۔ اس کلمہ کے بند کرانے والے کا مقصد یہ تھا کہ اس کلمہ کی وجہ سے لوگوں کو ولایتِ علیؑ ابن ابی طالب پر آمادہ کرنے اور ان کو ولایت کی طرف دعوت دینے اور اس کا موسم بہار یاد دلانے کی نوبت ہی نہ آتے۔

● افسوس ایسے لوگوں پر جنھوں نے شریعت نبویّہ میں تصرّف کر کے شریعت کا حلیہ بگاڑ دیا اور پیغمبرِ اسلام کی فرمودہ اذان سے حیّ علیٰ خیر العمل کو بند کر کے اس میں اپنی پسند پر ایک مہمل سا فقرہ داخل کرا دیا۔ جس میں نماز اور نیند کا فضول تقابل کرایا۔ جس طرح کہ موطّا امام مالک مطبع مجتبائی دہلی ص۲۶ میں مالک سے مروی ہے کہ اسے خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر سوتے ہوتے تھے اور مؤذن صبح کے وقت حضرت عمر کو نماز کی اطلاع دینے کے لیے آیا اور کہا اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ط (نماز نیند سے بہتر ہے) اس وقت حضرت عمر نے حکم دیا کہ اسے صبح کی اذان میں کہہ دیا کرو۔

فضائل اذان و اقامت

● جناب امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جب تو اذان اور اقامت کہے تو تیرے پیچھے ملائکہ کی دو صفیں نماز پڑھیں گی اور اگر صرف اقامت کہے تو تیرے پیچھے ملائکہ کی صرف ایک ہی صف نماز پڑھے گی۔
(تہذیب الاحکام جلد ۱ صہ ۱۴۸)

● پیغمبرؐ خدا نے فرمایا کہ مؤذن کے لیے اس کی حدِ آواز اور حدِ نظر تک مغفرت ہوتی ہے اور ہر خشک و تر اس کی تصدیق کرتی ہے۔ اور اسے ہر اس شخص کے بدلے ایک نیکی کا ثواب ملتا ہے جو اس کی اذان پر نماز پڑھے۔ (سفینۃ البحار صہ ۱۶ جلد ۱)

● جناب امیرالمومنینؑ نے فرمایا کہ اذان کے کلمات کو مؤذن کے ساتھ ساتھ دہرانا رزق میں زیادتی کا موجب ہے۔ (سفینۃ البحار صہ ۱۷)

● ایک آدمی نے امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں اپنے افلاس اور تنگدستی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا جب اذان سنے تو کلمات اذان کو مؤذن کے ساتھ ساتھ پڑھا کرو۔ (سفینۃ البحار صہ ۱۷)

● ایک شخص نے امام علی رضاؑ کے پاس اپنی بیماری اور عدم اولاد کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا اپنے گھر میں بلند آواز سے اذان پڑھا کرو۔ وہ

کہتا ہے میں نے اس طرح کیا تو اللہ نے میری بیماری دُور کر دی اور کثرت سے اولاد دی۔ (سفینۃ البحار)

- درد سر دُور کرنے کے لیے اذان و اقامت لکھ کر سر پر باندھنا آئمہ معصومینؑ سے منقول ہے۔
- اگر جنگل میں دیو بھوت سے وحشت ہو تو اذان کہے۔
- جو شخص چالیس روز تک گوشت نہ کھاتے یا جس کے اخلاق خراب ہو گئے ہوں اس کے داہنے کان میں اذان کہنا سُنت ہے۔
- اگر کوئی حیوان (گھوڑا وغیرہ) تابع نہ ہو تو اس کے کان میں اذان دینا سُنّت ہے۔ (العروۃ الوثقیٰ)
- پیغمبرؐ نے فرمایا جو شخص مؤذن کی اذان میں کلام کرے گا تو موت کے وقت اس کی زبان میں لُکنت ہوگی۔
- منقول ہے اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو۔ یا قرآن پڑھنے میں مشغول ہو تو بھی چُپ کر کے اذان کو سُنے اور کلمات اذان کو دہراتے۔
- حدیث میں ہے جو شخص مسلمانوں کی بستی میں اذان دے اس کے لیے بہشت واجب ہے۔

(جامع عباسی)

احکامِ مساجد

- مسجد کو نجس کرنا حرام ہے حتیٰ کہ طہارتِ مسجد کو نماز پر مقدم کرنا واجب ہے بشرطیکہ وقتِ نماز وسیع ہو۔ نجاست غیر متعدی (خشک) کا مسجد میں لے جانا بھی احترامِ مسجد کے منافی ہے۔ مسجد کی طہارت واجب کفائی ہے۔

- جس زمین پر مسجد تعمیر ہو گئی۔ قیامت تک اس پہ احکامِ مسجد جاری رہیں گے (احترام کا واجب ہونا اور تنجیس کا حرام ہونا وغیرہ)

- سونے اور جانداروں کی تصویروں سے مسجد کو زینت نہ دی جائے۔

- مسجد کو صاف رکھنا۔ مسجد میں جھاڑو دینا، خصوصاً جمعرات کے روز اور شبِ جمعہ، امام موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہیں رسولِ خداؐ نے فرمایا۔ روز جمعرات یا شبِ جمعہ مسجد میں جھاڑو دیکر اس قدر کوڑا جس قدر آنکھوں میں سُرمہ ڈالتے ہیں مسجد سے نکالے تو اللہ اس کے تمام گناہ معاف فرماتا ہے۔

(جامع عباسی)

- چراغ جلانا۔ رسولِ خداؐ نے فرمایا جو مسجد میں چراغ روشن کرے اس کے لیے تمام فرشتے اور حاملانِ عرش استغفار کریں گے جب تک وہ چراغ روشن رہے گا۔ (جامع عباسی)

- داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں اندر رکھنا اور نکلتے وقت بایاں پاؤں باہر رکھنا، رو بقبلہ مسجد میں دعائیں مانگنا، حمدِ الٰہی کرنا، محمدؐ و آلِ محمدؐ پر درود بھیجنا، باوضو مسجد میں داخل ہونا۔ مسجد کی طرف جانے میں جلدی کرنا، دیر تک مسجد میں رہنا۔ خوشبو لگا کر اور عمدہ لباس پہن کر مسجد میں داخل ہونا اور طہارت خانہ دروازہ مسجد پر بنانا یہ سب چیزیں مستحب ہیں۔

- دیواروں اور میناروں کا بلند کرنا، غیر صورتِ حیوانی کسی شکل و صورت کا مسجد میں نقش کرنا، محراب مسجد کا داخلِ عمارت بنانا۔ مسجد میں سونا، شور و غوغا کرنا، سوائے اذان کے صدا بلند کرنا۔ آبِ دہن و دماغ ڈالنا۔ لغو بلکہ مطلق اشعار پڑھنا، دنیاوی باتیں کرنا، پیاز و لہسن کھا کر آنا یا دیگر بدبو دار چیزیں جو نمازیوں کی اذیت کا موجب ہوں، لانا، بچوں اور دیوانوں کا مسجد میں جگہ دینا مکروہ ہے۔

- عورتوں کا مسجد سے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے۔ مردوں کے لیے نوافل گھروں میں اور فرائض کا مسجد میں ادا کرنا بہتر ہے۔

اہمیت مسجد

- بازار کی مسجد میں نماز بارہ[۱۲] نمازوں کے برابر، محلہ کی مسجد میں پچیس[۲۵]، جامع مسجد میں سو، مسجد کوفہ و مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) میں ہزار، مسجد نبوی میں

دس ہزار اور مسجد الحرام کی ایک نماز دس لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ آئمہ معصومینؑ کے مشاہد یعنی روضات میں نماز پڑھنا عام مساجد سے افضل ہے حدیث میں ہے کہ امیر المومنینؑ کے روضہ مبارک میں ایک نماز ایک لاکھ نمازوں کا ثواب رکھتی ہے۔ سنّت ہے کہ مساجد میں متفرق مقامات پہ نماز پڑھی جائے تاکہ روز محشر مسجد کا ہر گوشہ گواہی دے۔

- مسجد کے ہمسایہ کے لیے بلا سبب غیر مسجد میں نماز پڑھنا کراہیت شدیدہ ہے۔

- جس مسجد میں لوگ نماز نہ پڑھتے ہوں۔ اس میں نماز پڑھنا سنّت ہے۔ اسے معطل رکھنا مکروہ ہے۔ مسجد میں زیادہ آمد و رفت رکھنا سنّت ہے پیغمبرِ خدا ارشاد فرماتے ہیں کہ مسجد کی طرف قدم اُٹھانے میں ہر قدم کے عوض اس شخص کے لیے دس نیکیاں نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں۔ دس گناہ نامۂ عمل سے محو ہوتے ہیں اور یہی محو و اثبات ہوتا رہے گا۔ جب تک کہ یہ شخص اپنے گھر نہ لوٹے۔

- مسجد کا بنانا ثواب عظیم رکھتا ہے صادق آل محمدؑ فرماتے ہیں جو شخص دنیا میں مسجد بنواتے خداوندِ عالم اس کے لیے جنت میں محل تیار کراتا ہے۔

- اگر مسجد بوسیدہ و شکستہ ہو جائے تو اس کی تعمیر سنّت ہے۔ اگر مرمت سے مسجد باقی نہ رہ سکے تو منہدم کرا کے از سر نو مسجد کی عمارت تعمیر کرانا

جائز ہے اور مسجد کی توسیع کے لیے باوجود مسجد کے مستحکم ہونے کے بارادہ توسیع مسجد کا انہدام جائز ہے۔ (العروۃ الوثقیٰ)

واجب نمازیں

چھ نمازیں واجب ہیں۔

۱۔ پنجگانہ یومیہ نمازیں ۲۔ نمازِ آیات
۳۔ نماز میت ۴۔ خانہ کعبہ کے طواف واجب کی نماز
۵۔ والدین کی قضا نمازیں جو بڑے بیٹے پر واجب ہیں۔
۶۔ اجارہ، نذر، قسم اور عہد سے جو نمازیں واجب ہوں۔

پنجگانہ نمازیں

وہ کُل سترہ رکعتیں ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے:

۱۔ صبح کی دو رکعت ۲۔ ظہر کی چار رکعت
۳۔ عصر کی چار رکعت ۴۔ مغرب کی تین رکعت
۵۔ عشاء کی چار رکعت۔ ہر چار رکعتی نماز سفر میں دو رکعت ہو جاتی ہے جس کا مفصّل بیان نمازِ قصر میں دیکھیں۔

نوافلِ یومیہ

وہ کل چونتیس رکعتیں ہیں یعنی روزانہ نمازوں کے نوافل کی رکعتیں شمار میں پنجگانہ نمازوں کی رکعتوں سے دُگنی ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ صبح کے لیے دو رکعت نماز صبح سے پہلے۔

۲۔ ظہر کے لیے آٹھ رکعت نماز ظہر سے پہلے۔

۳۔ عصر کے لیے آٹھ رکعت نماز عصر سے پہلے۔

۴۔ مغرب کے لیے چار رکعت نماز مغرب کے بعد۔

۵۔ نمازِ عشاء کے لیے دو رکعت جو بیٹھ کر پڑھی جائیں اور شمار میں ایک رکعت ہے جسے "وُتیرہ" کہا جاتا ہے۔ نماز عشاء کے بعد۔

۶۔ گیارہ رکعت نماز شب (تہجد)

نماز نافلہ مثل نماز صبح دُو دُو رکعت کرکے پڑھی جاتی ہے۔

ظہر، عصر اور عشاء کے نوافل سفر کی حالت میں ساقط ہو جاتے ہیں لیکن مغرب و صبح کے نوافل ساقط نہیں ہوتے یعنی جو نمازیں سفر میں قصر ہو جاتی ہیں ان کے نوافل بھی ساقط ہو جاتے ہیں۔

فائدہ: اگر نماز پنجگانہ میں کسی دنیوی سبب سے نقص ہو جاتے تو حضور قلب سے پڑھی ہوئی نافلہ قائم مقام ہو کر اسے درجۂ قبولیت بخشے گی۔

جدولِ اوقاتِ نماز

نماز	وقت	تفصیل	مشترک وقت	
ظہر	وقتِ فضیلت[1]	زوالِ آفتاب سے لے کر اس وقت تک جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو جاتے۔	ظہر و عصر کا مشترک وقت	ظہر کے مخصوص وقت اور عصر کے مخصوص وقت کے درمیان جو وقت ہے وہ دونوں نمازوں کا مشترک وقت ہے۔
	مخصوص وقت	زوالِ آفتاب سے لے کر چار رکعت نماز پڑھنے کی مقدار تک۔		
عصر	وقتِ فضیلت	ہر چیز کے سایہ کے اس کے برابر ہونے سے لے کر اس وقت تک باقی رہتا ہے جبکہ کسی چیز کا سایہ اس سے دو گنا ہو جاتے۔		
	مخصوص وقت	غروبِ آفتاب سے اتنی مقدار پہلے جس میں عصر کی چار رکعت بجا لائی جا سکیں۔		
مغرب	وقتِ فضیلت	مشرق[2] کی سُرخی زائل ہونے سے لے کر مغرب کی سُرخی زائل ہونے تک۔	مغرب و عشاء کا مشترک وقت	مغرب کے مخصوص وقت اور عشاء کے مخصوص وقت کے
	مخصوص وقت	مشرق کی سُرخی زائل ہونے سے لیکر تین رکعت کے ادا کرنے کی مقدار تک۔		

۱) امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں جتنی فضیلت دنیا پر آخرت کو ہے اتنی فضیلت نماز میں آخر وقت پر اول وقت کو ہے۔ (مفاتیح الجنان)

۲) آفتاب غروب ہونے کے تقریباً ۱۵ منٹ بعد نماز مغرب کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

نماز	وقت	تفصیل	مشترک وقت	وضاحت
عشاء	وقتِ فضیلت	مغرب کی سُرخی دُور ہونے سے لے کر تہائی رات تک۔	مغرب و عشاء کا مشترک وقت	درمیان میں جو وقت ہے وہ دونوں نمازوں کے لیے مشترک ہے۔
	مخصوص وقت	جب آدھی رات سے صرف چار رکعت کے ادا کرنے کی مقدار باقی رہ جائے۔		
صبح	نماز صبح کا وقت	افق میں سفیدی پھیلنے کی ابتداء سے سورج کے نکلنے تک۔		نماز صبح کی ادا ان یعنی ابتدائی وقت نماز طلوع آفتاب سے قبل ہوتا ہے
	وقتِ فضیلت	افق میں سفیدی پھیلنے کی ابتداء سے (جو صبح صادق ہے) مشرق کی طرف سُرخی ظاہر ہونے تک۔		

ضروری مسائل: زوال سورج کے آسمان کے وسطی حصہ سے گزر کر مغرب کی طرف جُھکنے کو کہتے ہیں اس وقت سایہ انتہائی کم ہونے کے بعد بڑھنے لگتا ہے یہ وقت گھڑی کے ذریعے طلوعِ آفتاب سے غروبِ آفتاب تک، دن کی مقدار کے نصف کو طلوعِ آفتاب کے وقت میں جمع کرنے کے بعد ہوتا ہے۔

- اگر کوئی شخص نماز عصر کو ظہر کے مخصوص وقت میں یا نماز عشاء کو مغرب کے مخصوص وقت میں پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے۔

- جو شخص نمازِ ظہر میں اتنی تاخیر کر دے کہ غروبِ شمس میں صرف چار رکعت کی مقدار کا وقت رہتا ہو تو اس کی نمازِ ظہر قضا ہو جائے گی اسے چاہیئے کہ وہ اس وقت عصر کی نماز ادا کرے اور بعد میں ظہر کی قضا پڑھے اسی طرح اگر عشاء کے مخصوص وقت تک نمازِ مغرب نہ پڑھی ہو تو نمازِ مغرب قضا ہو جائے گی۔
- نمازِ عشاء کا آخری وقت نصف شب تک ہے اور نصف شب کا حساب ابتدائے غروب سے طلوعِ شمس کی مقدار کا وسط ہے اور بعضوں نے غروبِ شمس سے طلوعِ صبح تک کا حساب کیا ہے لہٰذا احتیاط احوط ہے۔
- اگر وقت اتنا تنگ ہو کہ نماز میں مستحب امور بجا لاتے جائیں تو نماز کا کچھ حصہ وقت کے بعد میں واقع ہو گا۔ تو واجب ہے کہ مستحبات مثلِ قنوت وغیرہ کو چھوڑ دیا جائے اور صرف واجبات کو ادا کیا جائے۔
- اگر وقت میں سے صرف نماز کی ایک رکعت ادا کرنے کا وقت رہتا ہو تو پھر ادا کی نیت کر کے نماز جلدی شروع کی جائے۔
- اگر کسی نماز کے آخری وقت کے متعلق شک ہو کہ ابھی وقت باقی ہے یا ختم ہو گیا ہے تو اس صورت میں "ما فی الذمہ" کی نیت سے پڑھی

جاتے اور ادا یا قضا کا ذکر نہ کیا جاتے۔

- نمازوں کا مخصوص وقت اور مشترک وقت مختلف آدمیوں کی نسبت مختلف ہوتا رہتا ہے۔ مسافر کے لیے قصر نماز کا مخصوص وقت صرف دو رکعت کی مقدار ہوگا اور مقیم کے لیے چار رکعت۔

اسی طرح جلدی قرآت پڑھنے والے اور آہستہ پڑھنے والے میں فرق ہوگا۔

- مقیم آدمی کے لیے ظاہری غروب ہونے سے پہلے صرف پانچ رکعت پڑھنے کا وقت رہتا ہو تو جلدی سے پہلے ظہر کی نماز اور پھر فوراً عصر کی نماز ادا کی نیت سے پڑھے اور اگر پانچ رکعت سے کم وقت رہتا ہے تو اس وقت عصر کی ادا پڑھے اور بعد میں ظہر کی قضا کرے۔

- بعد والی نماز سے سابقہ نماز کی طرف عدول کرنا جائز ہے جیسے سہواً نمازِ عصر کو نمازِ ظہر یا نمازِ عشاء کو مغرب سے پہلے شروع کر دے اور اثنائے نماز میں یاد آجائے تو وہ نمازِ ظہر یا نمازِ مغرب کی طرف عدول کر سکتا ہے مگر نمازِ عشاء سے نمازِ مغرب کی طرف عدول کرنا، اس وقت جائز ہوگا جب وہ چوتھی رکعت کے رکوع میں داخل نہ ہوا ہو ورنہ اس کو نمازِ عشاء ہی قرار دے کر ختم کرے گا

اور نماز مغرب کو اس کے بعد بجا لاتے گا۔

اگر کوئی شخص ظہر کی نیت سے نماز شروع کر دے اور دورانِ نماز یاد آجائے کہ وہ ظہر کی نماز پڑھ چکا ہے تو اسے عصر کی نماز میں تبدیل نہیں کر سکتا۔ وہ نماز چھوڑ دے اور پھر عصر کی نیت سے نماز عصر پڑھے یہی حکم بعینہٖ مغرب و عشاء کا بھی ہے۔

- سخت گرمیوں کے دنوں میں نماز ظہر کے لیے اتنی تاخیر مستحب ہے کہ ہوا کی گرمی فرو ہو جائے۔ شرائع۔ جامع عباسی۔

اوقاتِ نوافل

- ظہر کے نافلہ کا وقت اوّل ظہر سے لے کر ہر شئی کے ۷/۲ حصّہ سایہ تک رہتا ہے۔
- عصر کے نافلہ کا وقت ظہر کے مخصوص وقت کے بعد سے لے کر ہر شئی کے ۷/۴ حصّہ سایہ ہر شئی تک رہتا ہے۔
- اگر ان نوافل کو اس وقت کے بعد پڑھنا چاہے تو ظہر کا نافلہ نماز ظہر کے بعد اور عصر کا نافلہ نماز عصر کے بعد پڑھے اور بنا بر احتیاط واجب اُدا و قضا کی نیت نہ کرے بلکہ قربت کی نیت سے پڑھے۔
- مغرب کے نافلہ کا وقت:۔ نماز مغرب تمام کرنے کے بعد سے

لے کر مغرب کی سُرخی زائل ہونے تک رہتا ہے جب یہ سرخی دور ہوجاتے تو اس نافلہ کا وقت ختم ہوجاتا ہے[1]۔

- عشاء کی دو رکعت نافلہ کا وقت آدھی رات تک رہتا ہے۔
- صبح کے نافلہ کا وقتِ فضیلت صبح اوّل سے لے کر مشرق کی جانب سے سرخی ظاہر ہونے تک رہتا ہے۔ جب یہ سُرخی ظاہر ہوجائے تو اس نافلہ کا وقت ختم ہوجاتا ہے[2]۔ ویسے اسے نمازِ تہجد کے بعد بھی پڑھ سکتے ہیں۔ نمازِ تہجد کا وقت آدھی رات سے لے کر صبح کی اذان تک ہے لیکن جس قدر صبح کی اذان کے قریب پڑھی جاتے ثواب ہے۔

نوافل کے مسائل

تمام نوافل دو رکعتی ہیں۔ نمازِ صبح کی طرح پڑھے جائیں اس سے کمی بیشی جائز نہیں مگر نمازِ اعرابی جو آٹھ رکعت ہے دو سلام سے پڑھی جاتی ہے اور نمازِ وتر ایک رکعت ہے۔

- طلوعِ آفتاب، غروبِ آفتاب اور ٹھیک نصف النہار کے وقت اور نمازِ صبح اور عصر کے بعد بے سبب نوافل پڑھنا مکروہ ہے لیکن سبب کے ساتھ مثلاً زیارت یا قضائے حاجت وغیرہ کے پڑھے جا سکتے ہیں۔ شرائع

[1] نمازِ مغرب کے ابتدائی وقت سے پون گھنٹہ بعد تک یہ سُرخی رہتی ہے۔

[2] صبح کے ابتدائی وقت سے دو گھنٹہ بعد تک یہ وقت رہتا ہے۔

- نافلہ میں دوسری سورہ پڑھنا واجب نہیں البتہ بعض مخصوص نمازوں میں کہ جن میں کیفیت خاصہ شرط ہے۔
- نافلہ میں سورہ کا ایک حصّہ بھی جائز ہے۔
- کئی سورتیں بھی اس میں بلا اشکال جائز ہیں۔
- سورہ ھائے عزائم (جن میں سجدہ واجب ہے) کا پڑھنا بھی جائز ہے۔
- ان میں ایک سورہ سے دوسرے سورہ کی طرف مطلقاً عدول جائز ہے۔
- سہواً زیادتی رُکن سے یہ نماز باطل نہیں ہوتی۔
- رکعتوں میں شک ہونے سے یہ نماز باطل نہیں ہوتی بلکہ اختیار ہے چاہے اقل پر بنا کرے یا اکثر پہ۔
- اس نماز میں نہ سجدہ سہو واجب ہیں نہ قضائے سجدہ نہ قضائے تشہد اور نہ نماز احتیاط۔
- نماز استسقاء کے سوا کسی سُنتی نماز میں جماعت جائز نہیں۔
- نماز نافلہ کا توڑنا جائز ہے۔
- نوافل کا گھر میں پڑھنا مسجد میں پڑھنے سے افضل ہے۔
- سفر میں ظہرین کے نوافل ساقط ہیں لیکن نمازِ عشاء کے وتیرہ (بیٹھ کر دو رکعت نافلہ پڑھنے) کو بعنوان رجاء و احتمال مطلوبیت پڑھنا بہتر ہے۔ عروۃ الوثقیٰ

- جس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں اگرچہ اسے سنتی نمازیں پڑھنے کی اجازت ہے لیکن احتیاط یہ ہے کہ واجب قضا نمازوں کو ان پر مقدّم کرے۔
- دن کے نوافل میں چھوٹے سورے اور آہستہ اور رات کے نوافل میں بڑے سورے اور بلند آواز سے پڑھے۔
- فرض نمازوں کی ادائیگی میں نقص یا کوتاہی ہو جاتے تو نوافل قائم مقام ہو کر اس کی تلافی کر دیتے ہیں۔

سُنّتی نمازوں کی وضاحت

ان کی چند قسمیں ہیں :

۱۔ پنجگانہ کی سُنتی نمازیں جن کی تعداد تینتیس[۳۳] ہے۔

۲۔ نوافل شب جو گیارہ رکعت ہیں۔

۳۔ جن کے استحباب میں، اوقاتِ مخصوصہ کی قید ہے مثل نوافل رجب، شعبان، ماہ رمضان، نمازِ غدیر، غفیلہ و مباہلہ وغیرہ۔

۴۔ جن کے اسباب معین ہیں مثل نماز زیارت و تحیہ مسجد و نماز شکر۔

۵۔ جو خاص ضرورتوں کے لیے مندوب یعنی سُنت ہیں۔ مثلاً نماز حاجت نمازِ ادائے قرض، نماز طلبِ رزق، باراں، نماز کشف مہمات۔

۶۔ جو بغیر کسی سبب خاص و وقت کے مستحب ہیں مثل نماز جعفر طیار، نماز حضرت رسولِ خدا، نمازِ امیرؑ، نماز جناب فاطمۃ زہراؑ، نماز آئمہ معصومینؑ۔

۷۔ جن کے لیے نہ کوئی سبب ہے نہ وقت نہ ضرورت بلکہ اس لیے پڑھی جاتیں کہ نماز پڑھنا عمدہ عبادت ہے۔

مقدماتِ نماز

۱۔ بدن اور لباسؑ پاک اور مباح ہو۔ ہر حیوان حرام گوشت جو خون جہندہ رکھتا ہو کے بدن کا کوئی بھی جزو مثل بال وغیرہ کے حتیٰ کہ تھوک بھی لگا ہو تو نماز باطل ہے مگر وضو اور غسل کے پانی میں گرا ہو تو مضائقہ نہیں ہے۔ کیونکہ سوائے کتّے اور سؤر کے تمام حیوانات پاک ہیں کہ ان کے چھونے یا پینے سے پانی نجس نہیں ہوتا ہے۔ انسان کا بال یا تھوک وغیرہ بدن یا لباس میں لگا ہو تو نماز صحیح ہے بشرطیکہ مسلمان کا ہو۔ رسالہ مفاتیح الجنان۔

۲۔ وضو یا غسل یا تیمّم کیا ہوا ہو۔

ؑ اگر پورے لباس میں ایک ذو تاگا بھی غصبی ہو یا بہت ہی کم مقدار میں غصبی پارچہ یا اجزائے غیر ماکول جیب وغیرہ میں ہو تو نماز باطل ہوگی۔

۳۔ سترِ عورتین یعنی مرد پر سترِ عورتین اور عورت پر چہرہ، دونوں ہاتھ اور دونوں پیروں کے سوا تمام بدن کا چھپانا، خواہ کوئی دیکھنے والا ہو یا نہ ہو واجب ہے۔ عورت کا کان یا سر کا ایک بال بھی کھلا ہو تو اس کی نماز باطل ہے۔ رسالہ مفاتیح الجنان۔

۴۔ وقت نماز کو پہچاننا۔

۵۔ قبلہ کی شناخت۔

۶۔ مکانِ نماز کا مباح اور پاک ہونا اور سجدہ کی جگہ بالخصوص پاک ہو۔

۷۔ مردوں کا لباس خالص ریشم اور زربفت کا نہ ہو بلکہ مرد کے واسطے حالتِ نماز کے علاوہ بھی ریشمی لباس کا پہننا بغیر کسی مجبوری کے ناجائز ہے البتہ اگر کپڑے کی گوٹ (کنارہ) خالص ریشم کی ہو تو جائز ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ چار انگل سے زیادہ چوڑی نہ ہو اور ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی پہننا اور قمیص میں سونے کے بٹن لگانا مبطل نماز ہیں اور احتیاط واجب اس میں ہے کہ سونے کی عینک بھی استعمال نہ کرے بلکہ سونے سے کسی طرح بھی زینت کرنا مردوں کے لیے ہر حالت میں ناجائز ہے البتہ عورتوں کے لیے یہ سب چیزیں یعنی ریشم، سونا وغیرہ نماز اور نماز کے سوا ہر حالت میں جائز ہیں۔

ل غصبی جگہ پہ نماز پڑھنا جائز نہیں ہے نماز باطل ہو گی۔

- وہ مال یا روپیہ جس کا خمس نہیں نکالا گیا یا جس مال کی زکوٰۃ نہیں دی گئی اس سے لباس خریدے تو اس کا حکم بھی نماز میں ایسا ہے جو غصبی لباس کا ہوتا ہے یعنی اس کے ساتھ نماز باطل ہے۔
- سونے کی گھڑی جبکہ اس کا اندرونی حصہ سونے کا ہو پہننا جائز ہے لیکن جب کیس یا زنجیر سونے کی ہو تو مبطل نماز ہے اور مرد کے لیے ہر حالت میں ناجائز ہے۔
- اگر کسی انسان کو علم نہ ہو کہ یہ لباس یا انگوٹھی وغیرہ سونے کی ہے یا اسے شک ہو یا وہ بھول گیا ہو اور نماز پڑھ لی ہو تو احتیاط واجب ہے کہ نماز کا اعادہ کرے اور وقت نماز گزر جانے کے بعد اس نماز کی قضا کرے۔
- اگر سونے کا سکّہ یا غیر سکّہ یا ریشم کا پارچہ جیب میں ہو یا سونے سے دانتوں کی بندش ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔
- صدف یعنی سیپ کا گوشت حرام ہے لیکن اگر یہ معلوم نہ ہو کہ بٹن وغیرہ اس کے کسی جزو سے بنا ہے تو نماز درست ہے۔ (خوئی)
- اگر معلوم بھی ہو کہ یہ بٹن صدف کا ہے تو بھی اس کے ساتھ نماز درست ہے۔ شریعتمدار۔
- سلس البول اور خونی بواسیر والا آدمی وضو سے پہلے پلاسٹک کا لفافہ

مقام خاص (شرمگاہ) پر باندھ لے تاکہ اس کا لباس اور مصلّٰی نجاست سے آلودہ نہ ہو۔

● نماز میں معصوم کی قبر کے آگے نہ ہونا چاہیے ہاں اگر کافی فاصلہ ہو یا درمیان میں کوئی چیز حائل ہو تو مضائقہ نہیں۔ قبر مبارک کا صندوق، ضریح یا قبر کے اوپر کا پردہ حائل نہیں بن سکتے۔

مُعاف نجاستیں

یعنی وہ نجاستیں جو حالتِ نماز میں معاف ہیں۔

۱۔ پھوڑے اور پھنسی کا خون جب تک کہ رُکے نہیں خواہ بدن پر لگا ہُوا ہو یا کپڑے پر اور بواسیر کے خون کا بھی یہی حکم ہے۔

۲۔ لباس پر انسان یا حلال جانور کا خون ہو جو درہم بغلی (انگوٹھے کے پور) سے کم ہو حالت نماز میں معاف ہے مگر حیض، نفاس، استحاضہ کا خون یا نجس العین (کُتا، سؤر، کافر) اور مردار کا خون جس قدر بھی کم ہو معاف نہیں ہے۔

۳۔ اگر پہننے کی ایسی چیز نجس ہو جائے جو نماز میں سَتر کے لیے تنہا کافی نہیں ہو سکتی۔ جیسے ٹوپی، کمربند، ازاربند، جراب، چھوٹا رومال وغیرہ تو اس قسم کی نجاست بھی حالتِ نماز میں معاف ہے۔

۴۔ بچّے کو پالنے والی عورت کا لباس بشرطیکہ دوسرا لباس اس کے پاس نہ ہو اس کا یہ حکم ہے کہ دن اور رات میں اس نجس لباس کو ایک مرتبہ پاک کرے احوط یہ ہے کہ بوقتِ عصر پاک کرے تاکہ اس لباس میں ظہرین و مغربین ادا کرے۔

۵۔ بدن یا لباس کی وہ نجاست جو بحالتِ مجبوری لگی رہے جیسے بیمار میں اتنی طاقت نہ ہو کہ پانی سے پاک کر سکے یا ضرر کا خوف ہو یا نجس کپڑا اُتارنے میں سردی کی اذیت کا خوف ہو۔

اہمیّت نماز

خداوند کریم نے قرآن میں ارشاد فرمایا ہے۔

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ط نماز قائم کرو اور مشرک نہ بنو اور آئمہ معصومینؑ فرماتے ہیں۔

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ ط

جس نے عمداً نماز ترک کی وہ کافر ہے۔ حدیث میں ہے:

اَوَّلُ مَا سُئِلَتْ بِهِ النَّاسُ الصَّلٰوۃُ۔ اِنْ قُبِلَتْ قُبِلَ مَا سِوَاهَا وَاِنْ رُدَّتْ رُدَّ مَا سِوَاهَا۔

سب سے پہلے محشر میں لوگوں سے نماز کا سوال ہوگا اگر نماز قبول ہوتی تو باقی اعمال مقبول ہوں گے اور اگر یہ رد ہوتی تو تمام اعمال مردود ہوں گے یعنی تمام اعمال کی قبولیّت کا دار و مدار نماز پر ہے مکان بغیر ستون کے نہیں رہ سکتا اور معصومؑ

کے فرمان کے مطابق نماز دین کا ستون ہے۔

84

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ ط کلام مجید میں قریباً چوراسی مقام پر نماز کا حکم دیا گیا ہے۔ حدیث میں ہے کہ ہر نبی کی آخری وصیت نماز کے بارے میں تھی۔ بے نماز کے لیے کوئی عذر اور مجبوری نہیں ہے جو کھڑا ہو کر نہیں پڑھ سکتا بیٹھ کر پڑھے۔ بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتا لیٹ کر اشارے سے پڑھے اگر اشارہ نہیں کر سکتا تو بھی معاف نہیں ہو سکتی۔ یہاں تک کہ پانی میں ڈوبنے والے کے لیے آخری وقت میں آنکھ کے اشارے کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم ہے۔ فروع میں یعنی عملی احکام میں اس کا نمبر اوّل ہے خدا کرے کوئی مسلمان بے نماز نہ ہو۔ دراصل کفر اور اسلام میں نماز ہی کا فرق ہے۔ فرمانِ پیغمبرؐ ہے جس نے ایک نماز کو ترک کیا یہاں تک کہ وقت گزر گیا تو وہ کئی حقبہ عذاب کیا جائیگا۔

370 86

ہر حقبہ اسی برس کا ہوتا ہے اور ہر برس ۳۶۰ دن کا اور ہر دن ہزار برس کا ہوگا موافق شمار اس دنیا کے حکم ہے کہ جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو نماز سکھاؤ اور جب دس سال کے ہو جائیں تو سختی کے ساتھ مار کر بھی نماز پڑھاؤ۔

جامع الجعفری میں ہے جو ایک مرتبہ نماز ترک کرے اور اس ترک کو حلال جانے وہ مُرتد ہو جاتے گا اسے مار ڈالنا چاہیئے اور اگر تارک نماز ترک کو حلال نہ جانے تو اس کے لیے تعزیر ہے پھر دوسری بار ترک کرے تو بھی تعزیر دیں گے

تیسری دفعہ نماز ترک کرے تو قتل کریں گے بعض فقہاء نے کہا ہے کہ چوتھی مرتبہ قتل کریں گے۔ بے نماز کو اپنی نجات کی قطعاً امید نہیں رکھنی چاہیے جو لوگ ابھی تک نماز نہیں پڑھتے ہیں وہ اللہ کی بارگاہ میں توبہ کریں اور اب فوراً نماز شروع کر دیں اور گذشتہ چھوڑی ہوئی نمازوں کو قضا کی نیت سے پڑھتے رہیں تاکہ اپنی زندگی میں خود ہی ساری نماز ادا کر دیں۔

واجباتِ نماز سکھانے پر اُجرت لینا ناجائز ہے البتہ مستحباتِ نماز کے سکھانے پر اُجرت طلب کرنا بظاہر جائز ہے۔ عروہ

واجباتِ نماز

واجباتِ نماز بارہ ہیں:

۱۔ تکبیرۃ الاحرام ۲۔ قیام تکبیرۃ الاحرام میں اور رکوع سے پہلے (قیام[۱] متصل بہ رکوع) ۳۔ رکوع ۴۔ دو سجدے یہ چار[۲] واجبات رُکنی ہیں جنہیں "ارکانِ نماز" بھی کہا جاتا ہے۔ رکن ہونے کا معنی یہ ہے کہ اگر انسان

---

۱ سورہ ختم کرکے ذرا ٹھہرے اسی کو قیام متصل بہ رکوع کہتے ہیں پھر اسی حالت میں اللہ اکبر کہے اس کے بعد رکوع کرے۔ مستند نماز شریعتمدار و امامیہ نماز تنظیم المکاتب۔

۲ یک لغزش در نیت وضو یا نماز بجائے قربۃً الی اللہ قربتہً الا اللہ بخواند نمازش صحیح است یا باطل ج۔ نمازش صحیح است۔ محسن الحکیم اعلی اللہ مقامہ،

ان میں سے کسی کو عمداً یا سہواً نہ بجالاتے یا زیادہ بجالاتے تو نماز باطل ہوجاتی ہے اوران میں سے باقی آٹھ واجبات غیر رکنی ہیں اور غیر رکنی ہونے کا معنی یہ ہے کہ اگران میں سے کسی کو عمداً چھوڑ دیا جاتے یا زیادہ کر دیا جاتے تو نماز باطل ہوجاتی ہے لیکن سہواً چھوٹ جانے یا زیادہ ہوجانے سے نماز باطل نہیں ہوتی

اور وہ یہ ہیں :

نیت[1] ، زبان سے کہنے کی ضرورت نہیں جیساکہ عوام میں رائج ہے ویسے وہ الفاظ پنجابی یا اُردو وغیرہ کے مبطل نماز نہیں اگرچہ غلط بھی ادا ہوجائیں کیونکہ اس کی نیت وارادہ جس پر دارومدار ہے وہ درست ہے ۔

۲ ۔ قرآت یعنی پہلی دو رکعتوں میں حمد و سورۃ کا پڑھنا اور تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف حمد یا تسبیحات اربعہ پڑھنا ۔

۳ ۔ ذکر رُکوع وسجود ۔ ۴ ۔ ترتیب

۵ ۔ موالات (پے درپے) ۶ ۔ تشہد

۷ ۔ طمانینت یعنی اطمینان وسکون سے ہر ذکر بجالاتے سوائے بِحَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ کے ۔ ۸ ۔ سلام

---

[1] حقیقتاً تین ہیں کیونکہ قیام وقت تکبیرۃ الاحرام رکن اوّل کی صحت کی شرط ہے مستقل رکن نہیں ہے اسی طرح قیام متصل بر کوع رکوع کی صحت شرط ہے (علامہ حلی) لبعد قرآت فاتحہ وسورہ سہواً رکوع ترک کر کے سجدہ کی طرف جھکا یا بیٹھ گیا تو واپس کمان کی طرح تاحد رکوع نہ پہنچے بلکہ سیدھا کھڑا ہوکر رکوع میں جائے

جو اللہ تعالیٰ نے مجھے تو دیا ہے اس پر صبر کرو ... مقسوم سے نہ کم ملتا ہے نہ زیادہ (بد)

● جب انسان نماز کی کوئی چیز پڑھنے میں مشغول ہو تو اسے چاہیئے کہ بدن کو آرام سے رکھے رہے حتیٰ کہ مستحبی اذکار پڑھنے میں بھی بدن آرام سے رہے اور اگر وہ بدن کو ذرا آگے پیچھے کرنا چاہتا ہے یا دائیں بائیں ہلانا چاہتا ہے تو پہلے چپ ہو جائے اور کوئی چیز نہ پڑھے پھر سکون اور آرام کے ساتھ ذکر پڑھے البتہ بِحَوْلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ۔ کو اُٹھنے کی حالت میں پڑھے مستحب قرأت کے وقت جسم حرکت کرے تو نماز صحیح ہے۔ (خوئی)

● اگر کوئی شخص بدن کی حرکت کی حالت میں کوئی ذکر پڑھے۔ جیسے وہ رکوع یا سجدہ کی طرف جا رہا ہو اور اسی ٹیڑھے ہونے کی حالت میں اللہ اکبر کہہ دے تو پھر اگر وہ اللہ اکبر کہنے میں یہ قصد رکھتا ہو کہ یہ وہی اللہ اکبر ہے جو رکوع یا سجدہ سے پہلے نماز میں کہنا پڑھتا ہے تو اس شخص کیلئے احتیاط واجب اسی میں ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھے اور اس کے کہنے میں یہ قصد رکھتا ہو کہ یہ اللہ کے ذکر میں سے ایک ذکر ہے تو پھر نماز صحیح ہے۔ (خمینی)

● نماز میں احتیاط واجب ہے وقف بحرکت[1] اور وصل بسکون نہ کرے۔

[1] وقف بحرکت یعنی حرف کے آخر کی زیر، زبر یا پیش کو کہے لیکن اس کے بعد والے حرف کو کافی دیر کے بعد یعنی رُک کر کہے۔ وصل بسکون حرف کے آخر کی زیر زبر یا پیش کو نہ کہے اور اسی حرف کو بعد والے حرف سے فوراً ملا دے۔

• ایک سانس میں سورہ قل ہو اللہ پڑھنا اور جو سورہ پہلی رکعت میں پڑھ چکا ہو اس کو دوسری رکعت میں پڑھنا مکروہ ہے لیکن سورہ قل ہو اللہ کو دونوں رکعتوں میں پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔

مستحب اجزا

۱۔ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ط
۲۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ط
۳۔ بِحَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهٖٓ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ۔
۴۔ دُعائے قنوت۔
۵۔ ایک مرتبہ سے زیادہ ذکر رکوع وسجود۔
۶۔ تکبیرۃ الاحرام کے سوا تمام تکبیریں۔
۷۔ ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین۔
۸۔ پہلا سلام اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ ط مستحب ہے اسی طرح آخری دو سلاموں میں سے جس کو پہلے پڑھے گا وہ واجب ہوگا اور دوسرا سلام مستحب ہے۔

○

مبطلاتِ نماز[1]

۱۔ حدث کا صادر ہونا۔ ۲۔ کھانا پینا

۳۔ عمداً بات کرنا سوائے قرآن اور دُعا یا ذکرِ خدا کے اگرچہ دو ہی حرف ہوں یا ایک ہی حرف بامعنیٰ ہو۔

۴۔ خوفِ خُدا کے سوا دنیاوی امور کے لیے رونا۔

۵۔ بلا تقیہ ہاتھ باندھنا۔

۶۔ سورہ حمد کے بعد آمین کہنا۔

۷۔ کسی واجب کو عمداً کم کرنا اور اگر وہ واجب رُکن ہو تو سہواً کمی یا زیادتی بھی مبطلِ نماز ہے۔

۸۔ سمت قبلہ سے منحرف ہونا۔ ۹۔ فعل کثیر[2] عمل میں لانا۔

۱۰۔ زیادہ دیر چُپ رہنا مثلاً حمد کے بعد خاموش ہو رہنا اور بہت دیر کے

---

[1] لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ط (کہف آخر) اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرو۔ حدیث میں ہے جو شخص ریا، دکھاوے کیلئے نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج کرے وہ مشرک ہے بلکہ ریاکار ہے اسکا کوئی عمل قبول نہیں۔ اللہ جمیع مومنین کو اس سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ معاملہ بہت نازک ہے۔

[2] ہر وہ فعل جس کے بجالانے سے نماز کی شکل وصورت محو ہو جاتے اور لوگ یہ کہیں کہ فلاں شخص نماز نہیں پڑھ رہا بلکہ فلاں کام کر رہا ہے۔ فعل کثیر ہے اور مبطل نماز ہے اور جس کے کرنے سے نماز کی صورت محو نہ ہو وہ فعل قلیل ہے اور مبطل نماز نہیں۔ قوانین الشریعۃ

بعد دوسرا سورہ پڑھنا۔

۱۱۔ مکان یا لباس یا فرش کا ناجائز ہونا۔

۱۲۔ نجس چیز پر سجدہ کرنا۔

۱۳۔ وضو یا غسل یا تیمّم کے بغیر نماز پڑھنا۔

۱۴۔ نماز میں شکیات مبطل نماز کا پیدا ہونا۔

۱۵۔ قہقہہ لگانا۔ ان صورتوں میں نماز اسی وقت چھوڑ دے اور دوبارہ پڑھے۔

نوٹ عمداً آواز سے ہنسنے سے نماز باطل ہے بلکہ سہواً بھی ہنسنے سے نماز میں اشکال ہے۔

اگر ہنسی کو روکنے سے مُنہ سُرخ ہوجائے تو احتیاط واجب اس میں ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھے۔ یاد رہے کہ نماز کو کسی حالت میں بھی توڑنا جائز نہیں بلکہ حرام ہے مگر چند مواقع پر جیسے سانپ یا بچھو یا اور کوئی موذی جانور جس سے خوفِ جان وہلاکت ہو کا قریب آنا۔ لڑکے کا کنوئیں میں گرنے کا خوف، چور کا ڈر غرضیکہ ایسے اضطراری مواقع پر نماز کا توڑنا جائز ہے اور بعد میں اعادہ لازم ہے۔

مرد وعورت کو (محرم، نامحرم۔ زن، شوہر، اجنبی، بالغ اور نابالغ اس حکم میں یکساں ہیں) ایک مکان میں برابر کھڑے ہوکر یا عورت مرد پر مقدم ہو جبکہ درمیان میں آڑ یا دس ہاتھ کا فاصلہ نہ ہو نماز پڑھنا مکروہ ہے بعض علماء نے

اسے حرام بتایا ہے اس حکم کا تعلق اس سے ہوگا جو بعد میں نماز شروع کرے گا۔ ہاں اگر دونوں ساتھ ہی شروع کریں تو حکم مذکور دونوں کے لیے ہوگا اگر عورت عقب میں کھڑی ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

نمازی پر سلام مکروہ ہے لیکن اسے رد سلام واجب ہے مثل اسی کے یعنی ان چاروں فقروں السلام علیک، السلام علیکم، سلام علیک، سلام علیکم سے کہنا بلکہ سُنانا واجب ہے اگر غلط صیغہ سے سلام دے تو جواب صحیح طور پر دینا واجب ہے احتیاط یہ ہے کہ اس وقت ردِ سلام میں قصد دُعا یا قرآن (سلام علیکم) کرے جواب نہ دینا معصیت ہے مبطل نماز نہیں۔

حالاتِ نماز کی وضاحت

یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ اثنائے نماز میں کتنی حالتیں اختیار کرنا پڑتی ہیں۔ اس لیے ان کا بیان ضروری ہے۔

۱۔ رفع یدین ۲۔ قیام ۳۔ رکوع

۴۔ سجود ۵۔ قعود

رفع یدین

دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اس طرح اُٹھانا کہ ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور اللہ اکبر کہنا۔

قیام اس طرح کھڑا ہونا کہ مُنہ اور تمام بدن کا اگلا حصّہ سیدھا قبلہ کی جانب ہو، نگاہ سجدہ کی جگہ پر ہو، دونوں ہاتھ سیدھے نیچے کی طرف گھٹنوں کی سیدھ میں رانوں پر رکھے ہوتے ہوں۔ انگلیاں آپس میں ملی ہوتی ہوں۔ دونوں پاؤں سیدھے اور برابر رکھے ہوں۔ دونوں پاؤں کے درمیان زیادہ سے زیادہ تقریباً ایک بالشت اور کم سے کم تین انگلیوں کا فاصلہ ہو۔ پاؤں کے انگوٹھوں کے سرے قبلہ کی جانب ہوں لیکن عورت کے لیے مستحب یہ ہے کہ دونوں ہاتھ سینہ[1] پر اور دونوں پاؤں ملا کر رکھے۔

رُکوع اس طرح جھکنا کہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے دونوں گھٹنوں کو لقمے کی طرح پکڑے کہ ہتھیلی کا باطن گھٹنے کی ہڈی سے متصل ہو۔ انگلیاں آپس سے الگ ہوں گھٹنے اندر کی طرف دبے ہوتے ہوں۔ کمر کی سطح ہموار ہو، باقی تمام اعضا کشادہ ہوں۔ لیکن عورت کے لیے مستحب ہے کہ اپنے تمام اعضا آپس میں ملے ہوتے رکھے کم جھکے اور ہاتھ زانوؤں پر گھٹنوں سے اُوپر رکھے۔

سجُود اس طرح سجدہ کرنا کہ پہلے نماز کی جگہ پر ہتھیلیاں ٹکیں۔ انگلیاں اور انگوٹھے متصل ہوں۔ پھر دونوں پاؤں کے انگوٹھے اور دونوں زانوں ٹکیں پھر پیشانی اور ناک کا سرا دونوں ہاتھوں کے درمیان ٹکے اور دونوں

[1] فروع کافی باب القیام والقعود صفحہ ۹۳ مردوں کی طرح ہاتھ کھول کر بھی پڑھ سکتی ہے۔

ہاتھ کانوں کے برابر ہوں۔ نظر ناک پر ہو، بازو کھلے ہوں۔ لیکن عورت بازو ملائے رکھے ہاتھوں کو کہنیوں تک۔ جلسے نماز پر ٹکائے اور تمام اعضاء ملائے رکھے۔ مرد و عورت کے لیے سجدہ میں ان سات اعضاء کا جاتے نماز پر لگانا واجب ہے یعنی پیشانی، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے، دونوں پاؤں کے انگوٹھے۔

● زمین یا اس سے اُگنے والی چیزوں پر جو عادتاً کھانے پہننے کے کام نہ آتی ہوں سجدہ جائز ہوگا۔ سجدہ کی چیزوں میں سب سے افضل مٹی اور اس سے افضل خاکِ شفا ہے۔ صاف کاغذ پر بھی سجدہ درست ہے۔ چاندی، سونا، عقیق فیروزہ، دیگر معدنی پتھروں۔ خاکستر، کوئلہ، پختہ برتن، چونا، گچ، سیمنٹ، پر سجدہ صحیح نہیں مذکورہ چیزوں پر سجدہ نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان پر ماتھے کے رکھنے سے سجدہ نہ ہوگا۔ باقی اعضاء کے لیے یہ شرط نہیں ہے۔

● اکثر گھروں میں سجدہ گاہ یا مصلّی پر سجدہ کے مقام پر کثرت سجدہ سے پیشانی کا کافی میل جما ہوا دیکھا ہے۔ اس کا چھری چاقو سے یا پختہ دیوار۔ فرش پر رگڑ کر دور کرنا لازمی ہے ورنہ نماز درست نہ ہوگی

قعود

اس طرح بیٹھنا کہ بائیں ران دبی ہوتی ہو۔ دونوں پاؤں داہنی جانب نکلے ہوتے ہوں۔ بائیں پاؤں کے تلوے پر داہنے پاؤں کی پشت رکھی جاتے۔ (اسی کو تورّک کہتے ہیں) دونوں ہاتھ۔ گھٹنوں سے

ملے ہوتے زانوؤں پر ہوں۔ یعنی انگلیوں کے سرے گھٹنوں سے متصل ہوں لیکن عورت ،مقعد کے بل اس طرح بیٹھے کہ دونوں گھٹنوں کو اونچا کھڑا کرے۔ پاؤں کے تلوے زمین پر ہوں۔ دونوں ہاتھ گھٹنوں پر ہوں۔

مرد سجدہ میں جاتے وقت پہلے ہاتھ زمین پر ٹیکے اور عورت بیٹھ کر پہلے گھٹنے ٹیکے اور اسی طرح اُٹھتے وقت مرد پہلے زانو زمین سے اُٹھائے اور عورت پہلے ہاتھوں کو۔

جہر و اخفات

مرد پر نماز صبح کی دونوں اور مغرب وعشاء کی پہلی دو رکعتوں میں حمد اور دوسرا سورہ باآواز بلند پڑھنا واجب ہے باقی مغرب کی تیسری اور عشاء کی تیسری و چوتھی رکعت کی سورہ حمد یا تسبیحات اربعہ اور ظہرین کی تمام رکعتوں میں ان کا آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ عمداً خلاف کرنے میں نماز باطل[1] ہے عورتوں پر وہاں تو آہستہ پڑھنا واجب ہے جہاں مردوں کے لیے آہستہ پڑھنا لازم ہے لیکن جہاں مردوں پر جہر واجب ہے وہاں انہیں آہستہ اور بلند پڑھنے میں اختیار ہے بشرطیکہ اجنبی مرد نہ سُنے ورنہ یہاں بھی آہستہ پڑھنا لازم ہے۔

- ظہر و عصر کی نماز میں پہلی دو رکعت میں سورہ الحمد اور دوسری سورہ کی بسم اللہ جہر سے پڑھنا مستحب ہے باقی اذکار و اقوال میں مختار ہے جہر سے

---

[1] البتہ اگر بھول کر یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے اُلٹ ہو جاتے تو نماز درست ہے۔

پڑھے یا اخفات سے ۔ البتہ پیش نماز کے لیے ان اذکار میں جہر افضل ہے تاکہ مقتدی سن سکیں ۔ تیسری چوتھی رکعت میں سورہ حمد پڑھے تو احتیاط واجب ہے کہ بسم اللہ اخفات سے پڑھے ۔

جہر سے مراد جوہر صدا کا ظاہر ہونا یعنی باآواز تکلّم کرنا اور اخفات جوہر صدا کا ظاہر نہ ہونا ہے اگرچہ قریب و بعید میں اس پاس کے آدمی سُنتے بھی رہیں ۔ بہت پست بھی نہ ہو کہ خود ہی نہ سُن سکے ۔

قرأت میں مُنہ بالکل بند رکھنا اور ہونٹوں کو حرکت نہ دینا غلط اور مبطل نماز ہے ۔

نماز پڑھنے کا مفصّل طریقہ

قبلہ کی طرف مُنہ کرکے اقامت کہنے کے بعد نماز مطلوبہ کی نیت[1] کرکے تکبیرۃ الاحرام کہے ساتھ ہی دونوں ہاتھوں کو کانوں کی لَو تک اٹھائے اور عورت اپنے ہاتھ کندھوں تک اُٹھائے تکبیر کہنا اور ہاتھوں کا اُٹھانا ایک ساتھ ہو) پھر مرد دونوں ہاتھوں کو زانو کے اُوپر رکھے اور بہتر ہے کہ عورت جدا جدا سینہ پر رکھے ۔ اپنی نظر سجدہ کی جگہ پر رکھتے ہوئے آہستگی[2] سے پڑھے ۔

[1] غسل تیمم یا جملہ نمازوں کے لیے نیت میں زبان سے کچھ کہنا معتبر نہیں ہے بلکہ دل میں ان معانی کا قصد ہونا چاہیے ۔ (علامہ سیّد علی نقی)

[2] اگرچہ نماز جہری ہو لیکن اعوذ باللہ کا آہستہ پڑھنا مستحب ہے ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

مَیں اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ لا الرَّحْمٰنِ

حمد خدا ہی کے لیے (سزاوار) ہے جو سارے جہاں کا پالنے والا بڑا

الرَّحِیْمِ ○ لا مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ ط اِیَّاکَ

مہربان رحم والا روزِ جزا کا حاکم ہے خدایا ہم تیری

نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ ط اِھْدِنَا الصِّرَاطَ

ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں تو ہم کو سیدھی راہ پر

الْمُسْتَقِیْمَ ○ لا صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ

ثابت قدم رکھ ان کی راہ جنہیں تو نے اپنی نعمت عطا کی

عَلَیْھِمْ ۵ لا غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا

نہ کہ ان کی راہ جن پر تیرا غضب ڈھایا گیا ہے اور نہ

الضَّآلِّیْنَ ○ ع

گمراہوں کی

اس کے بعد کوئی سورہ پڑھے لیکن ایسے سورے کہ جن میں سجدہ ہے یا طولانی سورے جن کے پڑھنے کی وقت نماز میں گنجائش نہیں نہ پڑھے۔ بہتر ہے کہ سورۂ "قدر" پڑھے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ [1]

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۝ وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ

بے شک ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں نازل (کرنا شروع) کیا اور تم کو کیا معلوم شب قدر کیا ہے

مَا لَیۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۝ لَیۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۙ خَیۡرٌ

شب قدر (مرتبہ اور عمل میں) ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس (رات) میں

مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ ۝ تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِكَةُ

فرشتے اور روح سال بھر کی ہر بات کا حکم لے کر

وَالرُّوۡحُ فِیۡهَا بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ ۚ مِنۡ كُلِّ

اپنے پروردگار کے حکم سے نازل

[1] سورہ فیل اور لایلاف اسی طرح والضحیٰ اور الم نشرح نماز واجب میں ایک سورہ ہیں انہیں پڑھے تو مع بسم اللہ ملا کر پڑھے۔ بہتر یہ ہے کہ ان سورتوں کو نماز میں پڑھنے کے لیے اختیار ہی نہ کرے۔ علی نقی

اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ قف هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

ہوتے ہیں یہ رات صبح کے طلوع ہونے تک (از سر تا پا) سلامتی ہے۔

اس کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط کہہ کر رکوع میں جائے اور تین مرتبہ[1] کہے۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ ط واجب ایک مرتبہ ہے (میں اپنے پروردگار کو ہر عیب سے پاک جانتا ہوں اور اس کی حمد کرتا ہوں) اس کے بعد سنت ہے کہ ایک مرتبہ کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ط (اے اللہ رحمت نازل فرما محمد و آل محمد پر) پھر رکوع سے اُٹھ کر سیدھا کھڑا[2] ہو اور ایک مرتبہ کہے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ط (جس نے خدا کی تعریف کی خدا نے اس کی تعریف کو سن لیا) اس کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط کہہ کر سجدہ میں جائے اور تین[3] مرتبہ کہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِهٖ ط واجب ایک مرتبہ ہے (میں اپنے رب کو ہر عیب سے پاک جانتا ہوں اور اس کی حمد کرتا ہوں) اس کے بعد سنت ہے کہ ایک مرتبہ کہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ط اس کے بعد سیدھا بیٹھے اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط کہے اور پھر پڑھے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

---

[1] یا تین مرتبہ تسبیح صغیر یعنی سبحان اللہ کہے۔

[2] یہ قیام بعد از رکوع واجبات سے ہے۔ عمداً اسے ترک کرے گا تو نماز باطل ہو گی۔

[3] یا تین مرتبہ تسبیح صغیر یعنی سبحان اللہ کہے۔

بخشش چاہتا ہوں اور اس کے ہاں توبہ کرتا ہوں) پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط کہہ کر دوسرا سجدہ پہلے کی طرح بجا لائے۔ دوسرے سجدہ سے فارغ ہونے کے بعد پہلی طرح درست ہو کر بیٹھے[1] اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اسی طرح کہے (یہاں پر پہلی رکعت ختم ہے) اب بِحَوْلِ اللّٰہِ وَ قُوَّتِہٖٓ اَقُوْمُ وَ اَقْعُدُ ط (میں خدا کی دی ہوئی طاقت اور قوت سے اُٹھتا بیٹھتا ہوں) کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے اور پہلی رکعت کی طرح سورۃ حمد پڑھے۔ اس کے بعد سورۃ توحید[2] پڑھے اور وہ یہ ہے۔

رَبِّیْ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ ط (میں اپنے پروردگار سے اپنے گناہوں کی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو مہربان رحم والا ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ج اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ج لَمْ

اے میرے پیغمبر کہہ دے کہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس

[1] اس بیٹھنے کو جلسۂ استراحت کہتے ہیں بعض علماء اسے واجب قرار دیتے ہیں۔

[2] اگر سورہ توحید یا سورہ کافرون کے قصد سے منہ سے بسم اللہ نکلا تو ان سورتوں سے بخلاف دوسری سورتوں کے عدول نہیں کر سکتا قصداً سورہ توحید اور کافرون شروع کرنے کے بعد نماز جمعہ میں بھی سورہ جمعہ اور منافقون کی طرف عدول نہیں کر سکتا۔

يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ

سے کوئی اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کا کوئی ہمسر

كُفُوًا اَحَدٌ ۧ

اور مثل ہے ۔

اس کے بعد ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یا تین مرتبہ کہے: كَذٰلِكَ اللّٰهُ رَبِّيْ ؕ میرا پروردگار ایسا ہی ہے ! پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ ؕ کہہ کر دونوں ہاتھوں کو دُعائے قنوت[1] کے لیے اس طرح اُٹھائے کہ دونوں ہتھیلیوں کو مُنہ کے برابر لے جائے ہتھیلیاں آسمان کی طرف ہوں، انگلیاں باہم ملی ہوئی ہوں اور نظر ہتھیلیوں کی طرف ہو اور یہ کلمات پڑھے (ان کلمات کو کلمات فرج کہا جاتا ہے)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

اللہ حلیم و کریم کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ بزرگ و برتر کے سوا کوئی

---

[1] یاد رہے کہ یہ جزو نماز نہیں لیکن چونکہ مطلقاً سورۂ توحید کے بعد اس کا پڑھنا وارد ہوا ہے لہٰذا اس کا کہنا ثواب ہے ۔

[2] قنوت کی ابتدا اور انتہا صلوات سے کرنا مستحب ہے ۔

اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ط سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ

عبادت کے لائق نہیں پاک ہے وہ ربّ جو ساتوں

السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ

آسمانوں اور ساتوں زمینوں کا رب ہے اور

وَمَا فِيْهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ

ان کی اندرونی اور درمیانی چیزوں کا اور وہ عرش عظیم کا

الْعَظِيْمِ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

مالک ہے اور حمد (تعریف) اللہ کیلئے ہی ہے جو سارے جہان کا پروردگار ہے۔[1]

اس کے بعد درُود شریف پڑھے اور پھر کوئی دُعا پڑھے اور اس دُعا کا پڑھنا بہتر ہے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا وَاعْفُ

اے اللہ ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور ہمیں عافیت دے

عَنَّا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ

اور دُنیا اور آخرت میں ہمیں معاف فرما بے شک تو ہر

شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

چیز پر قادر ہے۔

[1] قنوت میں ایک دفعہ سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ پڑھ لے تو بھی کافی ہے۔

پھر درود شریف پڑھے اور تکبیر کہہ کر حسب سابق رکوع اور دونوں سجدے بجا لاکر بطریق مذکور درست بیٹھے اور اس طریقہ سے تشہد پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

حمد اللہ کے لیے ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں

وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

وہ تنہا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں حضرت محمد مصطفیٰ

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى

اس کے بندے اور رسول ہیں خدایا محمدؐ و آلِ محمدؐ پر

مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ○ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

رحمت نازل فرما اے نبی آپ پر سلام

اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

اور خدا کی رحمت اور اس کی برکتیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ط

نازل ہوں اور سلام ہو ہم مومنین پر اور اللہ کے نیک بندوں (انبیاء و آئمہ)

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط ○

پر سلام ہو تم پر (اے کاتبین اعمال) اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں

اس کے بعد تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ؕ کہے اور ہر بار ہاتھوں کو کانوں تک اٹھائے (یہاں پر دو رکعتی نماز ختم ہے) اور اگر نماز تین رکعتی ہو تو تشہد کے بعد پہلی طرح بِحَوْلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖٓ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ ؕ کہتا ہوا کھڑا ہو جائے اور آہستہ آہستہ صرف سورۂ حمد یا ایک مرتبہ تسبیحات اربعہ پڑھے۔ احوط تین مرتبہ ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا

اللہ پاک ہے اور حمد اللہ کے لیے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ؕ

اور اللہ بزرگ ہے۔

اس کے بعد ایک مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ؕ کہے اور پھر تکبیر کہے اس کے بعد مثل سابق رکوع اور سجدتین بجا لائے اور بطریق مذکور تشہد اور سلام اور تین مرتبہ تکبیر کہے اور اگر چار رکعتی ہو تو تیسری رکعت کے سجدتین کے بعد حسب سابق چوتھی رکعت تشہد اور سلام اور تین مرتبہ تکبیر کے ساتھ بجا لائے۔

لہ تسبیحات حمد سے افضل ہے خواہ پیش نماز ہو یا مقتدی ۔ عروہ۔

- بعض علماء نے کہا ہے کہ آخری سجدہ میں درود شریف کے بعد دنیا و آخرت کی حاجات کے لیے (بالفاظ عربیہ) دُعا مانگ سکتا ہے۔ خصوصاً رزق کے لیے دُعا کرنا۔ پس یہ دُعا پڑھے۔

يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ وَيَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ اُرْزُقْنِيْ وَارْزُقْ عِيَالِيْ مِنْ فَضْلِكَ فَاِنَّكَ ذُوا الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ؕ

- عوام تینوں سلام کے بعد تین مرتبہ اللہ اکبر کو نماز کا جزو سمجھتے ہیں یہ جائز نہیں ہے اور گناہ ہے لیکن نماز باطل نہیں ہے تکبیراتِ ثلاثہ داخل تعقیبات ہیں۔ رسالہ مفاتیح الجنان۔

تعقیب نماز کے بعد بے فاصلہ دُعا۔ مناجات، ذکرِ خدا اور تلاوتِ قرآن میں مشغول ہونا ہے۔ تعقیب نوافل کے بعد بھی مستحب ہے اگرچہ واجبی نماز کے بعد سُنّتِ موکدہ ہے۔ بعد از نماز بغیر دُعا وغیرہ بیٹھنا یا بغیر جلوس دُعا وغیرہ پڑھنا تعقیب میں شمار نہ ہوگا (العروۃ الوثقیٰ)

- اس کے بعد عالیہ بی بی سیدہ طاہرہ جناب فاطمۃ الزہراؑ کی تسبیح پڑھے۔ یہ تسبیح پڑھنا سُنّت ہے۔ اس کا ثواب اور فضائل آگے مذکور ہیں۔

اس کی ترکیب یہ ہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ ؕ چونتیس[۳۴] مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ تینتیس[۳۳] مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ ؕ تینتیس[۳۳] مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ ایک مرتبہ۔ اس کے بعد ہاتھوں کو بلند کر کے اپنے اور مومنین کے لیے جائز دُعا مانگے اور بہتر ہے کہے :

اَللّٰهُمَّ بِجَاهِ مُحَمَّدٍ وَّعَلِيٍّ وَّفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَاَوْلَادِهِ الْمَعْصُوْمِيْنَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ؕ

پھر اپنے پروردگار سے اپنی دعائیں مانگے، حاجات طلب کرے۔ بہتر ہے یہ دُعا پڑھے :

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْاِيْمَانَ بِكَ وَالتَّصْدِيْقَ بِنَبِيِّكَ وَالْعَافِيَةَ مِنْ جَمِيْعِ الْبَلَاءِ وَالشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ وَالْغِنٰى عَنْ اَشْرَارِ النَّاسِ ؕ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا صَلٰوتَنَا وَصِيَامَنَا وَقِيَامَنَا وَرُكُوْعَنَا وَسُجُوْدَنَا وَتَسْبِيْحَنَا وَتَضَرُّعَنَا وَ

سلہ عدد کے شک کی صورت میں کمی پر بنا کرے۔

لَا تَضْرِبْ بِهَا بِوُجُوْهِنَا يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا اَللّٰهُمَّ

طَهِّرْ قُلُوْبَنَا مِنَ النِّفَاقِ وَاَعْمَالَنَا مِنَ الرِّيَآءِ

وَبُطُوْنَنَا مِنَ الْحَرَامِ وَفُرُوْجَنَا مِنَ الْفُجُوْرِ

وَاَعْيُنَنَا مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَآئِنَةَ

الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِى الصُّدُوْرُ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ

اَسْئَلُكَ صَبْرًا جَمِيْلًا وَّفَرَجًا قَرِيْبًا وَّاَجْرًا

عَظِيْمًا وَّتَوْبَةً نَّصُوْحًا وَّقَلْبًا سَلِيْمًا وَّ

لِسَانًا ذَاكِرًا وَّبَدَنًا صَابِرًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّ

سَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّعِلْمًا نَّافِعًا

وَّوَلَدًا صَالِحًا وَّسِنًّا طَوِيْلًا وَّعَمَلًا مَّقْبُوْلًا

وَّدُعَآءً مُّسْتَجَابًا وَّكَسْبًا طَيِّبًا وَّنَعِيْمًا مُّقِيْمًا

وَّجَنَّةً حَرِيْرًا وَّنَضْرَةً سُرُوْرًا ط اَللّٰهُمَّ

اِنْ كَانَ رِزْقِیْ فِی السَّمَآءِ فَاَنْزِلْهُ وَاِنْ كَانَ

فِی الْاَرْضِ فَاَخْرِجْهُ وَاِنْ كَانَ بَعِيْدًا فَقَرِّبْهُ

وَاِنْ كَانَ قَرِيْبًا فَيَسِّرْهُ وَاِنْ كَانَ يَسِيْرًا

فَبَارِكْ لَنَا فِيْهِ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ط

اور یہ دُعا بھی منقول ہے ۔

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ

دِيْنًا وَّ بِالْقُرْاٰنِ كِتَابًا وَّ بِالْكَعْبَةِ قِبْلَةً وَّ بِعَلِيٍّ

وَّلِيًّا وَّ اِمَامًا وَّ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيِّ بْنِ

الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَّجَعْفَرِ بْنِ

مُحَمَّدٍ وَّمُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَّعَلِيِّ بْنِ

مُوْسٰى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَّعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ

وَّالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَّالْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَئِمَّةً وَّسَادَةً وَّقَادَةً بِهِمْ
اَتَوَلّٰى وَمِنْ اَعْدَآئِهِمْ اَتَبَرَّءُ ط

نیز یہ دُعا حضرت حجتؑ سے منقول ہے۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا تَوْفِيْقَ الطَّاعَةِ وَبُعْدَ الْمَعْصِيَةِ
وَصِدْقَ النِّيَّةِ وَعِرْفَانَ الْحُرْمَةِ وَاَكْرِمْنَا
بِالْهُدٰى وَالْاِسْتِقَامَةِ وَسَدِّدْ اَلْسِنَتَنَا
بِالصَّوَابِ وَالْحِكْمَةِ وَامْلَاْ قُلُوْبَنَا بِالْعِلْمِ وَ
الْمَعْرِفَةِ وَطَهِّرْ بُطُوْنَنَا مِنَ الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ
وَاكْفُفْ اَيْدِيَنَا عَنِ الظُّلْمِ وَالسَّرِقَةِ وَاغْضُضْ
اَبْصَارَنَا عَنِ الْفُجُوْرِ وَالْخِيَانَةِ وَاسْدُدْ اَسْمَاعَنَا
عَنِ اللَّغْوِ وَالْغِيْبَةِ وَتَفَضَّلْ عَلٰى عُلَمَآئِنَا

بِالزُّهْدِ وَالنَّصِيحَةِ وَعَلَى الْمُتَعَلِّمِيْنَ بِالْجُهْدِ

وَالرَّغْبَةِ وَعَلَى الْمُسْتَمِعِيْنَ بِالْاِتِّبَاعِ وَ

الْمَوْعِظَةِ وَعَلَى الْمَرْضَى الْمُسْلِمِيْنَ بِالشِّفَآءِ

وَالرَّاحَةِ وَعَلَى مَوْتَاهُمْ بِالرَّاْفَةِ وَالرَّحْمَةِ

وَعَلَى مَشَآئِخِنَا بِالْوَقَارِ وَالسَّكِيْنَةِ وَعَلَى

الشَّبَابِ بِالْاِنَابَةِ وَالتَّوْبَةِ وَعَلَى النِّسَآءِ

بِالْحَيَآءِ وَالْعِفَّةِ وَعَلَى الْاَغْنِيَآءِ بِالتَّوَاضُعِ

وَالسَّعَةِ وَعَلَى الْفُقَرَآءِ بِالصَّبْرِ وَالْقَنَاعَةِ وَ

عَلَى الْاُمَرَآءِ بِالْعَدْلِ وَالشَّفْقَةِ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ

بِالْاِنْصَافِ وَحُسْنِ السِّيْرَةِ وَبَارِكْ لِلْحُجَّاجِ

وَالزُّوَّارِ فِى الزَّادِ وَالنَّفَقَةِ وَاقْضِ مَآ اَوْجَبْتَ

عَلَيْهِمْ مِّنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِفَضْلِكَ وَ

رَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝

● نیز دُعا مقاتل بن سلیمان کا پڑھنا بھی منقول ہے اور یہ دُعا حلِ مشکلات اور استجابت کے لیے مجرب ہے اور وہ یہ ہے۔

اِلٰهِیْ كَيْفَ اَدْعُوْكَ وَاَنَا اَنَا وَكَيْفَ اَقْطَعُ رَجَآئِیْ مِنْكَ وَ
اَنْتَ اَنْتَ اِلٰهِیْ اِذَا لَمْ اَسْئَلْكَ فَتُعْطِيْنِیْ فَمَنْ ذَا الَّذِیْ
اَسْئَلُهٗ فَيُعْطِيْنِیْ اِلٰهِیْ اِذَا لَمْ اَدْعُكَ فَتَسْتَجِيْبُ
لِیْ فَمَنْ ذَا الَّذِیْ اَدْعُوْهُ فَيَسْتَجِيْبُ لِیْ
اِلٰهِیْ اِذَا لَمْ اَتَضَرَّعْ اِلَيْكَ فَتَرْحَمُنِیْ فَمَنْ
ذَا الَّذِیْ اَتَضَرَّعُ اِلَيْهِ فَيَرْحَمُنِیْ اِلٰهِیْ فَكَمَا
فَلَقْتَ الْبَحْرَ لِمُوْسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ وَنَجَّيْتَهٗ
اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَنْ

(انیک)

تُنْجِيْنِيْ مِمَّا اَنَا فِيْهِ وَتُفَرِّجُ عَنِّيْ فَرَجًا عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ؕ

- یہ دُعا اگر با وضو ہو کر ایک نشست میں سوا مرتبہ جس بھی جائز حاجت کے لیے پڑھی جائے پوری ہوگی مجرّب ہے۔ (وقت ایک گھنٹہ)

تعقیب کے اختتام پر کہے :

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ؕ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؕ

سجدۂ شکر

اس کے بعد سجدۂ شکر بجا لاتے۔ اس سجدہ میں بہ نیت سجدہ شکر محض پیشانی کا جاتے سجدہ پر رکھ دینا کافی ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ ہاتھوں کو کہنیوں تک اور شکم وسینہ کو بھی زمین سے ملائے۔ اور تین مرتبہ کہے۔ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ط پھر داياں رخسار رکھ کر تین بار کہے۔ یَا اَللّٰہُ یَا رَبَّاہُ یَا سَیِّدَاہُ پھر بایاں رخسار رکھ کر تین بار یہی الفاظ کہے یا تین بار کہے۔ عَفْوًا اِللّٰہِ ط پھر پیشانی رکھ کر تین بار کہے۔ شُکْرًا لِلّٰہِ ط اور ایک بار کہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط

- علماء شیعہ کا اس پر اجماع ہے کہ کسی نعمت کے ملنے یا کسی مصیبت کے ٹلنے پر سجدہ شکر بجا لانا سُنت ہے اور سجدۂ شکر کا بہترین مقام نماز کے بعد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نماز کی ادائیگی کی توفیق دی۔

- امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ میرے والد بزرگوار امام علی زین العابدینؑ جب بھی خدا کی کوئی نعمت یاد کرتے تو سجدہ شکر بجا لاتے اور جب کوئی خوفناک مصیبت ٹل جاتی تو بھی آپ سجدہ شکر بجالاتے اور ہر دفعہ جب نماز سے فارغ ہو کر سجدہ شکر کرتے حضورؑ کے تمام اعضاء سجدہ پر کثرت سجدہ کی وجہ سے گٹے پڑ گئے ہوئے تھے اسی وجہ سے آپ کا نام "سجاد" مشہور ہو گیا۔

- سجدہ کے بعد موضع سجدہ پر داہنا ہاتھ پھیر کر اس ہاتھ کو منہ اور جسم

کے اگلے حصّہ پر پھیرنا سنت ہے۔

- پھر روبقبلہ کھڑے ہو کر مدینہ منورہ کی طرف انگشت شہادت کے ساتھ اشارہ کر کے بہ نیت سُنّت یہ زیارت پڑھے۔ زیارت پڑھتا ہوں۔ سردارِ انبیاء جناب محمد مصطفےٰ کی سنّت قربتہً الی اللہ۔

زیارت

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَاعِثَ الْهُدٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

- پھر قبلہ رُو سے ذرا داہیں طرف مُڑ کر روضہ سیّد الشہدا کربلا معلّٰی کی طرف اشارہ کر کے زیارت جناب امام حسینؑ پڑھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ

اَمِيْرِالْمُؤْمِنِيْنَ وَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ

عَلَيْكَ يَابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ سَيِّدَةِ نِسَآءِ

الْعٰلَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَایَ وَعَلٰٓی

اَنْصَارِكَ الْمُسْتَشْهَدِيْنَ مَعَكَ جَمِيْعًا وَّرَحْمَةُ

اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ؕ

پھر مشہدِ مقدس یعنی روضہ امام علیؑ رضا کی جانب (شمال مغرب کے کونے) میں اشارہ کر کے غریب الغربا، امام علیؑ رضا کی زیارت پڑھے ۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا غَرِيْبَ الْغُرَبَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

يَا مُعِيْنَ الضُّعَفَآءِ وَالْفُقَرَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

يَا مُغِيْثَ الشِّيْعَةِ وَالزُّوَّارِ فِيْ يَوْمِ الْجَزَآءِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَنِيْسَ النُّفُوْسِ اَلسَّلَامُ

عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمَدْفُوْنُ بِاَرْضِ طُوْسٍ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰبَآئِكَ السَّبْعَةِ وَاَبْنَآئِكَ

الْاَرْبَعَةِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

اس کے بعد رو بقبلہ ہو کر زیارت جناب امام صاحب العصر والزّمانؑ اس طرح پڑھے ۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْعَصْرِ وَالزَّمَانِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ الرَّحْمٰنِ اَلسَّلَامُ

عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْاِنْسِ وَالْجَآنِّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

يَا شَرِيْكَ الْقُرْاٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَامِعَ الْكُفْرِ

وَالطُّغْيَانِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا دَافِعَ الظُّلْمِ

وَالْعُدْوَانِ عَجَّلَ اللّٰهُ فَرَجَكَ وَسَهَّلَ اللّٰهُ

مَخْرَجِكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

فاتحہ میں سات سکتے

شمار	الفاظ قرآن	پیدا ہونیوالی مہمل آواز
١	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سے	دُلِلْ
٢	لِلّٰهِ رَبِّ سے	هِرَبْ
٣	مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ سے	كِيَوْ
۴	اِيَّاكَ نَعْبُدُ سے	كَنَعْ
۵	اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ سے	كَنَسْ
٦	اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ سے	تَعَ
٧	الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ سے	بِعَ

یہ سات لفظ

دُلِلْ ، هِرَبْ ، كِيَوْ ، كَنَعْ ، كَنَسْ ، تَعَ ، بِعَ

مہمل ہیں۔

قرأت میں ان کا لحاظ رکھنا اور ان سے بچنا ضروری ہے تحفۃ العوام مقبول جدید

اسی طرح اَلرَّحِيْمِ کی میم اور مٰلِكِ کی میم کو آپس میں نہ ملاتے۔

خدا تیرے لیے [illegible] گا اور تیرے غم کو دُور کر دے گا۔ (امیانہ)

فضائل تسبیح حضرت سیّدہ عالمؑ

- امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا ہر نماز کے بعد جناب فاطمۃ الزہراؑ کی تسبیح میرے نزدیک ہر دن میں ہزار رکعت نماز سے بہتر ہے۔
- اگر تکبیرات۔ تسبیحات یا تحمیدات کے عدد میں شک ہو تو کمی پر بنا کرے۔ عروہ
- امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے آپ نے فرمایا کہ جس نے حضرت فاطمۃ الزہراؑ کی تسبیح پڑھی۔ پھر اپنے گناہوں کی بخشش کی دُعا مانگی تو اس کے گناہ بخشے جائیں گے۔ یہ تسبیح زبان کے ساتھ سو دفعہ ہے۔ لیکن میزانِ اعمال میں اس کا ثواب ہزار تسبیح کے برابر لکھا جاتا ہے۔ اِس تسبیح سے اللہ خوش ہوتا ہے اور شیطان دُور بھاگتا ہے۔

  (سفینۃ البحار جلد ا صہ ۵۹۳)
- مومن کو چاہیئے کہ چونتیس ۳۴ دانہ یا سَو ۱۰۰ دانہ کی تسبیح اپنے پاس رکھے۔ اگر خاکِ شفا کی تسبیح ہو تو بہت زیادہ ثواب ہے۔
- جناب امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ جب کوئی مومن خاکِ شفاء کی تسبیح کے ساتھ ذکرِ خدا کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کے لیے ہر دانہ پر

چالیس حسنہ (نیکی) عطا کرتا ہے اور اگر خالی تسبیح پھراتا رہے تو ہر دانہ پر بیس حسنہ کا ثواب بخشتا ہے۔

- وارد ہے کہ جو شخص خاکِ شفا کی تسبیح پر ایک تسبیح پڑھتا ہے تو خداوند عالم اس کو چار سو نیکیوں کا ثواب بخشتا ہے۔ چار سو گناہ بخش دیتا ہے۔ چار سو حاجتیں پوری کرتا ہے اور آسمانوں کے ساتوں طبق قبولیتِ نماز کے لیے کھول دیتا ہے۔
- اگر کوئی چیز اس سے بہتر ہوتی تو رسالتمآب اپنی بیٹی کو وہی عنایت فرماتے یہ افضل تعقیبات ہے یہی وہ ذکر کثیر ہے جو خداوند عالم نے اذکرا اللہ ذکرا اکثیرا فرمایا ہے۔ ع و ہ

مظنّہ، شک، سہو

نمازی کو دورانِ نماز کبھی مظنہ (گمانِ غالب) لاحق ہوتا ہے۔ کبھی شک اور کبھی سہو۔

مظنّہ نماز میں اس گمان کو کہا جاتا ہے جو کسی حصّہ نماز یا جزو نماز کے ادا ہونے یا نہ ہونے کی نسبت کسی ایک طرف کو خیال زیادہ رجوع کرتا ہو اور دوسری طرف کم اور اس مظنّہ کا حکم یقین کی مانند ہے یعنی اگر گمان غالب صحت کی طرف ہو تو نماز صحیح سمجھنی چاہیئے اور اگر گمان غالب

سہو کی طرف ہو تو احکام سہو پر عمل کیا جاوے۔

• کسی رکعت میں سجدتین کی نسبت گمان غالب یہ ہے کہ وہ صحیح طور پر بجالاتے گئے ہیں اور خفیف سا خیال یہ ہے کہ ایک سجدہ ترک ہو گیا ہے تو سجدتین کا عمل میں آنا تسلیم کیا جائے گا اور نماز صحیح ہو گی۔ لیکن اگر گمان غالب یہ ہو کہ ایک سجدہ ترک ہو گیا ہے اور خفیف سا یہ خیال ہو کہ دونوں سجدے کئے ہیں تو ایک سجدہ کا ترک ہونا تسلیم کیا جائے گا اور حکم سہو پر عمل کرنا ہو گا۔

شک وہ گمان ہے جو کسی چیز کے ہونے، نہ ہونے کی نسبت برابری کے درجہ پر ہو۔ کسی ایک طرف کو خیال کا زیادہ رجوع نہ ہوتا ہو۔

سہو وہ غلطی ہے جو کسی چیز کے کرنے اور نہ کرنے کی نسبت غفلت یا بھول سے واقع ہوا اور اس کے واقع ہونے کا بھی یقین ہو۔

شکیات نماز

• وہ شکوک جو اثنائے نماز میں رکعت کی کمی، زیادتی یا رکوع و سجود وغیرہ کے متعلق ہوا کرتے ہیں۔ وہ کل اکیس ہیں جن میں آٹھ قابلِ اصلاح و تدارک اور آٹھ مبطل نماز اور پانچ غیر معتبر ہیں۔

• صحیح شکوک ہیں ان کے متعلق جو حکم دیا گیا ہے وہ بجالائے بلا تدارک

چھوڑنے پر گنہ گار ہوگا لیکن اسے نماز پھر سے تب شروع کرنی چاہیئے جب اس کے بعد ایسا کام کرے جو نماز کو باطل کر دیتا ہے۔ جیسے قبلہ کی طرف سے منہ پھیر لینا وغیرہ اگر کوئی مبطل کام کیے بغیر پھر سے وہی نماز پڑھے گا تو یہ دوسری نماز بھی باطل ہوگی۔

جدول شکیات

یہ تمام شکیات چار رکعتی نماز میں واقع ہونے والے ہیں۔

مقاماتِ شک	قیام کی حالت میں	رکوع کی حالت میں	رکوع کے بعد	اثنائے سجود میں	دونوں سجدوں کے یعنی سر اٹھانے کے بعد	جس حالت میں شک کو صحیح مانا جائے کیا عمل کرنا چاہیئے۔
(۱) دو اور تین میں شک ہو	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح	تین رکعت پہ بنا رکھ کر نماز ختم کرے۔ بعد ازاں نماز احتیاط کھڑا ہو کر ایک رکعت یا دو رکعت بیٹھ کر پڑھے۔
(۲) دو تین اور چار میں شک ہو	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح	چار پہ بنا رکھ کر نماز کو ختم کرے پھر دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر اور دو رکعت بیٹھ کر ادا کرے

مقاماتِ شک	قیام کی حالت میں	رکوع کی حالت میں	رکوع کے بعد	اثنائے سجدہ میں	دونوں سجدوں کے پورا کرنے کے بعد	جس حالت میں شک کو صحیح مانا جائے کیا عمل کرنا چاہیئے
۳۔ دو اور چار میں شک ہو	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح	چار پر بنا رکھ کر نماز کو ختم کرے اور دو رکعت نماز احتیاط کھڑا ہو کر بجا لاوے
۴۔ تین اور چار میں شک ہو	صحیح	صحیح	صحیح	صحیح	صحیح	چار پر بنا رکھ کر نماز کو ختم کرے ایک رکعت نماز کھڑے ہو کر یا دو رکعت نماز احتیاط بیٹھ کر بجالاتے۔
۵۔ چار اور پانچ میں شک ہو	صحیح[1]	باطل	باطل	باطل	صحیح[2]	۱۔ دونوں سجدے کر لینے کے بعد شک میں چار پر بنا رکھ کر تشہد و سلام پڑھ کے نماز ختم کرے بعد ازاں دو سجدے سہو واجب بجالاتے۔ ۲۔ قیام کی حالت میں شک کی صورت میں بیٹھ جاتے اور تشہد و سلام پڑھے پھر ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو

مقامات شک	قیام کی حالت میں	رکوع کی حالت میں	رکوع کے بعد	اثنائے سجدہ میں	دونوں سجدوں کو پورا کرنے کے بعد	جس حالت میں شک کو صحیح مانا جائے کیا عمل کرنا چاہیئے۔
						رکعت بیٹھ کر پڑھے لہ
تین اور پانچ میں شک ہو [۱]	صحیح	باطل	باطل	باطل	باطل	بیٹھ جائے۔ یہ شک دو اور چار کا ہو جائے گا۔ لہٰذا التشہد وسلام پڑھ کر نماز ختم کرے۔ اور کھڑے ہو کر دو رکعت نماز احتیاط پڑھے۔
تین چار اور پانچ میں شک ہو [۲]	صحیح	باطل	باطل	باطل	باطل	بیٹھ جائے یہ شک دو۔ تین اور چار کا ہو جائے گا لہٰذا تشہد وسلام پڑھ کر نماز ختم کرنے کے بعد دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر اور دو رکعت بیٹھ کر پڑھے۔
پانچ اور چھ میں شک ہو [۳]	صحیح	باطل	باطل	باطل	باطل	بیٹھ جائے یہ شک چار اور پانچ کا ہو جائے گا۔ تشہد وسلام

والی ہے۔

(انیک)

پڑھ کر دو سجدہ سہو واجباً بجالائے۔

نمازِ احتیاط

کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر ایک یا دو رکعت جیسے لازم ہوتی
ہوں نماز فریضہ کی طرح بجالائے۔ اس کی نیت یہ ہے کہ
نماز پڑھتا/پڑھتی ہوں۔ ایک یا دو رکعت واسطے اس ترک کے جو نماز ظہر،
یا عصر، یا عشاء میں واقع ہوا واجب قربۃً الی اللہ۔

احکام احتیاط

نماز احتیاط میں سورۃ اَلْحَمْدُ کے بعد دوسرا سورۃ
نہیں پڑھنا اور اس میں دُعا قنوت بھی نہیں ہے۔

- نماز احتیاط کو آہستہ بغیر آواز کے بجالائے۔
- نمازِ احتیاط کی نیّت کو زبان پر نہ لائے اور احتیاط واجب اس میں ہے کہ بِسْمِ اللّٰہِ بھی آہستہ پڑھے۔
- اگر کسی شخص کو نماز احتیاط کی رکعات میں شک پیدا ہو جائے تو اگرچہ علماء

اگر چوتھی رکعت اور پانچ سے آگے کی رکعتوں میں اکمالِ سجدتین کے بعد شک ہو مثلاً چوتھی اور چھٹی یا چوتھی اور ساتویں وغیرہ تو احوط وجوبی یہ ہے کہ عمل مذکور بھی کرے (یعنی چوتھی مان کر بعد نماز دو سجدہ سہو) اور نماز کا اعادہ بھی کرے۔ بلکہ احوط (وجوبی) ہے کہ قیام بے جا اور زائد اذکار کی وجہ سے جو بجا لایا ہے دو سجدہ سہو کرے اور یہ حکم تمام صورتوں میں نافذ ہے جہاں قیام کو توڑ کر بیٹھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (پچھلے صفحہ کا حاشیہ)

کے درمیان قول مشہور یہ ہے کہ اس کا حکم وہی ہے جو نافلہ کا ہے لیکن یہ محلِ اشکال ہے۔ احوط (وجوبی) یہ ہے کہ کمی یا زیادتی غرض جس پہلو پہ چاہے بنا کرکے نماز کو پورا کرے اس کے بعد دوبارہ نماز احتیاط پڑھے اور اصل نماز کو بھی از سرِ نو پڑھے۔ مختار المسائل ص۱۶۴

کیفیّت جس پر نماز احتیاط بجالانا واجب ہے وہ سلام ختم کرنے کے بعد فوراً کسی منافی نماز کے صادر ہوتے بغیر تکبیر کہے اس کے بعد سورہ الحمد پڑھے اور رکوع و دو سجدے بجالاتے۔ اگر ایک رکعت ہو تو سجد تین کے بعد مختصر تشہد و سلام بجالاتے اور اگر نماز احتیاط دو رکعت ہو تو پہلی رکعت کے سجد تین کے بعد اُٹھ کر دوسری رکعت بجالاتے اور پھر تشہد و سلام مختصر جیسا کہ آگے سجدہ سہو کے بیان میں مذکور ہے۔ پڑھے۔

● اور شک کی پانچ صورتیں وہ جن میں شک کا اعتبار نہیں ہوتا اور نماز صحیح ہے۔ وہ یہ ہیں:

۱۔ محل گزرنے کے بعد شک کرنا۔	جیسے سجدہ میں شک ہوا ہو کہ رکوع کیا ہے یا نہ۔
۲۔ شک بعد از سلام	جیسے سلام کہنے کے بعد شک ہو تو اس شک کی پرواہ نہ کرے اور نماز کو صحیح سمجھے۔

۳۔ بعد از وقت شک کرنا۔	جیسے شام کو شک ہوا ظہر کی نماز پڑھی ہے یا نہ۔
۴۔ کثیر الشک کا شک	کثیر الشک وہ شخص ہے جو ایک نماز میں تین دفعہ شک کرے یا اسے تین نمازوں میں متصل شک ہوتا رہے بشرطیکہ شک کرنے کی وجہ غصہ یا خوف یا حواس کی پریشانی نہ ہو۔ یا جسے عرفاً کثیر الشک کہا جاتے۔
۵۔ امام و ماموم کا شک	ان میں سے کسی ایک کو شک ہو تو دوسرے کے یقین اور گمانِ غالب پر اس شک کا کوئی اعتبار نہیں۔

شک کی وہ آٹھ صورتیں جن میں نماز باطل ہے اور از سرِ نو پڑھنا پڑتی ہے۔

۱۔ دو رکعتی نماز میں شک	یعنی صبح کی اور ظہر و عصر اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں اور سفر میں ان تمام نمازوں میں کیونکہ سفر میں چار رکعتی نمازیں دو رکعتی ہو جاتی ہیں۔ البتہ اگر دو رکعت مستحبی نماز یا دو رکعت نماز احتیاط میں شک ہو جاتے تو پھر اس شک

	سے نماز باطل نہیں ہوتی۔
۲۔ سہ رکعتی نماز میں شک	جیسے مغرب کی نماز پس جبکہ عدد رکعات میں شک ہو تو نماز باطل ہے۔
۳۔ چار رکعتی میں جہاں پہلی رکعت کا دخل ہو۔	یعنی چار رکعتی نماز میں یہ شک ہو کہ پہلی رکعت ہے یا دوسری یا تیسری، پہلی ہے یا چوتھی۔
۴۔ چار رکعتی میں شک جہاں سجدتین سے پہلے دوسری رکعت کا شک میں دخل ہو۔	یعنی چار رکعتی نماز میں جب دوسری رکعت کے اتمام سجدتین سے پہلے شک ہو کہ دوسری ہے یا تیسری، دوسری ہے یا چوتھی۔
۵۔ دو اور پانچ میں شک ہو۔	یعنی چار رکعتی نماز میں شک ہو کہ دوسری ہے یا پانچویں اور پانچ سے زیادہ میں۔

۶۔ تین اور چھ میں شک ہو یا اس سے زیادہ میں	چار رکعتی نماز میں یہ شک ہو کہ تیسری ہے یا چھٹی اور اسی طرح چھ سے زیادہ میں شک۔
۷۔ چار اور چھ میں سجدتین سے پہلے شک ہو۔	چار رکعتی نماز میں شک ہو کہ چوتھی ہے یا چھٹی۔
۸۔ عدد رکعات میں شک ہو۔	اسی طرح شک ہو کہ معلوم ہی نہ ہو کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔

- اگر کسی انسان کو ان شکوک مبطلہ میں سے کوئی شک لاحق ہو جائے تو اسے فوراً نماز نہ توڑ دینا چاہیئے۔ بلکہ تھوڑی دیر اتنا تدبر اور فکر کرے کہ جس سے نماز کی صورت ختم نہ ہو جائے اگر یقین یا گمان غالب حاصل ہو جائے تو اس یقین یا گمان غالب کے نتیجے پر یا بصورت دیگر اس شک پر عمل کرے۔

سجدۂ سہو

نماز کے سلام کے بعد ان پانچ چیزوں کے لیے دو سجدۂ سہو بجا لانے واجب ہوتے ہیں۔

۱۔ نماز کی حالت میں سہواً کوئی بات کرنا۔

۲۔ غیر محل میں سلام پڑھنا۔

۳۔ ایک سجدہ کو بھول جانا۔

۴۔ تشہد کو بھول جانا۔

۵۔ کسی رکعت میں اتمام سجدتین کے بعد شک ہونا کہ چوتھی ہے یا پانچویں۔

- بلکہ ہر سہوی کمی یا زیادتی جو مبطل نماز نہ ہو کے لیے بنا بر احتیاط واجب دو سجدہ سہو بجا لاتے۔
- سجدہ سہو قصداً ادا نہ کرنے سے گنہگار ہے لیکن دوبارہ نماز بجا لانا ضروری نہیں۔
- بھولے ہوئے تشہد اور سجدہ کی نماز کے بعد قضا لازم ہے۔ پھر سجدہ سہو کرے۔

(آخر کے ہر سلام میں سے ایک یا دونوں کا بے موقع واقع ہونا) سلام اوّل بے جا موجب سجدہ سہو نہیں ہوتا۔

ترکیب نماز کے بعد بحالت قعود نیت کرے کہ سجدہ سہو کرتا/کرتی ہوں اس بھول کے واسطے واجب کہے یا صرف قربۃً الی اللہ۔ پھر احتیاطاً تکبیر کہہ کر نماز فریضہ کی طرح سجدہ میں جاتے اور پڑھے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ پھر بیٹھے اور دوسرا سجدہ بجالائے

اور بیٹھ کر پڑھے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ

اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ط پھر یہ سلام اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ

اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط پڑھے

نمازِ تہجّد (نمازِ شب)

جناب رسولِ خدا نے فرمایا کہ جو نمازِ شب پڑھے گا عوض ہر رکعت کے ہزار سال کی عبادت کا ثواب ملے گا اور اپنے عزیزوں میں سے ان

ستر اشخاص کی شفاعت کر سکے گا جو قابل جہنم ہوں اللہ ہزار حاجت دنیا و آخرت کی بر لاتے گا کہ ان میں سے کم تر گناہوں سے پاک ہونا ہے۔ عذاب قبر سے بے خوف ہوگا اور اس کے لیے آتشِ جہنم سے برآت لکھ دیں گے۔
(تحفۃ العوام مقبول مستند)

اس نماز کا وقت نصف شب سے شروع ہو کر طلوعِ صبح صادق تک باقی رہتا ہے اور جس قدر صبح صادق سے قریب ہو بہتر ہے معذور شخص نصف شب سے پہلے بھی پڑھ سکتا ہے لیکن اس سے قضا بہتر ہے اور اگر چار رکعت پڑھی ہوں کہ صبح ہو جاتے تو باقی رکعتوں کو تخفیف کے ساتھ ادا کی نیت سے بجا لاتے۔ نمازِ تہجد بھی نماز صبح کی طرح دو دو رکعت کرکے پڑھنا ہوتی ہے اور وہ آٹھ رکعتیں ہیں۔ اور اس کے ساتھ نماز شفع دو رکعت اور نماز وتر ایک رکعت۔ کل گیارہ رکعتیں ہیں۔ ان جملہ نمازوں کو " نمازِ شب" بھی کہا جاتا ہے۔

مختصر طریقہ نماز شب

پہلے نیت کرے کہ دو رکعت نماز شب پڑھتا / پڑھتی ہوں سنّت قربۃً الی اللہ۔

دو دو رکعت کر کے ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ توحید پڑھے۔ اسی طرح آٹھ رکعت مکمل کرے اور ہر رکعت میں صرف سورہ حمد پر بھی اکتفا کر سکتا ہے۔ آٹھ رکعت نماز نافلہ شب سے فارغ ہو کر تسبیح جناب

سیدہ طاہرہؑ پڑھے۔ پھر دو رکعت نماز شفع بجا لاتے۔ ہر رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورۂ توحید پڑھے یا پہلی رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ فلق اور دوسری رکعت میں ایک مرتبہ سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ پڑھے اور اس نماز شفع میں قنوت نہیں ہے اس کے بعد ایک رکعت نماز وتر پڑھے۔ نیت کرے ایک رکعت نماز وتر پڑھتا / پڑھتی ہوں سنت قربۃً الی اللہ۔ سورۃ الحمد کے بعد تین مرتبہ سورہ توحید پڑھے اور تین مرتبہ سورہ فلق اور تین مرتبہ سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے اور قنوت کے لیے ہاتھ اٹھاتے اور یہ دُعا پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا فِيْهِنَّ

نماز شب کی دُعا میں بالخصوص اپنے والدین اکابر دین اور اساتذہ کرام کو فراموش نہ کرے اور جن لوگوں کے اس پر حقوق ہیں ان کا نام لے کر دعائے مغفرت کرے۔ ہر شخص اپنی مرضی کی دُعا مانگ سکتا ہے بشرطیکہ جائز ہو اور اس میں عربی کی پابندی بھی نہیں ہے۔ مومنین احقر سید اقرار حسین کو دُعا میں ضرور یاد رکھیں۔

وَمَا بَيْنَهُنَّ وَمَا فَوْقَهُنَّ وَمَا تَحْتَهُنَّ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط پھر ستر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ط پھر سات مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ بِجَمِيْعِ ظُلْمِيْ وَجُرْمِيْ وَاِسْرَافِيْ عَلٰى نَفْسِيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ پھر تین سو مرتبہ اَلْعَفْوُ اَلْعَفْوُ اس کے بعد پڑھے رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ط

پھر چالیس مومنین یا زیادہ مرد و عورت (زندہ و مُردہ) کے لیے نام بنام اس طرح دُعائے مغفرت کرے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَّ فُلَانَةٍ (عورت) یہاں پر نام لے اور رکوع و سجود اور تشہد و سلام کے ساتھ نماز تمام کرے۔

فضائل نماز باجماعت

۱۔ واجب نمازوں سے نماز پنجگانہ اور پنجگانہ سے بالخصوص صبح مغرب اور عشاء کی نمازیں باجماعت پڑھنے کی بہت تاکید ہے۔

۲۔ ایک تکبیر جو پیشنماز کے ساتھ بجالائی جاتے۔ ساٹھ ہزار حج اور عمرہ سے بہتر ہے اور دنیا و مافیہا سے ستر ہزار مرتبہ افضل تر ہے اور ایک سجدہ جو پیشنماز کے ساتھ کیا جاتے سنؔو غلاموں کے آزاد کرنے سے بہتر ہے۔ پیشنماز کے ساتھ ایک رکعت ادا کرنا مساکین پر ایک لاکھ دینار تصدّق کرنے سے بہتر ہے۔

۳۔ پیغمبرؐ خدا نے فرمایا جماعت کے ساتھ شامل ہو کر نماز پڑھنا اپنے گھر میں چالیس سال کی انفرادی نمازوں سے بہتر ہے کسی نے عرض کی یارسول اللہ جماعت کے ساتھ ایک دن کی نماز پڑھنے کا اس قدر ثواب ہے؟ فرمایا بلکہ ایک وقت کی نماز۔

۴۔ پیغمبرؐ خدا نے فرمایا جو مسجد کے پڑوسؔ میں رہتا ہو اور تین دن تک متواتر نماز جماعت میں شامل نہ ہو تو اس پر اللہ، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس کے ساتھ تزویج کا ربط قائم نہ کرو اور اگر تارکِ نماز بیمار ہو تو

---

[1] نبی کریمؐ سے مروی ہے کہ حق ہمسائیگی ارد گرد کے چالیس گھروں تک ہوتا ہے اور ایک روایت میں ہے چالیس گز تک۔ (جامع الاخبار باب حق الجار)

اس کی عیادت نہ کرو۔

۵۔ جبرائیل امین نے آکر عرض کی اے پیغمبرؐ خدا تے جبار تحفہ سلام کے بعد فرماتا ہے جو نماز جماعت سے جُدا ہو کر مر گیا وہ جنت کی بُو بھی نہ سُونگھ سکے گا۔ تارکِ جماعت میرے نزدیک ملعون ہے۔ اے محمدؐ! جماعت میں شامل نہ ہونے والے تیری اُمت کے یہودی ہیں۔ میں نے ہر ذی نفس و ذی رُوح کو حکم دیا ہے کہ وہ تارکِ جماعت پر لعنت کرے۔ (جامع الاخبار)

۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ بزمانہ حضرت رسولِ خدا کچھ اشخاص نماز کے وقت جماعت میں شریک نہ ہوتے تھے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ان لوگوں کے گھر جلا دیے جائیں تاکہ وہ گھروں سے نکلیں اور شریکِ جماعت ہو کر نماز ادا کریں۔ اس وقت ایک اندھے نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں اندھا ہوں مسجد تک کس طرح آؤں اور کس طرح واپس جاؤں اور بعض دفعہ اذان کی آواز بھی مجھے سنائی نہیں دیتی اور کوئی دوسرا شخص بھی میرے پاس نہیں جو مجھے وقت پر مسجد میں پہنچا دے۔ آنحضرتؐ نے اندھے کا عذر قبول نہ فرمایا اور ارشاد فرمایا۔ اپنے گھر سے مسجد تک رسّی باندھ لے اور اس کے قیاس پر حاضرِ مسجد ہوا کر۔

۷۔ جنابِ رسالتمآبؐ سے منقول ہے کہ غیبت جائز نہیں ہے مگر اس شخص کی جو گھر میں نماز پڑھے اور جماعت کو ترک کرے لوگوں پہ واجب

ضروری ہے کہ وہ اس سے دوری اختیار کریں (خلاصۃ الطاعات)

۸۔ جناب امیرؑ نے ارشاد فرمایا۔ جو لوگ مسجد میں حاضر ہو کر شریک جماعت نہیں ہوتے ان کے ساتھ کھانے پینے اور نکاح کا ربط و ضبط قطع کردو۔

۹۔ اول وقت میں تنہا نماز پڑھنے سے نماز باجماعت پڑھنا اور اسی طرح کافی لمبی فرادی نماز سے مختصر نماز باجماعت پڑھنا افضل و بہتر ہے۔

۱۰۔ حدیث میں ہے اگر ایک مقتدی ہمراہ پیشنماز ہو تو پچیس[۲۵] نمازوں کا ثواب ملے گا اور اگر دو ہوں تو ۲۵ کو ۲۵ میں ضرب دیں ۶۲۵ حاصل ہوتے اور اگر مقتدی تین ہوں تو ۶۲۵ کو ۶۲۵ میں ضرب دیں ۳۹۰۶۲۵ ہوتے اسی طرح جس قدر آدمی جماعت میں زیادہ ہوں گے اسی قدر ثواب زیادہ ہوتا جائے گا (عمدۃ البیان) جب دس سے زیادہ ہو جائیں تو اگر تمام بمنزلہ کاغذ ہوں اور تمام سمندر سیاہی اور تمام درخت قلم ہوں۔ اور جن و انس و ملائکہ لکھیں تو ایک رکعت کا ثواب بھی نہ لکھ سکیں گے اس کا ثواب بجز پروردگار کوئی احصا نہیں کر سکتا۔

۱۱۔ جماعت سے نفرت اور اس کو بے حقیقت سمجھنا ناجائز اور حرام ہے جماعت سے متنفر کی غیبت جائز اور عدالت ساقط ہے۔

۱۲۔ علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں اس شخص کے لیے نماز جماعت انتہائی ضروری ہے جو یہ چاہتا ہو کہ اس کی نماز مقبول ہو جائے کیونکہ خداوند عالم صرف اس

شخص کی نماز کو قبول کرے گا جو جمیع شرائط اور تمام محاسن سے مکمل ہو یعنی جس کا وضو درست ارکان صحیح نیت ٹھیک خضوع و خشوع وغیرہ مکمل ہوں ظاہر ہے ان شرائط کے ساتھ نماز کی ادائیگی بہت مشکل ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ایسے اسباب فراہم کرے جو نماز کو باب قبولیت تک پہنچا دیں اس کی سوائے اس کے کوئی صورت نہیں کہ انسان جماعت کے ساتھ نماز ادا کرے کیونکہ جماعت میں ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں کسی کا وضو کامل ہوگا کسی کی نیت مکمل ہوگی کسی کے ارکان کامل ہوں گے غرضیکہ جملہ نمازیوں کی نماز مل کر وہ تمام شرائط پوری کر دیں گی جن کا خداوندِ عالم کو قبول فرمانا ضروری ہوگا اس طرح سب کی نماز قبول ہو جائے گی۔

۱۳۔ نماز جماعت میں پہلی صف سب صفوں سے افضل ہے۔ امام موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہیں صف اوّل میں نماز جہاد در راہ خدا کے برابر ہے اور صف اوّل کو صف دیگر پر وہی فضیلت ہے جو نماز فرادیٰ پر نماز جماعت کو ہے اور دائیں طرف بائیں طرف سے افضل ہے لیکن نماز جنازہ میں آخری صف افضل ہے۔

۱۴۔ حدیث میں ہے کہ شیطان لوگوں کو کسی عبادت سے نہیں روکتا جتنا نماز جماعت سے روکتا ہے کیونکہ وہ لوگوں کے دلوں میں پیشنماز کی عدالت کے بارے میں شبہات و وسوسے ڈال کر انہیں جماعت کے ثواب سے محروم کرتا ہے

ادا نہ کرتا
کر دیتا ہو
تو بھی شخص

شرائطِ پیشنماز

پیشنماز میں دس شرطوں کا ہونا لازمی ہے۔

۱۔ بالغ ہو۔ ۲۔ عاقل ہو۔

۳۔ مومن ہو۔ ۴۔ عادل ہو یعنی اس میں گناہانِ کبیرہ اور خلافِ مروّت باتوں سے بچے رہنے اور گناہانِ صغیرہ پر اصرار سے پرہیز کرنے کا ملکہ ہو۔

۵۔ حلال زادہ ہو۔ ۶۔ مرد ہو۔

۷۔ کھڑا ہو کر نماز پڑھے جبکہ اس کے پیچھے بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے ہوں۔

۸۔ اس کی قرآت صحیح ہو۔

۹۔ جذام و برص کا مریض نہ ہو۔

۱۰۔ غالی۔ نصیری مفوضہ میں سے نہ ہو۔

پس جو شخص قرآت درست نہ کرے[1] حروف کو مخارج سے ادا نہ کرتا ہو یا کسی حرف کو دوسرے حرف سے بدل دیتا ہو یا کسی حرف کو حذف کر دیتا ہو یا اعراب میں غلطی کرتا ہو اگرچہ یہ سب خرابیاں بوجہ عدم قدرت ہوں تو بھی شخص مذکور امامت کے قابل نہیں (العروۃ الوثقیٰ)

[1] جولاہے۔ نائی۔ چمار۔ اندھے۔ لنگڑے۔ کوڑھے اگرچہ عابد و زاہد ہوں کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ جامع عباسی

یاد رہے کہ پیشنماز کسی عذر کی وجہ سے نجس لباس میں یا تیمم کے ساتھ یا جبیرہ والے وضو کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو اس کے ساتھ نماز جماعت پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ (عروہ)

- پیشنماز مقتدیوں کو شامل کر کے جمع کے صیغے سے دعا مانگے البتہ اگر منقول دعائیں پڑھے جن میں صیغہ واحد متکلم ہو تو درست ہے۔
- پیشنماز اگر مجتہد یا محتاط نہیں تو اس کا مقلد ہونا ضروری ہے۔

شرائط جماعت

١۔ ماموم اور پیشنماز یا صفوں کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو اگر عورتیں بھی دائیں بائیں با اقتدا نماز پڑھ رہی ہوں تو درمیان میں پردہ جو شرعی طور پر ضروری ہے کا کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

٢۔ پیشنماز اور اس کے ساتھ نماز پڑھنے والوں کے درمیان یا آپس میں صفوں کا درمیانی فاصلہ ایک قدم سے زیادہ نہ ہو۔

٣۔ پیشنماز کے کھڑے ہونے کی جگہ ماموم کی جگہ سے بلند نہ ہو۔ خفیف سی بلندی میں حرج نہیں ہے لیکن ماموم کی جگہ کی بلندی میں قباحت نہیں ہے۔

٤۔ پیشنماز کے کھڑے ہونے کی جگہ ماموم سے آگے ہو خواہ تھوڑی سی ہی آگے ہو۔

٥۔ پیش نماز اور ماموم کی نماز صورت و کیفیت میں یکساں ہو۔ ہاں پنجگانہ

نمازوں کے اختلاف کا مضائقہ نہیں ہے۔ البتہ جہری نماز کے ساتھ اخفاتی، اخفاتی کے ساتھ جہری، ادا کے ساتھ قضا، قضا کے ساتھ ادا، مسافر کے ساتھ حاضر اور حاضر کے ساتھ مسافر پڑھ سکتے ہیں۔ اسی طرح جو شخص پہلے تنہا نماز پڑھ چکا ہو استحباباً جماعت کے ساتھ پیشنماز کی اقتداء کر کے اعادہ کر سکتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی انفرادی نماز پڑھنے کے بعد جماعت کے قصد سے پیشنماز بن کر نماز پڑھاتے تو اس کے پیچھے واجب نماز پڑھنا درست ہے۔

۶۔ پیشنماز جماعت ایک ہو۔

۷۔ پیشنماز کا تعین کر کے اقتداء کی نیت کرے۔

۸۔ ماموم افعال نماز میں پیشنماز کی پیروی کرے۔

- تاریکی یا غبار کا حائل ہونا مضر نہیں البتہ شیشہ یا کپڑا حائل سمجھا جائیگا۔
- منفرد اثنائے نماز میں اور اثنائے نماز میں منفرد ہونے والا دوبارہ اقتداء نہیں کر سکتا۔
- اگر پیشنماز کو کسی شخص کا رکوع میں شامل ہونا معلوم ہو جاتے تو اسے چاہیئے کہ رکوع کو ذکر کی تکرار کے ساتھ طول دے نیز ماموم کو چاہیئے کہ رکوع میں جماعت کے ساتھ شریک ہونے کے لیے بآواز بلند کوئی آیت کم از کم لفظ "یا اللہ" سے پیشنماز کو باخبر کر دے۔ اگلی صف کے درمیان میں دو آدمیوں کی جگہ خالی نہ ہو البتہ ایک آدمی یا ایک قدم کا فاصلہ عرفاً اتصال کے منافی نہیں ہے۔

ذکر کم یا زیادہ کر سکتا ہے اور اذکار مستحبہ مثلاً قنوت
مقتدی پیشنماز سے
میں بھی جائز ہے کہ امام کی دُعا اور ہو ماموم کی اور ہو اور یہ بھی صحیح ہے کہ امام رکوع اور
سجدہ میں تسبیح کبیر کہے اور ماموم تین مرتبہ تسبیح صغیر کہے۔
جہری نمازوں یعنی صبح، مغرب اور عشار کی پہلی دو

احکام جماعت

رکعتوں میں ماموم پر واجب ہے کہ سورہ الحمد اور دوسرا
سورہ نہ پڑھے۔ بشرطیکہ پیشنماز کی قرآت یا ہمہمہ سُن رہا ہو لیکن اگر پیشنماز کی
آواز سنائی نہ دے تو الحمد اور دوسرا سورہ آہستہ آہستہ خود پڑھ سکتا ہے
یا سبحان اللہ، سبحان اللہ کہتا رہے اور خاموش بھی رہ سکتا ہے۔
(وسائل الشریعہ)

- ماموم اخفاتی نمازوں یعنی ظہر و عصر کی پہلی دو رکعتوں میں جن میں
پیشنماز آہستہ قرآت کرتا ہے سبحان اللہ سبحان اللہ کہتا رہے۔
- نماز مغرب کی تیسری اور عشاء و ظہر و عصر کی آخری دو رکعتوں میں
وہی حکم ہے جو بغیر جماعت کے ہوتا ہے اسی طرح تمام نمازوں کی ہر رکعت
کے رکوع و سجدہ کے اذکار اور تشہد و سلام وغیرہ بھی ماموم خود بجا لائے۔
- اگر کوئی شخص شروع میں شریک جماعت نہ ہو سکے تو پیشنماز کے
ساتھ حالت رکوع میں مل جانے سے اگرچہ وہ ذکر تمام کر چکا ہو اس کی پہلی
رکعت شمار ہو جائے گی۔

اگر ماموم، پیش نماز کی دوسری رکعت میں شریک ہو تو یہ ماموم کی پہلی رکعت ہوگی لیکن مستحب یہ ہے کہ قنوت و تشہد پیش نماز کی متابعت میں بجالاتے اور تشہد کی حالت میں احوط ہے کہ ماموم ہاتھوں کو زمین پر ٹیک کر گھٹنوں کے بل بیٹھا رہے۔ پھر پیشنماز کے ساتھ کھڑا ہو جاتے۔ اب یہ رکعت پیشنماز کی تیسری اور ماموم کی دوسری ہوگی۔ لہٰذا اس میں خود ماموم کو سورۃ الحمد اور دوسرا سورۃ آہستہ پڑھنا واجب ہے اگرچہ نماز جہری ہو۔ پھر قنوت پڑھ کر پیشنماز کے ساتھ رکوع میں شریک ہو جاتے اور قنوت کی مہلت نہ ملے تو قنوت ترک کر دے اسی طرح اگر دوسرا سورہ پڑھنے کا موقع نہ ملے تو اسے بھی چھوڑ سکتا ہے۔

- اگر مقتدی صرف ایک مرد ہو تو پیشنماز کے تشہد و سلام پڑھنے کی حالت میں مقتدی زانو اٹھاتے بیٹھا رہے اور اگر چاہے تو فوراً کھڑا بھی ہو سکتا ہے اور باقی نماز علیحدہ پڑھ کر پوری کرے۔
- اگر ماموم پیشنماز کی تیسری یا چوتھی رکعت میں رکوع سے قبل شریک ہو تو سورۃ الحمد اور دوسرا سورہ پڑھنا ضروری ہے اور اگر اتنی مہلت نہ ملے تو الحمد پہ اکتفا کر سکتا ہے اور اگر یہ جان لے کہ سورہ الحمد پڑھنے سے پہلے پیشنماز رکوع میں چلا جاتے گا تو پیش نماز کے رکوع میں آنے تک انتظار کرے اور تکبیرۃ الاحرام کہہ کر اس کے ساتھ رکوع میں شامل ہو جاتے اگر پیشنماز آخری

رکعت کے رکوع سے سر اُٹھالے اور سجدہ کی طرف جارہا ہو تو اسے چاہیئے کہ نیت کے بعد تکبیرۃ الاحرام کہہ کر پیشنماز کے ساتھ سجدہ میں شامل ہو جائے اور پیش نماز جب سلام کہنے لگے تو یہ کھڑا ہو جائے اور دوبارہ تکبیرۃ الاحرام کہہ کر الحمد اور دوسرا سورہ پڑھے یہ اس کی پہلی رکعت شمار ہوگی۔

● اگر سہواً مقتدی رکوع یا سجود میں پیشنماز سے پہلے سر اُٹھالے تو ماموم پر پیشنماز کی متابعت میں پلٹ جانا ضروری ہے یہاں جماعت میں اقتدا کرتے ہوئے رکن کی زیادتی معاف ہے اسی طرح اگر مقتدی سہواً پیشنماز سے پہلے رکوع یا سجود میں چلا جائے تو واپس پیشنماز کے ساتھ ملنے پر نماز درست اور یہ زیادتی معاف ہے۔[1]

● پیشنماز کے لیے مستحب ہے کہ ماموین میں سے جو ضعیف تر ہے اس کی سی نماز پڑھے۔ ع ر و ہ

● پیشنماز پر پیشنمازی کی نیت واجب نہیں سوائے اس نماز کے جس میں جماعت واجب ہے جیسا کہ نماز جمعہ چاہے واجب عینی ہو یا تخییری یا رجاءً مطلوبیت وغیرہ لیکن پیشنماز، پیشنمازی کی نیت نہ کرنے کی وجہ سے جماعت کے ثواب سے محروم رہے گا۔ البتہ مقتدی کے لیے اقتدار کی نیت واجب ہے

---

[1] جس جگہ ماموم کو قرآت کرنی ہے اگر پیشنماز سے قبل قرآت سے فارغ ہو جائے تو ذکر تسبیح صغیر میں مشغول ہونا مستحب ہے (خلاصۃ الطاعات)

بغیر اقتداء کی نیت کے اگر افعال و اقوال میں پیشنماز کی متابعت بھی کرتا ہے تب بھی منفرد اور بغیر جماعت ہی متصوّر ہوگا۔

- جس وقت اگلی صف کے ماموین (مقتدی) جماعت کے لیے منعقد اور نیت پر آمادہ ہوں تو اس کے بعد والی صف کے ماموین اگر اگلی صف سے پہلے تکبیرۃ الاحرام کہہ کر جماعت میں داخل ہوں تو مضر نہیں کیونکہ جو آمادہ نیت ہیں وہ زمرہ میں نیّت کرنے والوں کے محسوب ہیں لہٰذا ان کا حائل ہونا ضرر رساں نہ ہوگا اگرچہ یہ طرز خلافِ احتیاط ہے۔
- اگر اگلی صف کی نماز بوجہ قصر ہونے کے مثلاً ختم ہو جاتے اور سب کے سب اپنی جگہ پر بیٹھے رہیں تو پچھلی صف کی اقتدا کا باقی رہنا مشکل ہے البتہ اگر پہلی صف والے بعد ختم نماز فوراً بلا تأمل وفصل کھڑے ہو جائیں اور دوسری نماز پیش نماز کے ساتھ شروع کر دیں تو دوسری صف کی اقتدا صحیح ہو گی کیونکہ اس طرح جو اقتدا فوت ہو گئی تھی مانع کے مرتفع ہونے کی وجہ سے پھر عود کر آئے گی اور پچھلی صف کی اقتدا بدستور باقی رہے گی۔ پیشنماز کے شک کی صورت میں مقتدی بلند آواز سے سبحان اللہ کہہ کر حقیقت سمجھانے کی کوشش کرے۔
- جب پیش نماز سورہ حمد ختم کرے تو مقتدی آہستہ الحمد للہ رب العالمین کہیں۔

- اگر کوئی شخص ایسے وقت آئے کہ پیشنماز آخری تشہد میں ہو اور وہ جماعت کا ثواب حاصل کرنا چاہتا ہو تو فوراً نیت کر کے تکبیرۃ الاحرام کہنے کے بعد بیٹھ جائے اور پیشنماز کے ساتھ تشہد پڑھے لیکن سلام نہ پڑھے۔ پیشنماز کے سلام پڑھنے کے بعد یہ اُٹھ کھڑا ہو اور بغیر دوسری نیّت اور تکبیر کہنے کے الحمد وسورہ پڑھے اور اس رکعت کو اپنی پہلی رکعت شمار کر لے۔
- بغیر کسی عذر کے ماموم کا جماعت سے علیحدہ ہونا خلاف احتیاط ہے۔
- ماموم پر امام کا اتباع افعال میں واجب ہے، بجز تکبیرۃ الاحرام جملہ اذکار میں متابعت لازم ہے۔ البتہ حد سماعت میں آنے والے اقوال خصوصاً سلام میں پیچھے رہے۔
- امام راتب غیر راتب پر مقدم ہے۔
- ایک مجتہد کا مقلد دوسرے مجتہد کے مقلد کی اقتدا کر سکتا ہے۔

احکامِ نمازِ قصر

ہر مسافر جب اس کے سفر میں حسب ذیل شرائط پائی جائیں تو ظہر، عصر و عشاء کو قصر (آدھی) یعنی دو رکعت مثل نمازِ صبح کے پڑھے اور روزہ قضا کرنا

ہو گا۔ سفر پیدل کرنا یا سواری ریل وغیرہ پر سب برابر ہے۔

● سفر آٹھ فرسخ ہو جو ۲۷ میل ۲ فرلانگ ۴۰ گز ہے۔ یہ سفر یک طرفہ ہو یا آمد و رفت سے آٹھ فرسخ ہو ہر دو صورت میں اگر اسی روز واپس آتے یا وہاں دس دن سے کم رہے تو نماز قصر ہو گی اور اسی طرح روزہ بھی نہ رکھے گا بلکہ بعد میں اس روزہ کی قضا کرے گا۔ خوئیؒ۔ خمینیؒ۔

رشر لیعتمدار۔ گلپائیگانی ؒ یہ تقریباً ۴۳/۲ کلومیٹر ہیں۔

● آٹھ فرسخ سیدھے یا چار فرسخ (دس دن کے اندر) آنے جانے کے سفر کا قصد ہو۔ قصد اور ارادہ کے بغیر جس قدر مسافت طے کر جائے تو جانے میں قصر نہ ہو گی اور واپسی میں (بوجود شرائط) قصر ہو گی۔

● مسافت شرعیہ کا قصد آخر تک باقی رہے پس اگر اثنائے راہ میں ارادہ بدل جائے یا تذبذب ہو جائے یا دس دن رہنے کا قصد کرے یا وطن سے ہو کر جائے تو ان صورتوں میں نماز قصر نہیں ہو گی۔

● سفر مباح ہو۔

● مسافر کثیر السفر نہ ہو۔

● حد ترخص سے نکل جائے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں سے معتدل نگاہ سے قصبہ کے گھروں کی دیواروں کی شکل و صورت نظر نہ آئے اور معتدل کان

روزانہ سفر کرنے والے (طلبہ، ملازمین، مزدور وغیرہ) پوری نماز پڑھیں گے روزہ بھی رکھیں گے۔

پھیری لگا کر کام کرنے والے نماز پوری پڑھیں گے اور روزہ رکھیں گے۔ (خوئیؒ۔ خمینیؒ)

سے شہر کی اذان کی آواز وہاں نہ سُنی جاتے۔ نیز اذان کی آواز اور شہر کی دیواریں پستی و بلندی میں معمولی حالت میں ہوں اگر شہر بلادِ عظیمہ میں سے ہے تو محلہ کی دیواروں اور نہ محلہ کی اذان کا اعتبار ہوگا۔

- حدِ ترخص کی شرط وطن میں ہے۔
- اگر کوئی شخص کسی جگہ پر کافی عرصہ مثلاً بیس سال یا اس سے کم یا زیادہ مدّت رہنے کا قصد کرے۔ جیسے مدارس کے طلبہ یا ملازمین وغیرہ اگرچہ ان کا قصد یہ بھی ہو کہ تکمیل مقاصد کے بعد اپنے وطن کو لوٹ جائیں گے تو یہ مقامات اگرچہ ان کا اصلی وطن نہیں ہوں گے لیکن حکم وطن میں داخل ہوں گے لہٰذا جب ان میں سے کوئی شخص کہیں باہر جا کر پھر اِن مقاماتِ مذکورہ پر واپس آئے تو اگرچہ یہاں دس دن کے قیام کا ارادہ نہ بھی ہو تو بھی نماز پوری پڑھے گا اور روزہ بھی رکھے گا۔

مسائلِ قصر اگر دس روز کے قیام میں تردّد ہو تو جب تک تیس روز نہ گزر جائیں قصر کرے اور اس کے بعد پوری نماز پڑھے گا۔ باقی ان چار مقامات:

۱۔ مسجد الحرام (مکہ مکرّمہ)

۲۔ مسجد نبوی (مدینہ منورہ)

۳۔ مسجد کوفہ۔
۴۔ حائر سید الشہدا آکر بلا معلّٰی پہ قصر اور اتمام میں اختیار ہے لیکن روزہ بحالت سفر ان مقامات پر نہ رکھے۔

● اگر کوئی نماز و روزہ کی قصر کی خاطر طولانی راہ اختیار کرے تب بھی اس کے لیے قصر ہوگی۔

● جس شخص نے کسی مقام پر دس روز قیام کی نیت کی ہو اگر وہ دس روز کے درمیان اس مقام[1] کے مقام کے اطراف میں جو شرعی مسافت سے کم فاصلہ پر ہو صرف جانا آنا چاہے یا ایک شب یا اس سے کچھ زائد وہاں قیام کرکے اپنی جائے قیام پر واپس ہوجاتے تو اس کے قیام کو کوئی ضرر نہ پہنچے گا۔
مختار المسائل صد۸۰ بمطابق فتاویٰ ابوالحسن اصفہانی

---

[1] بنابر احتیاط واجب اگر ضریح سے زیادہ دُور نماز پڑھے تو وہاں قصر پڑھے گا۔ (شریعتمدار، مرعشی، گلپایگانی)
حرم کے رواق بلکہ حرم سے متصل مساجد میں بھی نماز پوری پڑھے گا (خمینیؒ)

[1] اگر مسافر پہلے ہی سے دس دن کے اندر اس شہر کے اطراف میں حد ترخص کے باہر جانے کا ارادہ رکھتا ہو تو اگر آنے جانے کی مدت ایک دو گھنٹہ ہو جو عرفاً قیام کے منافی نہ ہو تو نماز پوری پڑھے۔ اگر یہ مدت زیادہ ہو تو احتیاطاً قصر اور پوری پڑھے۔ اگر یہ مدت تمام دن یا دن کا زیادہ حصہ ہے تو قصر پڑھے۔ (خوئی)

● یہ دس روز پہلے دن کے طلوع آفتاب سے دسویں کے غروب آفتاب تک کی مدّت ہے یہ ضروری نہیں کہ اس میں پہلی اور گیارھویں رات شامل ہو۔[1]

● سفر میں عمداً نماز پوری پڑھنے سے نماز باطل ہوتی ہے. لیکن اگر یہ علم نہ ہو کہ مسافر کی نماز قصر ہوتی ہے اور پوری پڑھ لے تو نماز صحیح ہوگی.

● جب کوئی شخص اپنے مسافر ہونے کو بھول کر پوری نماز پڑھ لے تو یاد آنے پر اگر وقت باقی ہے تو قصر کا ارادہ کرے اور اگر وقت نکل چکا ہے تو اس کی قضا واجب نہیں ہے ۔

● اگر وقتِ نماز آجانے کے بعد سفر اختیار کرے اور ابھی نماز نہ پڑھی ہو اور حدِّ ترخص سے نکل گیا ہو تو قصر کرے اور اگر سفر سے واپسی پر وطن میں یا جہاں اقامت عشرہ (دس دن) کا ارادہ ہو وہاں وقتِ نماز آجانے کے بعد پہنچا ہو تو نماز پوری پڑھے ۔

● سفر کی قضا نمازوں کو اگرچہ سفر میں نہ ہو قصر ہی کرے گا اور پوری نمازوں کو پورا ہی پڑھے گا اگرچہ سفر میں پڑھے ۔

● وہ کثیر السفر آدمی جس کا پیشہ اور شغل ہی سفر ہو جیسے ڈرائیور، گارڈ

---

[1] اگر پہلے روز مثلاً قبل دوپہر یا بعد دوپہر پہنچے تو گیارھویں روز اسی وقت دس یوم پورے ہوں گے ۔

ملاح، تاجر۔ موجودہ دور کے ذاکر و واعظ وغیرہ اس قسم کے لوگ جب اُس پیشہ میں سفر کو جائیں گے تو اس سفر میں نماز پوری پڑھیں گے۔ اور روزہ بھی رکھیں گے۔ (ضروری) شادی شدہ عورت وطن کے لیے اپنے خاوند کے تابع ہوگی اگر میکے میں اس کی ملکیتی جائیداد نہ ہوگی تو وہ وطن نہ ہوگا۔ *

نمازِ جمعہ

یہ نماز دو رکعت ہے اس کا وقت اوّل زوال سے لے کر ہر چیز کے سایہ کے اس کے برابر ہونے تک ہے، اب زمانہ غیبت امام زمانؑ میں نماز جمعہ واجب تخییری ہے۔ یعنی نماز جمعہ اور نماز ظہر میں سے کسی ایک کے پڑھ لینے کے بعد دوسری نماز کا پڑھنا واجب نہیں۔ (خوئی، شریعتمدار، خمینی) نماز جمعہ کے بعد احتیاطاً واجب ہے کہ نماز ظہر پڑھے۔ گلپائیگانی، مرعشی

نماز جمعہ کے لیے کم از کم مع پیشنماز پانچ آدمیوں کا ہونا ضروری ہے یہ نماز جماعت کے بغیر نہیں ہوسکتی۔ پیشنماز نماز سے پہلے کھڑے ہو کر دو خطبے باآواز بلند پڑھے۔ ماموین کا خطبتین (دو خطبے) کو سکون و اطمینان سے کان لگا کر سننا واجب ہے۔ اس دوران آپس میں کلام نہ کریں۔

* لیکن بقصد وطن چھ ماہ گزرنے تک قصر کرے گی۔

- یہ دونوں خطبے دو رکعتوں کا عوض ہیں۔
- روز جمعہ نماز جمعہ میں جہر واجب اور نماز ظہر میں جہر مستحب ہے یہ حکم پیشنماز و منفرد کے لیے مساوی ہے۔
- اگر کوئی دوسری رکعت کے رکوع میں شامل ہو جائے تو اس کا جمعہ محسوب ہو گا اور اپنی دوسری رکعت فرادیٰ پڑھے گا۔

ایک فرسخ (تین میل تین فرلانگ انگریزی) سے کم فاصلہ میں دو جگہ نماز جمعہ نہیں ہو سکتی۔ آٹھ قسم کے لوگوں سے نماز جمعہ ساقط ہے۔

۱۔ عورت ۲۔ غلام

۳۔ مسافر ۴۔ اندھا

۵۔ ضعیف عاجز ۶۔ اپاہج جو چلنے سے لاچار ہو۔

۷۔ جس شخص کا مکان جامع مسجد سے دو[۱] فرسخ سے زیادہ فاصلہ پر ہو۔

۸۔ بیمار عاجز۔ اگر یہ لوگ حاضر ہوں تو پھر جمعہ ان سے ساقط نہ ہوگا۔ البتہ عورت نہیں پڑھ سکتی۔

- بروز جمعہ عصر کی اذان ساقط ہے۔

---

[۱] ایک فرسخ چھ کلومیٹر کے برابر ہوتا ہے۔ مختصر الاحکام۔

پہلا خطبہ جمعہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو رحمٰن و رحیم ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ كَانَ مَوْجُوْدًا قَبْلَ حُدُوْثِ

حمد اللہ ہی کے واسطے ثابت ہے جو تمام اشیاء کے حادث ہونے سے قبل

الْاَشْيَآءِ وَيَبْقٰى بَعْدَ فَنَآءِ الْاَشْيَآءِ تَفَرَّدَ

موجود تھا اور بعد فنا ہونے تمام اشیاء کے باقی رہے گا وہ اول

بِالْاَوَّلِيَّةِ وَالْقِدَمِ وَوَسَمَ كُلَّ شَىْءٍ مَّا عَدَاهُ

اور قدیم ہونے میں یکتا ہے اور اس نے ہر شئے کو جو اس کے سوا ہے فنا اور عدم

بِالْفَنَآءِ وَالْعَدَمِ كَمَا قَالَ عَزَّ شَانُهٗ كُلُّ شَىْءٍ

کے ساتھ نشان کر دیا ہے جیسا کہ اس اللہ نے شان اسکی بزرگ و برتر ہے فرمایا ہے ہر شئے سوائے

هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ وَكُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ط

اس کی ذات کے ہلاک ہونے والی ہے اور ہر نفس موت کو چکھنے

وَقَالَ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ

والا ہے اور اس نے فرمایا ہے کہ جو زمین پر ہے فنا ہونے والا ہے اور ذات تیرے

ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط سُبْحَانَ مَنْ لَّا يَخْفٰى

پروردگار کی جو صاحب بزرگی اور عظمت ہے، باقی رہے گی پاک و منزہ ہے وہ

عَلَيْهِ اخْتِلَافُ النِّيَّاتِ وَلَا يَعْزُبُ عَنْهُ

اللہ جس پر اختلاف نیتوں کا پوشیدہ نہیں ہے اور گناہ بندوں کے اس سے

مَعَاصِي الْعِبَادِ فِي الْخَلَوَاتِ ط سُبْحَانَ اللّٰهِ

پوشیدہ نہیں ہیں جو انہوں نے خلوتوں میں کیے ہیں پاک اور منزہ ہے

الَّذِيْ مِنْهُ خِلْقَةُ الْعِبَادِ وَاِلَيْهِ الْمَعَادُ فَمَنْ

وہ اللہ کہ جس سے پیدائش بندوں کی ہے اور اس کی

يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ط وَمَنْ يَّعْمَلْ

طرف بازگشت ہے پس جو ذرہ بھر نیکی کرے گا

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ط نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

اس کی جزا دیکھے گا جو بمقدار ذرہ بد عمل کرے گا اس کی سزا دیکھے گا

اَلْمَلِكُ الَّذِيْ لَا يُنَازَعُ فِيْ مُلْكِهٖ وَلَا يُضَآدُّ

ہم شہادت دیتے ہیں کہ خدا سوائے اس کے نہیں ہے وہ ایسا بادشاہ ہے کہ اس کے

فِيْ حُكْمِهٖ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ بِمَا يَشَآءُ كَيْفَ

ملک میں جھگڑا نہیں ہے، اور کوئی اس کے حکم میں ضد کرنے والا نہیں ہے۔

يَشَاۤءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَاۤءُ بِمَا يَشَاۤءُ كَيْفَ يَشَاۤءُ

عذاب کریگا جس کو چاہے گا جس چیز سے چاہے گا جس طرح چاہے گا اور رحم کرے گا

تَعْذِيْبُهُ الْمُسِيْئِيْنَ عَدْلٌ وَّعَفْوُهُ تَفَضُّلٌ

جس پر چاہے گا جس چیز سے چاہے گا عذاب کرنا اس کا بدکاروں پر عدل ہے اور معاف

وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا سَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَيْرُ

کرنا اسکا تفضل ہے اور شہادت دیتے ہیں ہم بتحقیق محمد سردار رسولوں کے ہیں۔ اور

الْمُبَشِّرِيْنَ وَالْمُنْذِرِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ

بشارت دینے والوں اور ڈرانے والوں میں سب سے بہتر ہیں رحمت اللہ کی

الْهُدَاةِ الْمَهْدِيِّيْنَ مَنْ رَّكِبَ سَفِيْنَتَهُمْ

اُن پر اور ان کی آل پر نازل ہو جو ہدایت کرنے والے

نَجَا وَاهْتَدٰى وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا ضَلَّ فَغَرِقَ

اور ہدایت یافتہ ہیں جو شخص ان کی کشتی پر سوار ہوا اُس نے

وَهَوٰى اُوْصِيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالْاِعْتِصَامِ بِالتَّقْوٰى

نجات پائی اور ہدایت پائی اور جو شخص اس کشتی سے ہٹ گیا گمراہ ہوا اور ڈوب گیا اور گر پڑا

فَاِنَّهُ حَبْلٌ مَّتِيْنٌ وَّعُرْوَةٌ وُّثْقٰى وَبِمُبَادَرَتِكُمْ

اور وصیت کرتا ہوں تم کو اے بندگان خدا ساتھ چنگل مارے پرہیزگاری کے کیونکہ وہ رسی مضبوط ہے اور حلقہ

الْمَوْتَ قَبْلَ حُلُوْلِهٖ وَاِعْدَادِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ

گرفت استوار ہے اور وصیت کرتا ہوں میں تم کو پیشقدمی کی موت کی طرف قبل اس کے نازل ہونے

قَبْلَ نُزُوْلِهٖ فَاِنَّهٗ وَارِدٌ وَّاقِعٌ نَّازِلٌ وَّاِنْ

کے اور ذخیرہ کرنے عمل خیر کے قبل وارد ہونے اس کے کیونکہ وہ وارد ہونے والی واقع ہونے

تَفِرُّوْا مِنْهُ اَوْ كُنْتُمْ فِىْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ اَللّٰهَ

والی اور نازل ہونے والی ہے اگرچہ ان سے بھاگو یا کہ تم مضبوط گنبدوں میں ہو۔

اَللّٰهَ عِبَادَ اللّٰهِ فَاِنَّ كُلَّ حَيٍّ فِى الدُّنْيَآ اِلٰى فَنَآءٍ

(ڈرو اللہ سے) بندگان خدا کیونکہ جو زندہ ہے دنیا میں وہ فنا ہونے والا ہے اور ہر اُمت

وَكُلَّ مُدَّةٍ فِيْهَآ اِلَى انْتِهَآءٍ فَوَاهُ عَجَبَاهُ كَيْفَ

اس دنیا میں منتہی ہونے والی ہے۔ بڑا تعجب ہے کیسی یہ غفلت ہے اور حالانکہ

هٰذِهِ الْغَفْلَةُ وَاِنَّمَا نَحْنُ كَرَكْبٍ وُّقُوْفٍ

نہیں ہیں ہم مگر مثل اس مسافر ٹھہرے ہوئے سواروں کے بجنا چاہتا ہو

مِّنْ اَبْنَآءِ السَّبِيْلِ سَيُضْرَبُ عَلَيْهِمْ طَبْلُ

ان پر نقارہ کوچ کا اور تھوڑی دیر میں وہ سفر کوچ کر جائیں افسوس ہے کب

الرَّحِيْلِ فَيَرْتَحِلُوْنَ عَنْهَا قَلِيْلٍ وَّآاَسَفَاهُ

تک یہ نیند ہے درحالیکہ ہم ایسے گھر میں ہیں جو بلاؤں سے

إِلَىٰ مَتَىٰ تِلْكَ الرَّقْدَةُ وَنَحْنُ فِي دَارٍ بِالْبَلَاءِ

گھرا ہوا ہے اور غدر کے ساتھ معروف ہے اور حالات اس کے

مَحْفُوفَةٌ وَبِالْغَدْرِ مَعْرُوفَةٌ لَا يَدُومُ أَحْوَالُهَا

ہمیشہ نہیں رہتے اور اترنے والے سلامت

وَلَا تَسْلَمُ نُزَّالُهَا الْعَيْشُ فِيهَا مَذْمُومٌ وَ

نہیں رہتے عیش اس میں مذموم ہے

الْأَمَانُ فِيهَا مَعْدُومٌ كَيْفَ لَا تَعْتَبِرُونَ

اور امان اس میں معدوم ہے کیسے تم عبرت

وَإِخْوَانُكُمْ قَدْ سَلَكُوا فِي بُطُونِ الْبَرْزَخِ

حاصل نہیں کرتے اور حالانکہ بھائی تمہارے برزخ کے اندر راستہ ہیں

سَبِيلًا وَفُقِدَتْ أَجْسَادُهُمْ وَعُمِّيَتْ أَخْبَارُهُمْ

چلے گئے اور جسم ان کے گم ہو گئے ہیں اور خبریں ان کی مدت دراز

أَمَدًا طَوِيلًا جِيرَانٌ لَا يَتَآنَسُونَ وَأَحِبَّاءُ لَا

سے مفقود ہو گئی ہیں وہ ایسے ہمسائے ہیں کہ باہم انس نہیں کرتے اور

يَتَزَاوَرُونَ وَاغُرْبَتَاهُ مِنْ بَيْتِ وَحْدَتِنَا

ایسے دوست کہ ایک دوسرے کی زیارت نہیں کرتے فریاد ہمارے تنہائی

وَمَنْزِلِ وَحْشَتِنَا وَمَحَطِّ حُفْرَتِنَا وَمُفْرَدِ

کے گھر سے اور وحشت کی منزل سے اور ہماری

غُرْبَتِنَا وَامُصِيْبَتَاهُ مَا اَسْرَعَ الطَّلَبَ وَاَبْعَدَ

گڑھے کی منزل سے اور ہماری مسافرت کی تنہائی سے وامصیبتاہ کتنی تیز طلب ہے

السَّفَرَ وَاَقَلَّ الزَّادَ وَانَفْسَاهُ اِذَا اَسْلَمَنَا

اور کتنی دُور کا سفر ہے اور کتنا زادِ راہ کم ہے افسوس ہے نفس سے جبکہ دوستوں

الْاَحِبَّآءُ اِلَى الْمَلَآئِكَةِ الْغِلَاظِ الشِّدَادِ

نے ہمیں فرشتوں شدید اور درشتوں کو سونپ دیا کیسا رنج اور اندوہ ہے

وَاحُزْنَاهُ اِذَا انْقَطَعَ ذِكْرُنَا عَنْ خَوَاطِرِ الْاَحِبَّآءِ

جس وقت ہماری یاد دوستوں اور عزیزوں کے

وَالْاَقْرِبَآءِ وَاَكَلَتِ الدِّيْدَانُ مَحَاسِنَنَا وَ

دلوں سے مفقود ہو جاتے اور بھلی صورتیں ہماری کیڑے کھا جائیں اور

تَصَرَّمَتِ الْاَعْضَآءُ فَلْيَبْكِ الْبَاكُوْنَ قَبْلَ

اعضاء ہمارے جُدا ہو جائیں پس چاہیئے کہ رونے والے

اَنْ لَّا يَنْفَعَ الْبُكَآءُ وَلْيَسْتَغْفِرَنَّ عَنِ

قبل اس کے کہ رونا نفع دلوے رودیں اور اپنی خطاؤں سے ضرور

الْخَطِيئَاتِ الَّتِي تَحُولُ بَيْنَ الْأُمَّهَاتِ

استغفار کریں، وہ ایسی خطائیں ہیں جو درمیان امہات اور

وَالْآبَاءِ إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ وَأَبْلَغَ

آباء کے حائل ہو جاتی ہیں۔ تحقیق نہ شترین حدیث اور بلیغ ترین

الْمَوْعِظَةِ كِتَابُ اللّٰهِ ط

نصیحت کتاب اللہ ہے۔

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط

پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے ساتھ شیطان راندہ شدہ سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ رحمٰن ورحیم کے

وَالْعَصْرِ ○ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ○ إِلَّا الَّذِيْنَ

قسم ہے زمانۂ پیغمبر کی کہ تحقیق انسان گھاٹے میں ہے مگر وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ

اور نیک عمل کرتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کو وصیت حق کی کرتے ہیں

وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ط

اور وصیت صبر کی کرتے ہیں۔

اس خطبہ کے بعد پیشنماز تھوڑی دیر بیٹھ کر تین مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر اُٹھ کر دوسرا خطبہ پڑھے۔

دُوسرا خطبہ جُمعہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو رحمٰن و رحیم ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَلِيْمُ

حمد اللہ کے واسطے ہے کہ کوئی خدا سوائے اس کے نہیں ہے وہ حلیم و

الْكَرِيْمُ غَافِرُ الذَّنْبِ وَقَابِلُ التَّوْبِ وَهُوَ

کریم بخشنے والا گناہوں کا ہے اور قبول کرنے والا توبہ کا ہے اور وہ

الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ط سُبْحَانَ مَنْ سَبَقَتْ رَحْمَتُهٗ

مغفرت کرنے والا رحم کرنے والا ہے پاک اور منزہ ہے وہ اللہ

غَضَبَهٗ وَبَسَطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ ط سُبْحَانَ

جس کی رحمت نے اسکے غضب پر سبقت کی ہے اور دونوں ہاتھ

مَنْ لَّمْ يُكَلِّفْ نَفْسًا اِلَّا دُوْنَ وُسْعِهَا وَعَفَا

رحمت سے کھولدیتے ہیں پاک اور منزہ ہے وہ اللہ جس نے کسی

عَنِ السَّیِّاٰتِ وَلَمْ یُجَازِ بِھَا سُبْحَانَ مَنْ

نفس کو ایسی تکلیف نہیں دی ہے جو اس نفس کی وسعت سے باہر

لَا یَزْدَادُ عَلٰی مَعَاصِی الْعِبَادِ اِلَّا کَرَمًا وَّجُوْدًا

ہو اور بخشا برائیوں کو اور اس کو سزا نہیں دی پاک اور منزہ ہے

وَّعَلٰی کَثْرَۃِ الذُّنُوْبِ اِلَّا عَفْوًا وَّصَفْحًا

وہ اللہ بندوں کے گناہوں پر زیادتی نہیں کرتا مگر کرم اور جود ہیں اور کثرت گناہوں

نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَطُوْفُ عَلَی الْعِبَادِ

پر مگر عفو اور درگزر ہیں شہادت دیتے ہیں ہم کہ کوئی خدا سوا اسکے نہیں ہے مگر وہی

بِجُوْدِہٖ وَالْعَوَّادُ عَلَی الْمُذْنِبِیْنَ بِحِلْمِہٖ وَ

اللہ جو مہربانی کرنے والا ہے اپنے بندوں پر اپنی بخشش کے ساتھ اور

نَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا نَّبِیَّہٗ وَحَبِیْبَہٗ سَیِّدُ

بخشش کرنے والا گنہگاروں پر اپنے حلم کے ساتھ اور شہادت دیتے ہیں ہم کہ محمد نبی اس

الْمُرْسَلِیْنَ وَشَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ بَعَثَہٗ رَحْمَۃً

کے حبیب اس کے سردار رسولوں کے اور شفاعت کرنے والے گنہگاروں کے ہیں۔

لِّلْعٰلَمِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہِ الدَّاعِیْنَ اِلٰی

انکو اس نے رحمۃ للعالمین مبعوث کیا ہے رحمت اللہ کی نازل ہو ان پر اور

سَبِيْلِ اللّٰهِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ

ان کی آل پر جو دعوت کرنے والے اللہ کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحتوں

قَادَةِ الْاُمَمِ وَاَوْلِيَآءِ النِّعَمِ وَمَعْدِنِ الرَّحْمَةِ

کے ساتھ ہیں امیر اُمتوں کے متصرف نعمتوں کے کان رحمت کے ہیں

اُوْصِيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالتَّوْبَةِ عَمَّا سَلَفَ مِنْ

وصیت کرتا ہوں میں تم کو اے بندو اللہ کے توبہ کی ان گناہوں سے جو تم پہلے کر چکے

ذُنُوْبِكُمْ وَالْاِنَابَةِ عَنِ الْاَوْزَارِ الَّتِيْٓ اَثْقَلَتْ

ہو اور باز گشت کی ان گناہوں سے جنہوں نے تمہاری پیٹھوں کو بوجھل کر دیا ہے

ظُهُوْرَكُمْ فَاِنَّهٗ تَعَالٰى كَرِيْمٌۢ بِكُمْ رَءُوْفٌ

کیونکہ اللہ کرم کرنے والا ہے تم پر۔ اور مہربانی کرنے والا ہے تم پر تھوڑے عمل کو قبول

عَلَيْكُمْ يَقْبَلُ الْيَسِيْرَ وَيَعْفُوْا عَنِ الْكَثِيْرِ

کرتا ہے اور بہت سے گناہوں کو معاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَوْلُهُ الْحَقُّ تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ

ہے فرمانا اس کا سچ ہے۔ توبہ کرو اللہ کی طرف توبہ سچی قریب ہے کہ

تَوْبَةً نَّصُوْحًا ط عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ

تمہارا رب تم سے تمہاری بدلیوں کو چھپا دے اور تم کو ان جنتوں میں داخل کرے

سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور اس نے فرمایا ہے کہ اے

الْاَنْهٰرُ وَقَالَ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا

محمد میرے بندوں سے جنہوں نے اپنے نفسوں پر اسراف کیا ہے کہہ دو

عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ

اللہ کی رحمت سے نا اُمید مت ہو۔ تحقیق اللہ تمام گناہوں کو

اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ

بخش دے گا کیونکہ وہ غفور اور رحیم ہے آگاہ ہو۔ تحقیق اللہ نے

الرَّحِيْمُ ؕ اَلَا قَدْ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مُحْكَمِ كِتَابِهٖ

اپنی کتاب محکم میں درود بھیجنے کا اپنے نبی پر اور اپنے حبیب پر حکم دیا ہے

بِالصَّلٰوةِ عَلٰى نَبِيِّهٖ وَحَبِيْبِهٖ فَقَالَ تَعْلِيْمًا

پس اس نے تمہارے سکھانے اور اپنے برگزیدہ کے شرف ظاہر کرنے کے لیے

لَكُمْ وَتَشْرِيْفًا لِصَفِيِّهٖ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ

فرمایا ہے کہ تحقیق اللہ اور فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی پر۔ اے جو لوگو

يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ایمان لاتے ہو درود بھیجو تم اس پر اور قبول کرو اے پروردگار

صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ

ہمارے درود بھیج سردار رسولوں پر اور شفاعت کرنے والے گنہگاروں کے

عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَشَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ

ہمارے نبی محمدؐ پر درود اللہ کا نازل ہوان پر اور ان کی آل پر اور

نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَعَلٰی اِمَامِ

پیشوا مسلمانوں اور امیر روشن پیشانی و ہاتھوں والوں کے امیر المومنین

الْمُسْلِمِیْنَ وَقَآئِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ اَمِیْرِ

علی ابن ابی طالبؑ پر درود اللہ کا نازل ہو ان پر

الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ صَلَوَاتُ

اور ان کی آل پر اور سردار عورتوں پر تمام عالم کی

اللّٰهِ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَعَلٰی سَیِّدَةِ نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ

اور پارۂ جگر خاتم النبیین سیدہ ہماری فاطمہؑ رسول اللہ کی

وَبَضْعَةِ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ سَیِّدَتِنَا فَاطِمَةَ

بیٹی پر درود اللہ کا نازل ہوان پر اور حسنؑ برگزیدہ

بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمَا وَعَلٰی

پر اور حسینؑ شہید کربلا اور علیؑ

الْحَسَنِ الْمُجْتَبٰی وَالْحُسَیْنِ الشَّهِیْدِ بِكَرْبَلَاءَ

بن حسینؑ اور محمد بن

وَعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَّجَعْفَرِ

علیؑ اور جعفر بن

بْنِ مُحَمَّدٍ وَّمُوْسٰی بْنِ جَعْفَرٍ وَّعَلِیِّ بْنِ

محمدؐ اور موسیٰؑ بن جعفرؑ اور علیؑ بن

مُوْسٰی وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَّعَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ

موسیٰ اور محمدؐ بن علیؑ اور علیؑ بن محمد

وَّالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ عَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

اور حسنؑ بن علی پر درود و سلام نازل ہو

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مَوْلَانَا صَاحِبِ الزَّمَانِ مَاحِیْ

اے پروردگار ہمارے رحمت بھیج ہمارے سردار صاحب زمانؑ

اٰثَارِ الْبِدَعِ وَالطُّغْیَانِ هَادِمِ اَبْنِیَةِ الشِّرْكِ

مٹانے والے نشانیوں بدعتوں اور معاصی کی اور کفر ڈھانے

وَالنِّفَاقِ حَاصِدِ فُرُوْعِ الْبَغْیِ وَالشِّقَاقِ صَلَوٰتُ

والے بناؤں شرک اور نفاق کی قطع کرنے والے شاخوں نافرمانی اور دشمنی کی پر درود

اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰبَآئِہٖ الْکِرَامِ

سلام اللہ کا نازل ہو ان پر اور ان کے آباے کرام پر

مَا اتَّصَلَتِ اللَّیَالِیْ وَالْاَیَّامُ اَللّٰھُمَّ عَجِّلْ

جب تک رات اور دن متصل ہوں اے پروردگار ہمارے دُور کر

فَرَجَہٗ وَسَہِّلْ مَخْرَجَہٗ وَاکْحُلْ نَاظِرَنَا بِنَظْرَۃٍ

ان کے اندوہ اور ان کے کشائش میں جلدی کر اوران کے ظہور کو

مِنَّآ اِلَیْہِ وَاجْعَلْنَا مِنَ الْمُسْتَشْھَدِیْنَ بَیْنَ

کامل اور ہماری آنکھوں میں انکے دیدار کا سرمہ لگا اور ہم کو ان کے سامنے

یَدَیْہِ وَتَفَضَّلْ عَلٰٓی اُمَرَآئِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَزِیْدِ

شہید ہونے والوں میں کر اور ہمارے مومن امیروں پر زیادتی توفیقات

التَّوْفِیْقَاتِ وَالزِّیَادَۃِ الْاِقْبَالِ وَعُلُوِّ الدَّرَجَاتِ

اور زیادتی اقبال اور برتری درجوں کی ساتھ فضل

اَللّٰھُمَّ افْعَلْ بِنَا مَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ وَلَا تَفْعَلْ بِنَا مَا

کے اے پروردگار ہمارے وہ کر ساتھ ہمارے جس کا تو سزاوار ہے اور وہ

نَحْنُ اَھْلُہٗ بِجَاہِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ الْمَعْصُوْمِیْنَ

نہ کر ہمارے ساتھ جس کے لائق ہم ہیں۔ بواسطہ منزلت محمدؐ و آل معصومین کے

صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا

رحمت اللہ کی ان سب پر نازل ہو اے پروردگار ہمارے ہمیں ان

مِمَّنْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعُهُ الذِّكْرٰى ط اِنَّ اللّٰهَ

لوگوں سے کر جو یاد کرتے ہیں اور یاد کرنا اس کو نفع دیتا ہے۔ تحقیق

يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ ط وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى

اللہ عدل اور احسان کا اور قرابت والوں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم

وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ

دیتا ہے اور گناہوں اور بری باتوں اور زشت کاریوں اور نافرمانیوں سے منع

لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۵

کرتا ہے وعظ کرتا ہے وہ تم کو تاکہ نصیحت پکڑو

نماز کی ترکیب نیت یوں کرے۔ نماز جمعہ پڑھتا ہوں واجب قربۃً الی اللہ۔ پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ جمعہ پ ۲۸ اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ منافقون پ ۲۸ پڑھنا مستحب ہے۔ اس نماز میں دو قنوت ہیں۔ ایک پہلی رکعت میں رکوع سے پہلے اور دوسرا دوسری رکعت میں رکوع کے بعد۔

اعمال روز جُمعہ

امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے کہ جو مومن خمیس کے زوال سے جمعہ کے زوال تک فوت ہو اُسے فشار قبر سے نجات ہو گی اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں کہ روز جمعہ کو اللہ نے تمام دنوں سے برگزیدہ کیا ہے اور اس کے دن کو عید قرار دیا ہے اور اس کی رات کو بھی مثل دن کے قرار دیا ہے اس کے مستحب اعمال یہ ہیں:

۱۔ نماز صبح سے بعد طلوع آفتاب تک تعقیبات کے لیے بیٹھا رہے۔

۲۔ غسل کرے[۱]۔

۳۔ بیس رکعت نماز یعنی چھ رکعت سورج نکلنے کے بعد چھ چاشت کے وقت، چھ زوال سے قبل اور دو رکعت زوال کے بعد۔ ظہرین کی سولہ نوافل ساقط ہو جائیں گے۔

۴۔ ہزار دفعہ محمدؐ و آلِ محمدؐ پر صلوٰت پڑھے۔ امام باقرؑ فرماتے ہیں میرے نزدیک جمعہ کے روز کوئی عبادت اس سے بہتر نہیں۔ اگر فرصت نہ ہو تو سو دفعہ پڑھ لے۔

۵۔ شب جمعہ بھی صلوٰت مستحب ہے اگر زیادہ نہ پڑھ سکے تو کم از کم

---

[۱] اگر جمعہ کو غسل میں کوئی عذر ہو تو روز پنجشنبہ بلکہ شب جمعہ کرے بلکہ روز شنبہ شام تک کر سکتا ہے۔ غسل جمعہ ہر ایک کے لیے مستحب ہے چاہے مرد ہو یا عورت حاضر ہو یا مسافر نماز جمعہ پڑھنے والا ہو یا نہ ہو۔

سو دفعہ پڑھ لے۔ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ شب جمعہ صلوٰت پڑھنا ہزار حسنہ کے برابر ہے ہزار گناہ محو ہوتے ہیں، اور ہزار درجے بلند ہوتے ہیں۔

۶۔ نمازِ صبح کی پہلی رکعت میں سورۃ جمعہ پڑھنا مستحب ہے۔

۷۔ صدقہ دینا دن بارات میں باقی ایّام سے ہزار گنا زیادہ ثواب رکھتا ہے۔

۸۔ اپنے والدینؑ[1]، عزیزوں اور دیگر مومنین اموات کی قبروں کی زیارت کریں۔

۹۔ سوائے ذکرِ خدا اور مدح محمدؐ و آلِ محمدؐ کے بلکہ مطلق ہر قسم کے اشعار کی ممانعت ہے پیغمبرِ خدا فرماتے ہیں کہ اگر دن یارات میں شعر پڑھے تو اس کے ثواب کے علاوہ کوئی اجر نہیں ملے گا بلکہ روایت میں ہے کہ اس شب و روز کی نماز بھی قبول نہ ہو گی۔

۱۰۔ مومنین کے لیے بہت دُعا کرے۔ روایت میں ہے اگر دس مُردہ مومنین کے لیے دُعا کرے تو اس کے لیے بہشت واجب ہو گی۔

[1] اپنے والدین کی قبر پر اپنے لیے دعا مانگنا بھی مستحب ہے اور زیارت قبور مومنین کے موقعہ پر السلام علیکم یا اھل القبور کہنا چاہیے۔

- شب جمعہ دعائے کمیل اور زیارت امام حسینؑ پڑھنے کا بہت ثواب ہے۔
- جو ہر شب جمعہ سورہ واقعہ پڑھتا رہے خدا اُسے دوست رکھے گا اور دُنیا میں اُسے کوئی پریشان حالی، تنگدستی اور فقر لاحق نہ ہوگا اور آفاتِ دنیا سے کوئی مصیبت نہ پہنچے گی۔ مفاتیح

ارسالِ یدین

- اگر مسئلہ ارسالِ یدین (نماز میں دونوں ہاتھ کھلے رکھنا) کو بنظرِ غائر دیکھا جائے تو یہ مسئلہ زیادہ بحث و تمحیص کا محتاج نہیں کیونکہ قرآن مجید میں کہیں بھی قبض یدین (نماز میں دونوں ہاتھ باندھنا) کے متعلق کوئی بھی آیت وارد نہیں ہے۔ پس قرآن پاک میں قبض یدین کے متعلق کسی حکم کا نہ پایا جانا ارسالِ یدین پر بین دلیل ہے کیونکہ ارسالِ یدین اصل فطرت کے مطابق ہے۔
- نیز کتب اہلِ سنت میں قبض یدین کی احادیث تعارض کو مستلزم ہیں کیونکہ ہاتھوں کی وضع مکانی میں اختلاف ہے کسی میں ناف کے اُوپر کسی میں زیرِ ناف اور کسی میں سینہ کے اُوپر ہاتھوں کو رکھنے کا ذکر ہے اور اصولِ مسلّمہ سے یہ ہے اِذَا تَعَارَضَا تَسَاقَطَا جب دو حدیثیں آپس میں متعارض ہوں تو دونوں ساقط الاعتبار ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا قبضِ یدین کی احادیث

کا تعارض اور تضاد کی وجہ سے ساقط الاعتبار ہونا بھی ارسال یدین پر واضح دلیل ہے۔

● بحکم رب العزت لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ط (پ۲۱، ع ۱۹، احزاب) پیغمبر اسلام اور آپ کے حقیقی جانشین آئمہ معصومین کے عمل اور حکم کو دیکھنا اور اس پر عمل پیرا ہونا ہے۔ چنانچہ فتاوی عبدالحی جلد ا ص۳۲۶ پر ہے۔

عَنْ مَعَاذٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ اِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ قِبَالَ اُذُنَيْهِ فَاِذَا كَبَّرَ اَرْسَلَهُمَا۔

معاذ سے مروی ہے کہ پیغمبر خدا جب نماز میں کھڑے ہوتے تو کانوں کے سامنے تک رفع یدین کر کے تکبیرۃ الاحرام کرتے اور ہاتھوں کو کھلا رکھتے۔

● اور عینی شرح کنز الدقائق ص۲۵ مطبوعہ نولکشور میں ہے۔

قَالَ مَالِكُ الْعَزِيْمَةُ فِي الْاِرْسَالِ وَالرُّخْصَةُ فِي الْوَضْعِ وَالْاَخْذِ لِاَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يَفْعَلُ كَذٰلِكَ وَكَذَا الصَّحَابَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ الدَّمُ مِنْ رُءُوْسِ اَصَابِعِهِمْ۔

مالک نے کہا عزیمت ہاتھ کھول دینے میں ہے اور ہاتھ باندھنے کی صرف رخصت ہے کیونکہ نبی کریمؐ اور آپؐ کے اصحاب اسی طرح ارسال یدین کرتے تھے یہاں تک کہ انگلیوں

کے سروں میں خون اُتر آتا تھا۔

● اور فتاویٰ عبدالحی کے اسی مذکورہ صفحہ پر لکھا ہے کہ

عَنْ عَمْرِوبْنِ دِیْنَارٍ قَالَ کَانَ ابْنُ الزُّبَیْرِ اِذَا صَلّٰی اَرْسَلَ یَدَیْہِ۔

عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ جب عبداللہ بن زبیر نماز پڑھتا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کھلا رکھتا تھا۔

● اور سُنن ابی داؤد ص۱۰۹ میں ابن عباس سے مروی ہے کہ اگر تو چاہے کہ رسولؐ اللہ کی نماز کو دیکھے تو نماز میں عبداللہ بن زبیر کی اقتداء کر۔

● اہلِ سنّت کے امام مالک کا اپنی زندگی بھر میں ہاتھ کھولنے کا فتویٰ رہا ہے اور اب بھی مالک کے پیرو نماز میں ہاتھ کھولنے پر عمل پیرا ہیں اور مالک مدینہ کا رہنے والا تھا۔ اس کے اس فتویٰ اور عمل سے ثابت ہوتا ہے کہ رسولؐ اللہ کے زمانے سے لے کر کم از کم مالک کے زمانہ تک اہلِ مدینہ ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے تھے اسی واسطے تو مالک نے اہلِ مدینہ کے اجماع کو حجت سمجھ کر فتویٰ جاری رکھا تھا اور خود بھی اسی پہ عامل تھا۔

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبرِ اسلام ہمیشہ ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے تھے اور ان کے بعد اہلِ مدینہ مالک کے زمانہ تک برابر ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے رہے اب یہ معلوم کرنا ہے کہ "قبضِ یدین" کا سلسلہ کب سے شروع ہوا اور کیوں؟

قبضِ یدین کیوں؟

وجہ اوّل تنویر العینین فی اثبات رفع یدین ص ۳۰ طبع صدیقی لاہور پر مرقوم ہے۔

يُحْكَى اَنَّهٗ (الامام مالك) حَكَمَ بِالْاِرْسَالِ مَعَ اَنَّهٗ كَانَ مَشْهُوْرًا فِي الْقَرْنِ الْاَوَّلِ وَاتَّفَقَ عَلَيْهِ اَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ فِي الْقُرُوْنِ الْاُخْرِ وَقَالُوْا اَيْضًا اِنَّ هٰذَا الْفِعْلَ فِي هٰذِهِ الْبِلَادِ تَشْبِيْهٌ بِالرَّوَافِضِ حَيْثُ تُرِكَ سِوَى الْمَذْهَبِ الْحَنَفِيِّ فَلَمْ يَبْقَ فَاعِلُوْهُ غَيْرَ الشِّيْعَةِ قَدْ قَالَ النَّبِيُّ اِتَّقُوْا مَوَاضِعَ التُّهَمِ۔

بیان کیا جاتا ہے کہ امام مالک ہاتھ کھولنے کا حکم دیتے تھے حالانکہ وہ قرن اوّل کے مشہور امام تھے اور اکثر علماء نے دوسرے قرون اور صدیوں میں اس پر اتفاق کیا اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ہاتھ کھولنے کا عمل ان ملکوں میں اب روافض سے مشابہ ہے جبکہ سوائے مذہب حنفی سب ترک ہو گئے تھے اور سوائے شیعوں کے اس پر عمل کرنے والا کوئی نہیں رہا تھا اور رسول اللہ نے فرمایا۔ "تہمت کے مقامات سے بچو۔"

پس اس وقت اگر ہاتھ کھولنے کے فریضہ پر عمل کیا جاتا ہے تو شیعیت

میں متہم ہو جاتے ہیں۔

● اس میں یہ تصریح ہے کہ اصل حکم نماز میں ہاتھ کھولنے ہی کا ہے لیکن شیعوں کے ساتھ مشابہت سے بچنے کے لیے اس کو عمداً ترک کر دیا ہے۔

وجہ دوم قبضِ یدین کی دوسری وجہ یہ بھی بیان کی گئی ہے جیسا کہ عسکری کی کتاب الاوائل میں اس کی تصریح ہے کہ جب جنگِ قادسیہ ہوئی اور ایران کا ایک بڑا حصہ مفتوح ہُوا اور ایرانی اسیر اوّل اوّل قید ہو کر حضرت عمر کے دربار میں اسی صورت میں پیش ہوتے تو ان کو ان کی یہ ادا پسند آگئی اور فرمایا کہ اگر ہم بھی اپنے آقا کے دربار میں (وقتِ عبادت) اسی طرح کھڑے ہوا کریں تو یہ کتنا اچھا طریقہ ہے چنانچہ اس کے متعلق احکام جاری ہو گئے اور اسی وقت سے اس عبادت خدا میں تنسیخ واقع ہوئی۔ (اسلامی نماز ص۲۰۹)

آئمہ اہلِ بیتؑ کی نماز

● شیعہ امامیہ کے نزدیک تو آئمہ اہلِ بیتؑ منصوص من اللہ و الرسول امام، معصوم اور پیغمبرِ اسلام کے حقیقی جانشین ہیں۔ ان کا ہر قول و فعل مشیّتِ ایزدی کے موافق اور شریعتِ پیغمبرؐ کے عین مطابق ہے وہ خدا اور رسولؐ کی طرف سے اسلام کے منتخب محافظ ہیں۔ اس لیے ان کا ہر حکم واجب الاطاعت اور ہر امر

واجب التعمیل ہے۔ اسی طرح اگر دیگر مذاہب کے افراد بھی آئمہ اہل بیتؑ کی تاریخ کا بنظر انصاف مطالعہ کریں اور ان کے سوانح کو بنظر استحسان دیکھیں تو یقیناً ان باتوں کو ماننے کے لیے مجبور ہو جائیں گے کہ آئمہ اہل بیت سے ہر امام کا ہر قول اور ان کی ہر بات ہمیشہ مبنی بر صداقت ہوتی ہے۔

- انہوں نے دینِ خداوندی میں اپنی رائے اور قیاس کو کبھی دخل نہیں دیا۔
- شریعتِ محمدیہ میں کسی قسم کی تنسیخ اور تغیّر و تبدّل نہیں کیا۔
- اپنے بچپن سے لے کر شباب اور پھر بڑھاپے تک کبھی کسی امام نے اپنی ساری عمر میں کوئی گناہ صغیرہ، کبیرہ اور خطا و غلطی عمداً و سہواً نہیں کی۔
- دنیاوی ہوس میں آکر بادشاہانِ وقت کی مرضی کے مطابق (خلافِ شریعت) کبھی کوئی فتویٰ نہیں دیا۔
- ہمیشہ حدودِ اسلام کی نگہبانی اور احکامِ اسلام کی پاسبانی فرماتے رہے لہٰذا ان کا ہی عمل صحت و حقیقت پر مبنی اور ان کا ہی حکم شریعت محمدیہ کے موافق اور عین مطابق ہوگا اور اس لیے ہم آئمہ اہل بیت علیہم السلام کا طریقہ نماز لکھتے ہیں کہ ان معصوم ہستیوں نے ہمیشہ کس طرح نماز پڑھنے کا سبق دیا اور اپنے ماننے والوں کو کونسا طریقہ بتلایا چنانچہ فروع کافی جلد ا صد ۸۶ کتاب الصلوٰۃ، باب افتتاح الصلوٰۃ میں امام جعفر صادقؑ حماد کے عرض کرنے پر اسے نماز پڑھنے کے طریقہ کی تعلیم دیتے ہیں۔

فَقَامَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ مُنْتَصِبًا فَاَرْسَلَ يَدَيْهِ جَمِيْعًا عَلٰى فَخِذَيْهِ قَدْ ضَمَّ اَصَابِعَهٗ وَقَرَّبَ بَيْنَ قَدَمَيْهِ حَتّٰى كَانَ بَيْنَهُمَا قَدْرُ ثَلٰثِ اَصَابِعَ مُنْفَرِجَاتٍ وَّاسْتَقْبَلَ بِاَصَابِعِ رِجْلَيْهِ جَمِيْعًا الْقِبْلَةَ لَمْ يُحَرِّفْهُمَا عَنِ الْقِبْلَةِ۔	پس ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ رو بقبلہ سیدھے کھڑے ہو گئے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کھول کر اپنی دونوں رانوں پر رکھا اور انگلیوں کو ملائے رکھا اور اپنے دونوں قدموں کو قریب رکھا جن میں تین کھلی انگلیوں کی مقدار فاصلہ تھا اور اپنے دونوں پاؤں کی انگلیوں کو بجانب قبلہ سیدھا رکھا اور دونوں پاؤں کو سمت قبلہ سے ذرا بھی منحرف نہ کیا۔

● اسی طرح امام معصومؑ پیغمبرؐ اسلام کے حقیقی جانشین، فرزند رسول صادق آلِ محمدؐ نے قیام، رکوع، سجود، تشہد، سلام وغیرہ کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھ کر (جس طرح کہ ہم نے نماز پڑھنے کا "مفصل طریقہ" میں تفصیلاً نماز کا طریقہ لکھا ہے) حماد کو نماز کا طریقہ تعلیم فرمایا اور فراغت از سلام و تکبیرات کے بعد فرمایا یَاحَمَّادُ هٰكَذَا صَلِّ اے حماد اس طرح نماز پڑھا کرو۔

● اور اسی قسم کی ایک اور روایت جناب امام محمد باقرؑ سے منقول ہے۔

چنانچہ فروع کافی جلد ۱ صہ ۹۲ کتاب الصلوٰۃ، باب القیام والقعود فی الصلوٰۃ میں ہے۔

عَنْ زَرَارَةَ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ اِذَا قُمْتَ فِی الصَّلٰوةِ فَلَا تُلْصِقْ قَدَمَكَ بِالْاُخْرٰی دَعْ بَیْنَهُمَا فَصْلًا اِصْبَعًا اَقَلَّ ذٰلِكَ وَلَا تُشَبِّكْ اَصَابِعَكَ وَلْتَكُوْنَا عَلٰی فَخِذَیْكَ قِبَالَةَ رُكْبَتَیْكَ وَلْیَكُنْ نَظَرُكَ اِلٰی مَوْضِعِ سُجُوْدِكَ الخ۔

زرارہ، باقر العلوم، ابوجعفر امام محمد باقر سے روایت کرتا ہے کہ آپ نے فرمایا جب تو نماز میں کھڑا ہو تو اپنے ایک پیر کو دوسرے پیر سے نہ ملا ان دونوں کے درمیان کم سے کم ایک انگشت اور زیادہ سے زیادہ ایک بالشت فاصلہ رکھ اور کندھے ڈھیلے رکھ اور دونوں ہاتھ نیچے لٹکا دے یعنی کھول دے اور پنجہ میں پنجہ نہ ڈال اور چاہیئے کہ دونوں ہاتھ تیرے دونوں رانوں پر گھٹنوں کے مقابل لٹکے ہوتے ہوں اور تیری نگاہ (حالت قیام میں) تیرے سجدہ کی جگہ پر ہو۔

ان دونوں مذکورہ روایتوں سے معلوم ہوگیا کہ آئمہ اہل بیت علیہم السلام

طریقہ سے خود نماز پڑھتے تھے اسی طرح اپنے ماننے والوں کو بھی نماز پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔

● اس حدیث میں امامؑ نے تمام وہ حالات جو نماز میں ہوتے ہیں۔ (جن کو ہم نے "حالاتِ نماز کی توضیح" میں تفصیلاً لکھا ہے) ان کے واجبات اور مستحبات تفصیلاً بیان فرماتے ہیں۔

● فروع کافی کے اسی باب صہ۹۳ پر ہے کہ امام معصوم باقر العلومؑ سے پوچھا گیا فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ میں "نحر" کا کیا معنی ہے۔ آپ نے فرمایا: النحر الاعتدال فی القیام نحر کا معنی پوری طرح کھڑا ہونا ہے فرمایا لَا تُكَفِّرْ فَاِنَّمَا یَصْنَعُ ذٰلِكَ الْمَجُوْسُ (ہاتھ نہ باندھو نماز میں) کیونکہ اس طرح مجوسی کرتے ہیں۔

● چنانچہ بعینہا اس قسم کی کتنی احادیث کتاب تہذیب الاحکام جلد ا کتاب الصّلوٰۃ باب کیفیۃ الصّلوٰۃ وصفتہا صہ۱۵۷ اور صہ۱۵۸ اور کتاب مَنْ لَّا یَحْضُرُهُ الْفَقِیْهُ ط کی کتاب الصّلوٰۃ باب وصف الصلوٰۃ من فاتحتہا الی خاتمتہا صہ۶۱ اور صہ۶۲ پر بھی موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آئمہ اہل بیتؑ ہمیشہ ہاتھ کھول کر نماز پڑھا کرتے تھے اور اسی طرح اپنے ماننے والوں کو حکم دیتے تھے اسی لیے تو غیروں کو بھی اعتراف کرنا پڑا جیسا کہ تسہیل القاری شرح صحیح بخاری میں ہاتھ باندھنے کے واجب نہ ہونے کے ذکر کے بعد

لکھا ہے کہ "اگر نماز میں ہاتھ کا باندھنا واجب ہوتا تو اہلِ نبیؐ اور آلِ علیؑ اس کو ترک نہ کرتے پس ان کا ہاتھ باندھنے کو ترک کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ہاتھ باندھنا واجب نہیں ہے۔

رفع یدین

نماز میں تکبیرۃ الاحرام اور ہر تکبیر کے وقت رفع یدین یعنی کانوں تک ہاتھ اُٹھانا پیغمبرؐ خدا اور اہلِ بیتؑ کا طریقہ ہے اسی لیے شیعہ امامیہ نماز میں ہر تکبیر کے وقت رفع یدین کرتے ہیں۔

- چنانچہ تفسیر درمنثور مطبوعہ مصر جلد ۲ صفحہ ۴۰۳ پر ہے جناب علی ابن ابی طالبؑ سے مروی ہے کہ جب سورۃ کوثر نازل ہوا تو نبی کریمؐ نے جبرئیلؑ سے فرمایا اس "نحیرہ" سے کیا مقصود ہے؟ جس کا مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے جبرئیلؑ نے عرض کی آپ کو اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ جب آپ نماز کے لیے تکبیر تحریمہ پڑھیں تو رفع یدین کریں۔ یہی صورت آسمانوں میں رہنے والے فرشتوں کی ہے اور ہر شے کے لیے زینت ہوتی ہے اور نماز کی زینت ہر تکبیر کے وقت رفع یدین کرنا ہے۔

- کنز العمال جلد ۴ صفحہ ۲۳۵ پر ہے:

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ مَعَ كُلِّ تَكْبِيْرَةٍ فِي الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ ۔ پیغمبرؐ خدا فرض نماز میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے تھے۔

- شیعہ امامیہ کتب میں آئمہ اہل بیتؑ سے ہر تکبیر کے وقت رفع یدین کرنا منقول ہے۔ اسی واسطے شیعہ امامیہ اس سُنّت پر عامل ہیں۔

جمع بین الصلوٰتین

- ملّاں لوگ اور ان کی سُنی سنائی پر عوام بھی ہمیشہ شیعہ امامیہ پر اعتراض کرتے رہتے ہیں کہ شیعہ پانچ اوقات کے بجائے تین وقت نماز پڑھتے ہیں اور اس سلسلہ میں ہمیشہ شیعوں پر زبانِ طعن دراز کی جاتی ہے حالانکہ اگر غور و تأمل کے ساتھ دیکھا جائے تو یہ ایک مہمل اور بے معنی جملہ ہے کیونکہ ایک وقت دو کام عقلاً محال ہیں یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ ایک ہی آدمی ایک ہی وقت میں اکٹھے دو کام کرے اور ناممکن کو ممکن بنا دے۔

- شیعہ امامیہ حکمِ خدا کے مطابق اور سُنّت رسولؐ کے عین موافق جمع بین الصلوٰتین کرتے ہیں کیونکہ صریح نصِ قرآنی ہے کہ ظہر و عصر اور مغرب و عشا کا وقت مشترک ہے۔ جیسا کہ ارشاد ربّ العزت ہے۔

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ (پ۱۵ ع۱ بنی اسرائیل)

قائم کرو نماز کو زوالِ آفتاب سے نصف شب تک۔

۱۔ فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۴۵۲ پر اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے۔ یہ آیت اس بات پر اشارہ کرتی ہے کہ

هٰذِهِ الْاٰيَةُ تُوْهِمُ اَنَّ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَقْتًا وَّاحِدًا وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَقْتًا وَّاحِدًا

تحقیق ظہر اور عصر کا وقت ایک ہے۔ (مشترک) اور مغرب و عشاء کا وقت بھی ایک ہے (مشترک ہے)

اور بخاری کتاب مواقیت الصّلوٰۃ کے باب وقت المغرب جلد ا صفحہ ۱۴۷ پر عمرو بن دینار کہتے ہیں۔

۲۔ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ سَبْعًا جَمِيْعًا وَّ ثَمَانِيًا جَمِيْعًا۔

میں نے جابر بن زید سے سنا کہ ابن عباس کہتے تھے کہ نبی کریمؐ نے نماز مغرب میں اکٹھی سات رکعت پڑھیں اور نماز ظہر میں اکٹھی آٹھ رکعت پڑھیں (جمع بین الصّلوٰتین کیا اور دونوں میں فاصلہ نہیں کیا)

● یہی روایت صحیح مسلم جلد ا مع شرح للنوادی باب الجمع بین الصّلوٰتین صفحہ ۲۴۶ پر بھی لکھی ہے۔

۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

ابن عباس سے مروی ہے کہ پیغمبر اسلام

قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بِالْمَدِیْنَۃِ فِیْ غَیْرِ خَوْفٍ وَّلَا مَطَرٍ۔

نے مدینہ میں سوائے خوف اور بارش کے ظہر وعصر اور مغرب و عشاء کو جمع کر کے پڑھا۔

● پھر ابن عباس سے پوچھا گیا: مَآ اَرَادَ اِلٰی ذٰلِکَ یہ پیغمبر نے کیوں کیا؛ قَالَ اَرَادَ اَنْ لَّا یُحَرِّجَ اُمَّتَہٗ۔ ابن عباس نے کہا آپ نے ارادہ کیا کہ اپنی اُمت کو حرج نہ دیں۔

● شرح مذکور صحیح مسلم ص۲۴۶ پر جمع بین الصلوٰتین کے جواز میں بہت سی احادیث مذکور ہیں اور علماء اہلِ سُنت نے جو ان احادیث کی تاویلیں کی ہیں ان تاویلات کو بھی شارح نے ضعیف ثابت کیا ہے۔

۴۔ صحیح مسلم جلد ۱ ص۲۴۶ پر معاذ سے مروی ہے کہ ہم رسولؐ اللہ کے ساتھ جنگِ تبوک میں نکلے تو رسولؐ اللہ نے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع کیا۔ راوی کہتا ہے میں نے وجہ پوچھی تو ابن عباس نے جواب دیا کہ رسولؐ اللہ نے ارادہ کیا کہ ہم اپنی اُمت کو حرج میں نہ ڈالیں۔

۵۔ ترمذی مطبوعہ مجتبائی دہلی باب مَا جَآءَ فِی الْجَمْعِ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ ص۲۶ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے بغیر کسی

ڈر اور بینہ کے مدینہ میں ظہر و عصر کی نمازیں اکٹھی پڑھیں۔ ابن عباس سے کسی نے پوچھا ایسا کرنے سے رسولؐ اللہ کا کیا مقصد تھا؛ جواب دیا کہ اس سے حضورؐ کا مقصد یہ تھا کہ اُمت کے لیے گنجائش اور آسانی رہے کسی قسم کی تنگی اور تکلیف نہ ہو۔ بعینہ ترمذی اردو ترجمہ صـ۴۲ حدیث ۱۶۸۔

نمازِ قضا

● جو نماز واجب اپنے مقررہ وقت پر ادا نہ کی جائے اس کو قضا بجالانا واجب ہے۔

● اگر کسی کے ذمہ اس قدر قضا نمازیں ہوں کہ ان کی تعداد معلوم نہ ہو تو اس قدر بجالانا واجب ہے کہ اسے برأت ذمہ کا یقین ہو جائے۔

● قضا نماز کو ادا سے پہلے پڑھے اگر خاص کر اسی دن کی قضا ہو۔

● نماز سفر میں فوت ہوئی ہو تو قصر پڑھے خواہ پڑھتے وقت حضر ہی میں کیوں نہ ہو اور اگر حضر میں فوت ہوئی ہو تو تمام پڑھے اگرچہ سفر میں ہو۔

● نمازوں کی قضا کے لیے کوئی خاص وقت نہیں ہے بلکہ دن میں رات میں سفر و حضر میں ہر جگہ پڑھ سکتا ہے۔

● کافر اصلی پر اسلام لانے کے بعد زمانہ کفر کی نمازوں کی قضا واجب نہیں اور اسی طرح غیر شیعہ مسلمان نے جو نمازیں اپنے مذہب کے موافق درست پڑھی ہیں راہ حق پر آنے کے بعد ان کی قضا نہ ہوگی۔

● بچپن، دیوانگی، بے ہوشی، حیض و نفاس کے زمانہ کی نمازوں کی قضا

نہیں ہے۔

- قضا میں قصر و اتمام کا دار و مدار وقتِ فوت یعنی آخری وقت پر ہو گا۔
- روزانہ قضا نمازیں جس طرح فوت ہوتی ہیں۔ اسی ترتیب سے بجا لانا واجب ہے اگر ترتیب معلوم نہ ہو تو اس قدر تکرار کیا جائے کہ ترتیب کے حاصل ہونے کا یقین ہو جائے۔

نماز اجارہ

- از خود واجب کردہ نمازوں میں سے نماز اجارہ یعنی اُجرت پر نماز پڑھوانا بھی ہے جو میت کی نیابت میں پڑھی جاتی ہیں اور اگر کوئی شخص بغیر اُجرت ادا کر دے تو بھی جائز ہے لیکن زندہ شخص کی طرف سے کوئی واجب امر دوسرا شخص اُجرت لے کر یا بغیر اُجرت ادا نہیں کر سکتا لیکن حج ایسا فریضہ ہے کہ اگر کوئی شخص عاجز ہو اور خود بجا نہ لا سکے لیکن مستطیع ہو تو وہ اپنا قائم مقام دوسرے کو کر سکتا ہے البتہ کوئی شخص زندہ لوگوں کے لیے بعض مستحبی کام جیسے زیارت معصومینؑ اُجرت لے کر انجام دے سکتا ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ کوئی مستحب کام بجا لائے

اور اس کا ثواب زندہ یا مرے ہوئے انسانوں کے لیے ہدیہ کر دے۔

- جو شخص کسی کی نماز اُجرت پر پڑھے تو ضروری ہے یا خود مجتہد ہو یا کسی مجتہد کی تقلید میں نماز کے مسائل صحیح طور پر جانتا ہو یا احتیاط پر عمل کے مواقع اچھی طرح جانتا ہو۔ اس کی قرآت بھی درست ہو۔

- اجیر کے لیے ضروری ہے کہ نیت کرتے وقت نیت کو معین کر لے لیکن اس کا نام جاننا ضروری نہیں بلکہ صرف یہ نیت کر لینا کافی ہے کہ میں نماز اس شخص کی طرف سے پڑھتا ہوں جس کے لیے مجھے اُجرت دی گئی ہے۔

- ایسے شخص کو اجیر بنائے جس کے متعلق اطمینان ہو کہ وہ عمل انجام دے گا۔ اگر علم ہو جائے کہ اس نے نمازیں نہیں پڑھیں تو کسی اور کو دوبارہ اجیر بنائے۔

- جس شخص کو کوئی ایسی مجبوری ہو کہ وہ تیمم کر کے یا بیٹھ کر نماز پڑھتا ہو تو ایسے شخص سے اُجرت پر نمازیں نہ پڑھوائی جائیں چاہے میت کی نماز اسی حالت میں قضا ہوئی ہو۔

- عورت کی نماز کے لیے مرد اور مرد کی نماز کے لیے عورت کو اجیر بنانا صحیح ہے اور بلند آواز سے یا آہستہ آواز سے پڑھنے کے لیے اجیر کو اپنے فریضہ پر عمل کرنا ہوگا۔

- اگر چند اشخاص کو ایک میت کی قضا نمازوں کے لیے اجیر بنایا جائے،

توان کے لیے اوقات مقرر کرنے کی ضرورت نہیں لیکن صبح، ظہر، عصر، مغرب، عشاء کی ترتیب برقرار رکھنا ضروری ہے۔

- میت کی طرف سے جس طرح کسی کو اجیر بنا کر اس کی واجب نمازیں پڑھائی جاتی ہیں اسی طرح میت کے قضا روزے بھی اُجرت پر رکھوائے جاتے ہیں۔

- اُجیر پر واجب ہے کہ ان تمام مستحبات و کیفیات نماز جو اس کے ذمہ کر دی گئی ہیں اور اُجرت میں ان تمام قیود کی شرط لگا دی گئی ہے، کو بجا لائے ورنہ اُجرت کا مستحق نہ ہوگا۔ اگرچہ میت اور ولی میت اپنے فریضہ سے سبکدوش ہو جائیں گے۔ مختار المسائل ص۲۴۷

- احوط ہے کہ اگر نماز یا روزہ کے لیے اجیر کیا جائے تو خود اس کے ذمہ اپنی ذاتی نماز، روزہ قضا نہ ہو۔ شرایع الاسلام حصہ دوم ص۱۰۶

نمازِ والدین

اگر کسی کا باپ اپنی نمازیں بجا نہ لایا ہو اور قضا پڑھنے پر قدرت

۱؎ لیکن میت کے مالی حقوق واجبہ مثلاً قرض حج، زکوٰۃ، خمس کفارات رد مظالم وصیت کرے یا نہ کرے۔ اصل ترکہ سے ادا ہوں گے پھر وصیت کے مطابق ورثا میں ترکہ تقسیم ہوگا۔

رکھتا تھا چاہیے اس نے نافرمانی کے طور پر ترک کی ہوں بنا بر احتیاط اس
کے بڑے لڑکے پر ان کے مرنے کے بعد واجب ہے خواہ وہ خود ادا
کرے یا کسی کو اُجرت دے کر قضا کراتے۔ والدین کے اس نماز روزہ
سے مقصود وہ نماز روزہ ہے جو خود انہی کا ہو۔ نہ وہ جو کسی دوسرے کا ان کے
ذمہ ہو۔ یعنی وہ کسی کے اجارہ کے نماز اور روزے ادا کیے بغیر مر گئے ہوں۔

● صرف باپ کی قضا نمازیں بجالانا بڑے بیٹے پر واجب ہے، ماں
کی نہیں ہیں اگرچہ بہتر ہے کہ ماں کی قضا نمازیں بھی بجالاتے (خوئی)

نماز ہدیہ والدین و اولاد

حدیث صحیح میں امام جعفر صادقؑ سے
منقول ہے کہ حضرت ہر شب اپنے
فرزند کے لیے اور ہر روز اپنے والدین کے واسطے دو رکعت نماز پڑھتے
تھے، رکعت اوّل میں بعد الحمد سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَا اور دوسری رکعت میں بعد الحمد
اِنَّا اَعْطَیْنَا۔ (مفاتیح الجنان)

ہدیہ والدین کے دو طریقے ہیں ایک یہ ہے دوسرا ص پر درج ہے۔

نمازِ طواف

جو لوگ مکہ مکرمہ جاکر حج بیت اللہ سے مشرف ہوتے ہیں۔ ان
کو خانہ کعبہ کا طواف کرنا لازم ہے طواف سے فارغ ہونے کے بعد اس

کی دو رکعت نماز مقام ابراہیمؑ کے پیچھے یا پہلو میں پڑھنی واجب ہے
نہ پڑھنے کی صورت میں گنہگار اور مشغول الذمّہ ہوگا۔

نماز استغاثہ بتولؑ

روایت ہے کہ جب بھی کوئی حاجت یا مشکل پیش آئے دو رکعت نماز پڑھے
پھر جناب بتولؑ کی تسبیح پڑھے پھر سجدہ میں جائے اور سو مرتبہ
یَا مَوْلَاتِیْ یَا فَاطِمَةُ اَغِیْثِیْنِیْ پڑھے پھر پیشانی کا دایاں حصّہ
زمین پر رکھ کر سو مرتبہ یہی پڑھے پھر سجدہ میں سو مرتبہ یہی پڑھے پھر
پیشانی کا بایاں حصّہ زمین پر رکھ کر سو مرتبہ یہی پڑھے پھر سجدہ میں ایک
سو دس مرتبہ یہی پڑھے۔ (یہ استغاثہ ۵۱۰ مرتبہ ہو جائے گا) پھر اپنی دُعا
مانگ لے انشاءاللہ قبول ہوگی۔ مفاتیح الجنان (وقت نصف گھنٹہ)

نمازِ آیات

- یہ نماز چاند گہن، سورج گہن۔ زلزلہ اور سیاہ یا سُرخ آندھی،
بجلی کی کڑک و گرج یا اس قسم کا ہولناک امر جس سے عام لوگ خائف
ہو جائیں۔ کی وجہ سے واجب ہوتی ہے۔
- چاند گہن اور سورج گہن کی نماز کا وقت گہن شروع ہونے سے

اس کے روشن ہونے کی ابتدا تک ہے اور دیگر حوادثاتِ آسمانی یا زمینی کی نماز بھی اسی وقت پڑھنا واجب ہے۔ اگر نہ پڑھے تو گنہگار ہوگا لیکن ان کی نماز آخر عمر تک ادا کی نیت سے پڑھے گا۔ گہن کی نماز روشن ہونے کی ابتداء کے بعد پڑھے تو ادا و قضا کی نیت نہ کرے قصد قربت کرے۔

- سورج گہن اور چاند گہن سے اگر بر وقت مطلع ہو گیا اور عمداً یا سہواً نماز نہ پڑھی تو اس کی قضا بجالانا واجب ہوگی۔ اگرچہ پورا گہن نہ ہوا ہو لیکن اگر بعد کو مطلع ہوا تھا تو قضا واجب ہوگی بشرطیکہ پورا سورج و چاند گہن زدہ ہو ورنہ قضا نہ ہوگی۔

- نمازِ آیات کا وجوب اسی شہر و قرب و اتصال پر ہوگا جس میں آیت ظاہر ہوتی ہے۔

- اس نماز کے رکوعات ارکانِ نماز ہیں۔ لہٰذا ان میں عمداً یا سہواً کمی بیشی مبطلِ نماز ہوگی۔

- چونکہ یہ نماز دو رکعتی ہے لہذا پہلی یا دوسری رکعت کے شک میں نماز باطل ہوگی۔

- اگر اسبابِ آیات بیک وقت متعدد ہوں۔ دفعتہً یا تدریجاً تو موافق عددِ آیات نماز واجب ہوگی۔

- مقتدی پہلی یا دوسری رکعت کے رکوع اوّل میں شامل ہو سکتا ہے۔

دیگر رکوعات میں نہیں۔

- اس نماز کے پڑھنے کے دو طریقے ہیں :

پہلا طریقہ : پہلے نیت کرے کہ نماز آیات پڑھتا / پڑھتی ہوں واجب قربۃً الی اللہ۔ اس کے بعد حمد اور کوئی دوسرا سورہ پڑھ کر رکوع کرے۔ پھر کھڑا ہو کر حمد و سورہ پڑھ کر رکوع کرے۔ اسی طرح پانچ مرتبہ کرنے کے بعد دونوں سجدوں سے فارغ ہو کر دوسری رکعت بھی بجا لائے اور ہر دوسرے رکوع سے قبل قنوت پڑھے اور تشہد و سلام پڑھ کر نماز ختم کرے۔

- اس طرح اس نماز کی پہلی رکعت میں پانچ رکوع اور دو قنوت (دوسرے اور چوتھے رکوع سے قبل) اور دوسری رکعت میں پانچ رکوع اور تین قنوت (پہلے تیسرے اور پانچویں رکوع سے قبل) ہو جائیں گے اس نماز میں کل دس رکوع اور پانچ قنوت ہوتے ہیں۔

دوسرا طریقہ : نمازِ آیات اس طرح بھی پڑھ سکتے ہیں کہ حمد کے بعد پوری سورہ نہ پڑھیں بلکہ صرف ایک دو آیات کسی سورہ کی پڑھ کر رکوع کر لیا جائے مگر اس صورت میں تین باتوں کا لحاظ ضروری ہے۔

۱ - ایک رکعت میں پانچویں رکوع تک سورہ تمام ہو جائے۔

۲ - جس قیام میں پوری سورہ پڑھے یا سورہ پوری ہو جائے اس کے بعد والے قیام میں سورہ حمد ضرور پڑھے۔

۲۔ پہلے قیام میں سورہ حمد ضروری ہے۔ سورہ توحید کے اجزاء اور طریقہ جدول ذیل میں ملاحظہ ہو۔

اجزائے سورہ	قنوت	رکوع
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	قنوت نہ پڑھے	رکوع بجالائے
قل ھو اللہ احد	قنوت پڑھے	رکوع بجالائے
اللہ الصمد	قنوت نہ پڑھے	رکوع بجالائے
لم یلد ولم یولد	قنوت پڑھے	رکوع بجالائے
ولم یکن لہ کفوا احد	قنوت نہ پڑھے	رکوع بجالائے

اور اسی طرح دوسری رکعت میں بھی کرے اور پہلے تیسرے اور پانچویں رکوع سے پہلے قنوت پڑھے۔

- پانچویں اور دسویں رکوع کے بعد سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے۔
- ہر رکوع میں جانے سے پہلے اور اُٹھنے کے بعد تکبیر کہنا مستحب ہے لیکن پانچویں اور دسویں رکوع کے بعد نہیں ہوتی۔
- دونوں طریقوں میں صرف ایک قنوت دسویں رکوع سے قبل پڑھ لے تو بھی کافی ہے۔

مستحبات : سورۂ حمد اور دوسرا سورہ بلند آواز سے پڑھنا آیات

رات کو واقع ہوں یا دن کو جماعت سے ادا کرنا۔ پیش نماز ہو یا فرادیٰ نماز میں طول دینا۔ صحن مسجد میں پڑھنا۔ نماز سے فراغت کے بعد چاند یا سورج کے پورا ہونے تک ذکر و دُعا میں مشغول رہنا یا دوبارہ نماز پڑھنا۔ بڑے بڑے سورہ پڑھنا۔ زیرِ آسمان پڑھنا۔

ضروری گزارش : سورج چاند گہن کے وقت امید والی عورت اور اس کے خاوند کا جاگ کر اپنے آپ کو معطل سمجھنا، اس لیے لازمی جانتے ہیں کہ ان کی حرکت مولود پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اس رواج اور وہم پر ہرگز عمل نہ کریں بلکہ اس وقت نمازِ آیات پڑھیں۔

نماز نذر و عہد و قسم

اگر کوئی شخص دو رکعت نماز پڑھنے کی نذر کرے یا عہد یا اللہ کے نام کے ساتھ قسم کھائے تو یہ نماز اس پر واجب ہو جائے گی۔ اسی طرح روزہ وغیرہ کی حالت ہے اور مخالفت کی صورت میں کفارہ دینا لازم ہے چنانچہ نذر[۱] و عہد کا کفارہ ایک غلام

---

[۱] نذر و عہد کا کفارہ مثل کفارہ ماہ رمضان ہے۔ منت۔ نذر خلاف شرع ناجائز ہے اور اگر کسی جائز کام کے لیے کسی خانقاہ پر روپیہ وغیرہ چڑھانے کی نیت کرے تو یہ چڑھاوا جائز نہیں اور منت کا گناہ اس کی گردن پر رہے گا (جامع الفتاویٰ ص ۳۵)

آزاد کرنا یا دو ماہ کے پے در پے روزے رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے اور قسم کا کفارہ ایک غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا ان کو لباس پہنانا اور اگر ان امور سے عاجز ہو تو تین روزے رکھنا ہے۔ وسائل الشریعہ ص ۱۲۲

غلام، زوجہ اور بیٹا اپنے آقا، شوہر اور باپ کی اجازت کے بغیر نذر نہیں کر سکتے۔ ہاں اگر تینوں قسم کے افراد بغیر اجازت نذر کر لیں اور آقا شوہر و باپ بعد میں نافذ رکھیں تو صحیح ہو جائے گی۔ مختار المسائل

نماز ردِ مظالم

جو شخص لوگوں کے مالی و غیر مالی واجب الادا حقوق بخشوانے سے قاصر ہو تو بشرط قدرت تلافی کا ارادہ رکھتے ہوتے یہ نماز ردِ مظالم بجالائے۔ چار رکعت نماز دو دو کر کے پڑھے پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد پچیس مرتبہ سورہ قل ہو اللہ۔ دوسری رکعت میں الحمد کے بعد پچاس مرتبہ قل ہو اللہ تیسری رکعت میں بعد الحمد پچھتر مرتبہ قل ہو اللہ اور چوتھی رکعت میں بعد الحمد سو مرتبہ قل ہو اللہ پڑھے۔ پیغمبرؐ خدا کا فرمان ہے اس نماز کی وجہ سے اللہ روز قیامت مطالبہ کرنے والوں کو راضی فرمائے گا۔ اگرچہ ان کی تعداد بقدر بیابان کے ریگ کی ہو اور وہ نماز گزار سب سے پہلی صف میں بجلی کی طرح داخل بہشت ہو گا۔ (وسائل الشریعہ)

نمازِ شکر

جناب امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ جب خدا تجھ کو کوئی نعمت عطا فرمائے یا کوئی مصیبت تجھ سے دفع کرے تو دو رکعت نمازِ شکر بجا لاؤ۔ پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورہ توحید اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد ایک مرتبہ قُل یَا اَیُّھَا الکٰفِرُون پڑھو اور پہلی رکعت کے رکوع و سجود میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اسْتَجَابَ دُعَآئِیْ وَاَعْطَانِیْ مَسْئَلَتِیْ پڑھو تشہد و سلام کے بعد نماز ختم کرو۔ تحفۃ العوام مقبول جدید۔

نمازِ مغفرت

جناب صادق آلِ محمدؐ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص دو رکعت نماز اس ترکیب سے بجا لائے کہ ہر رکعت میں سورہ الحمد کے بعد ساٹھ مرتبہ سورہ توحید پڑھے تو خداوند عالم اس کے گناہوں کو معاف فرمائے گا۔ تحفۃ العوام مقبول جدید

نمازِ توبہ

لازم ہے کہ خواہ حق خدا ہو یا حق انسان۔ اس کی ادائیگی کا اہتمام کرتے ہوئے خلوصِ دل سے اس طرح عمل توبہ بجا لائے کہ اول غسل کرے۔ پھر سچے دل سے اس طرح صیغہ توبہ پڑھے:

اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ اُشْہِدُ اللّٰہَ وَجَمِیْعَ مَلٰٓئِکَتِہٖ وَاَنْبِیَآئِہٖ وَرُسُلِہٖ وَ حَمَلَۃَ عَرْشِہٖ وَجَمِیْعَ خَلْقِہٖ اَنِّیْ نَادِمٌ عَلٰی

مَاسَلَفَ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْمَعَاصِیْ وَمُعْتَرِفٌ بِهَا وَاَنِّیْ عَازِمٌ عَلٰی اَنْ لَّا اَعُوْدَ اِلَیْهَا وَقَدْ عَاهَدْتُّ اللّٰهَ تَعَالٰی عَلٰی ذٰلِكَ اَلْفَ عَهْدٍ فِیْ عُنُقِیْ یُطَالِبُنِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ ۝

اس کے بعد دو رکعت نماز مثل نماز صبح بجالاتے۔

تحفۃ العوام مقبول جدید

نماز حاجت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے جب کوئی شخص کسی غم میں مبتلا ہو تو دو رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت میں الحمد کے بعد ہزار مرتبہ سورہ توحید اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد ایک دفعہ سورہ توحید پڑھے نماز سے فارغ ہونے کے بعد خداوندِ عالم سے طلب حاجت کرے۔ تحفۃ العوام مقبول جدید

نماز جعفر طیّار (وقت ۲۵ منٹ)

● یہ نماز عامہ اور خاصہ کے مابین مشہور ہے اور سُنّت مؤکدہ ہے بفرمانِ پیغمبرؐ یہ نماز دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اس نماز کو اگر روزانہ پڑھا کریں تو بہت ثواب ہے نہیں تو ہفتہ میں ایک مرتبہ اگر یہ نہ ہو سکے تو مہینہ میں

ایک دفعہ یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیں۔

● یہ نماز چار رکعت بدو سلام ہے پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد کوئی سورہ پڑھ سکتا ہے۔ اس کے بعد پندرہ مرتبہ تسبیحات اربعہ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ ط کہہ کر رکوع کرے اور رکوع میں دس مرتبہ یہی تسبیحات اربعہ پڑھے پھر سیدھا کھڑا ہو کر دس مرتبہ یہی تسبیحات پڑھ کر سجدہ میں جائے اور دس مرتبہ سجدہ میں بھی یہی تسبیحات پڑھے پھر سجدے سے اُٹھ کر بیٹھے اور دس مرتبہ یہی تسبیحات پڑھے پھر دوسرے سجدہ میں جاکر دس مرتبہ یہی پڑھے۔ دوسرے سجدے سے اُٹھے تو دس مرتبہ یہی پڑھے اور کھڑا ہو کر دوسری رکعت میں بعد الحمد کوئی سورہ پڑھ کر پندرہ مرتبہ تسبیحات مذکور پڑھ کر قنوت پڑھے اور رکوع میں جائے۔ جس طرح اوّل رکعت میں بیان ہوا۔ رکوع و سجود میں تسبیحات اربعہ پڑھے اور تشہد و سلام کہہ کر دونوں رکعت تمام کرے۔ اس کے بعد کی مزید دو رکعت بطریق مذکور پڑھے۔ پس ہر رکعت میں تسبیحات پچھتر ۷۵ مرتبہ ہوں گی اور مجموعہ تسبیحات ہر چار رکعت کا تین صد تسبیح ہوگا۔

● اگرچہ اس نماز میں مخصوص سورہ کی شرط نہیں لیکن افضل یہ ہے کہ رکعت اوّل میں بعد از اَلْحَمْد، اِذَا زُلْزِلَتِ، دوسری میں

وَالْعٰدِیٰت ، تیسری رکعت میں اِذَا جَآءَ اور چوتھی رکعت میں قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَد پڑھے۔

● افضل وقت اس کا روز جمعہ جب آفتاب بلند ہو جائے نیز شعبان میں اس کا پڑھنا سنّت مؤکدہ ہے۔

نمازِ اوّل ماہ ہر ماہ کی پہلی تاریخ دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔ رکعت اوّل میں بعد از اَلْحَمْد تین بار سورہ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَد دوسری رکعت میں بعد اَلْحَمْدُ تین بار سورہ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ پڑھے بعد میں کچھ صدقہ دے گویا اس نے تمام مہینے کی سلامتی خرید لی اور جمیع آفات سے محفوظ ہو گیا اس نماز کو دن میں ہر وقت پڑھ سکتا ہے۔

● پہلی رکعت میں بعد اَلْحَمْدُ تیس بار قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَد اور دوسری میں بعد از اَلْحَمْد تیس بار اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ بھی وارد ہے اسکے بعد مخصوص دُعا جو صفحہ نمبر ۱۰ پر درج ہے پڑھیں۔

نمازِ وصیّت یہ نماز دو رکعت ہے جو مغرب و عشاء کے درمیان پڑھی جاتی ہے پہلی رکعت میں بعد اَلْحَمْدُ کے تیرہ۱۳ مرتبہ سورہ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ اور دوسری رکعت میں بعد اَلْحَمْدُ کے پندرہ مرتبہ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَد پڑھے جناب رسالتمآب نے اس کے پڑھنے کی وصیت فرمائی ہے اور ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہر مہینہ

میں ایک مرتبہ پڑھے گا، مخلصین میں شامل ہوگا اور جو ہر شب پڑھے گا وہ میرے ساتھ جنت میں داخل ہوگا اور اس کے ثواب کا سوائے خدا کے کوئی احاطہ نہیں کر سکتا (وسائل الشریعۃ صد ۱۷۷)

نماز وسعت رزق

دو رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت میں حمد کے بعد سورۃ کوثر تین بار اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد سورۃ فلق اور سورۃ الناس تین تین بار پڑھے اور بعد ازاں خدا سے وسعتِ رزق کا سوال کرے (قوانین الشریعہ)

اعمال شب نیمہ شعبان

(شب برات) یہ شب بعد شب قدر سب سے افضل رات ہے۔

- غسل کرے۔
- حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ جناب رسالتمآبؐ نے ارشاد فرمایا کہ شعبان کی پندرھویں رات کو عبادت میں بسر کرو اور دن کو روزہ رکھو۔
- زیارت امام حسینؑ پڑھے۔ کتاب ہذا کے صد ۲۷ پر ہے۔
- اگر یہ مخصوص زیارت کسی وجہ سے نہ پڑھ سکے تو زیرِ آسمان صرف یہی مختصر پڑھ لے : اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَآ اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ۔

- سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرْ سو مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ۔
- نماز جعفر طیّار پڑھیں۔
- دعائے کمیل پڑھیں۔
- دو دو رکعت کر کے دس رکعت نماز پڑھیں اور ہر رکعت میں بعد اَلْحَمْد کے دس مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد اور بعد فراغ نماز سجدہ میں یہ دُعا پڑھیں۔:

اَللّٰھُمَّ لَكَ سَجَدَ سَوَادِیْ وَخَیَالِیْ وَبَیَاضِیْ یَا عَظِیْمَ کُلِّ عَظِیْمٍ اِغْفِرْلِیْ ذَنْبِیَ الْعَظِیْمَ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُہٗ غَیْرُكَ۔

- مومنین حضرات کا معمول یہ ہے کہ عریضہ حاجت جو صاحب الامرؑ کی خدمت میں استغاثہ ہے اس شب کو لکھتے ہیں اور علی الصبح دریا یا نہر یا گہرے کنوئیں میں جا کر ڈالتے ہیں۔

عریضۂ حاجت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَتَوَجَّہُ اِلَیْكَ بِاَحَبِّ الْاَسْمَآءِ

اِلَيْكَ وَ اَعْظَمِهَا لَدَيْكَ وَ اَتَقَرَّبُ وَ اَتَوَسَّلُ

اِلَيْكَ بِمَنْ اَوْجَبْتَ حَقَّهُ عَلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ

وَّعَلِيٍّ وَّ فَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَ

عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَّجَعْفَرِ

بْنِ مُحَمَّدٍ وَّمُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَّعَلِيِّ بْنِ

مُوْسٰى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَّعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ

وَّالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَّالْحُجَّةِ الْمُنْتَظَرِ صَلَوٰاتُ

اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اِكْفِنِيْ كَذَا وَكَذَا

یہاں پر اپنی حاجات اور پریشانیاں لکھیں

یہاں اپنا نام لکھیں — — — — — — — —

ھدایات : عریضے کو آٹے یا پاک مٹی میں رکھ کر دریا یا نہر یا گہرے کنوئیں میں علی الصبح ڈالے جس وقت عریضہ دریا میں ڈالنے کا ارادہ کرے

رُسُلَهٗٓ اَنِّیْ بِکُمْ مُّؤْمِنٌ وَّبِاِیَابِکُمْ مُّوْقِنٌ

بِشَرَآئِعِ دِیْنِیْ وَخَوَاتِیْمِ عَمَلِیْ وَقَلْبِیْ

لِقَلْبِکُمْ سِلْمٌ وَّاَمْرِیْ لِاَمْرِکُمْ مُّتَّبِعٌ صَلَوَاتُ

اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَعَلٰٓی اَرْوَاحِکُمْ وَعَلٰٓی اَجْسَادِکُمْ

وَعَلٰٓی اَجْسَامِکُمْ وَعَلٰی شَاھِدِکُمْ وَعَلٰی غَآئِبِکُمْ

وَعَلٰی ظَاھِرِکُمْ وَعَلٰی بَاطِنِکُمْ ط

اس کے بعد دو رکعت نماز زیارت مثل نماز صبح پڑھیں۔

شب آخر ماہِ رمضان بہت مبارک رات ہے۔ اس کے چند اعمال ہیں۔

۱۔ غسل ۲۔ زیارت امام حسینؑ۔

۳۔ سورہ انعام پ۷، کہف پ۱۵ اور یٰسین پ۲۲ پڑھنا۔

۴۔ سو دفعہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ط پڑھنا۔

۵۔ دس رکعت نماز ہر رکعت میں سورہ حمد ایک دفعہ سورہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ط دس مرتبہ رکوع و سجود میں دس مرتبہ

تسبیحات اربعہ پڑھے۔

۶۔ اس دس رکعت نماز کے بعد ہزار دفعہ اَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّیْ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ ط پڑھے۔ (مفاتیح الجنان)

شب اوّل ماہِ شوال

امام محمد باقرؑ کا فرمان ہے کہ یہ رات شب قدر سے کم نہیں۔ اس کے اعمال یہ ہیں:

۱۔ غسل غروب آفتاب کے وقت۔

۲۔ شب بیداری، نماز دُعا و استغفار کے ساتھ۔

۳۔ رات مسجد میں گزارنا۔

۴۔ زیارت امام حسینؑ پڑھنا۔

۵۔ دس رکعت نماز شب آخر ماہ رمضان کی نماز کی طرح ہر رکعت میں سورہ حمد ایک مرتبہ اور سورہ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ ط دس مرتبہ اور رکوع و سجود میں دس مرتبہ تسبیحات اربعہ یعنی سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اللهُ اَكْبَرُ ط

۶۔ دو رکعت نماز پہلی رکعت میں بعد از سورہ حمد ہزار مرتبہ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ ط اگر دشوار ہو تو سو مرتبہ اور دوسری رکعت میں اَلْحَمْدُ کے بعد ایک مرتبہ سورہ توحید پڑھے۔

۷۔ شب کے آخری حصہ میں بھی غسل مستحب ہے۔

۸۔ طلوعِ فجر تک جاگے نماز پہ بیٹھا رہے۔ (مفاتیح الجنان)

تراویح

۱۔ مشکوٰۃ باب قیام شہر رمضان صہ ۱۱۴

● زید بن ثابت سے مروی ہے کہ پیغمبر اسلام مسجد کے ایک گوشہ میں بوریے پر راتوں کو نماز پڑھا کرتے تھے ایک رات حضرت کے نماز پڑھنے کی آواز سنائی نہ دی۔ لوگ سمجھے آپ سو رہے ہیں۔ بعض اس خیال سے کھنکھارے کہ آپ بیدار ہوں اور اپنے نماز پڑھنے کی حالت سے اطلاع دیں۔ حضرت نے فرمایا میں تم سے ہمیشہ ایسی ہی حرکات دیکھتا ہوں۔ مجھے یہ ڈر ہے کہ کہیں نماز نافلہ تم پر واجب نہ ہو جائے اور اگر تم پہ فرض ہو گئی تو تم اسے بجا نہ لا سکو گے اَیُّھَا النَّاسُ تم اپنی یہ سنت نمازیں اپنے گھر میں پڑھا کرو۔ سوائے نماز واجب کے بہتر یہی ہے کہ ہر شخص اپنی سنت نماز اپنے گھروں ہی میں پڑھے۔

۲۔ اور بخاری باب فصل من قام رمضان جلد سوم صہ ۵۸

● حضرت عمر ماہ رمضان کی ایک شب کو مسجد میں آئے۔ دیکھا کہ لوگ متفرق طور پر نماز نافلہ پڑھ رہے ہیں۔ حضرت عمر نے کہا مناسب یہ ہے کہ میں ان کا ایک امام بنا دوں اور یہ سب لوگ اس کے پیچھے نماز نافلہ پڑھیں

چنانچہ ان تمام کو حکم دیا کہ اُبی بن کعب کے پیچھے نماز نافلہ پڑھیں۔ جب دوسری رات مسجد میں آتے تو دیکھا کہ اُبی بن کعب لوگوں کو جماعت کرا رہے ہیں تو فرمایا نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ یہ اچھی بدعت ہے۔

۳۔ اور تاریخ الخلفاء فَصْلٌ فِیْ اَوَّلِیَّاتِ عُمَر صفحہ ۹۶ پر ہے۔

● وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ قِیَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ۔ حضرت عمر پہلا شخص ہے جس نے تراویح کی بنیاد رکھی۔

● قابلِ غور بات یہ ہے کہ آنحضرتؐ تو نماز نافلہ اپنے اپنے گھروں میں پڑھنے کا حکم دیں اور حضرت عمر اتنی ترقی کر لیں کہ نماز نافلہ کو باجماعت مسجد میں پڑھوائیں اور مسلمان اتنی جرأت کریں کہ حکم رسولؐ سے حکم عمر کو مقدم سمجھیں۔

● حضرت عمر کا قول کہ میں نے اچھی بدعت قائم کی ہے۔ عجب ہے کہ ایک بدعت، دوسرے اچھی۔ کیونکہ کوئی بدعت قابلِ تعریف نہیں ہو سکتی بلکہ کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔ ہر بدعت ضلالت اور گمراہی ہے۔

روز عرفہ نو ذی الحجہ

نویں ذی الحجہ کو یہ اعمال مستحب ہیں۔

۱۔ غسل کرنا۔

۲۔ زیارت حضرت امام حسینؑ پڑھنا جو شخص حج میں شریک نہ ہو سکے اور کربلا معلیٰ میں موجود نہ ہو اسے چاہیئے کہ کسی بلند مقام پر یا وسیع جنگل میں

امام حسینؑ کی زیارت پڑھے۔

- شام تک ذکرِ خدا میں مشغول رہے تاکہ ان لوگوں کے ثواب میں شامل ہو جو اعمالِ حج بجالا رہے ہوں۔
- نمازِ ظہر کے بعد دو رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورہ اَلْحَمْدُ کے بعد سورہ توحید اور دوسری رکعت میں سورہ اَلْحَمْدُ کے بعد سورہ قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ ط پڑھے۔
- اس کے بعد چار رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد از اَلْحَمْدُ پچاس مرتبہ سورہ توحید پڑھے۔ (مفاتیح الجنان)

نمازِ عید الفطر

- عید[1] کی نماز غیبتِ امامِ زمانؑ میں سنّت ہے اور اس کا وقت طلوعِ آفتاب سے زوالِ آفتاب تک ہے۔ فرادیٰ اور جماعت کے ساتھ دونوں طرح سے پڑھی جاسکتی ہے۔ اس نماز کی دو رکعتیں ہیں۔ نیت یوں کرے۔ نماز عید الفطر پڑھتا ہوں۔ سنّت قربۃً الی اللہ۔ پس تکبیرۃ الاحرام کہے اور سورہ

---

[1] عید فطر میں قبل نماز عید خرما سے افطار کرنا یا کچھ کھانا اور عید قربان میں بعد نمازِ عید قربانی کا گوشت یا کوئی چیز کھانا مستحب ہے۔

اَلْحَمْدُ کے بعد سورہ اَعْلٰی پڑھے۔ اور وہ یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝ الَّذِيْ خَلَقَ
فَسَوّٰى ۝ وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۝ وَالَّذِيْ
اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۝ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ۝
سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى ۝ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ اِنَّهٗ
يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ۝ وَنُيَسِّرُكَ
لِلْيُسْرٰى ۝ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝
سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۝ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۝
الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۝ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ
فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝ وَ
ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ۖ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝

اِنَّ هٰذَا لَفِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝ۙ صُحُفِ

اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۝ع

● پھر ہاتھ اُٹھا کر تکبیر کہے اور یہ قنوت پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اَهْلَ الْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظَمَةِ وَاَهْلَ الْجُوْدِ

وَالْجَبَرُوْتِ وَاَهْلَ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَةِ وَاَهْلَ

التَّقْوٰى وَالْمَغْفِرَةِ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذَا

الْيَوْمِ الَّذِىْ جَعَلْتَهٗ لِلْمُسْلِمِيْنَ عِيْدًا وَّ

لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ ذُخْرًا وَّشَرَفًا

وَّكَرَامَةً وَّمَزِيْدًا اَنْ تُصَلِّىَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ

اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُدْخِلَنِىْ فِىْ كُلِّ خَيْرٍ اَدْخَلْتَ

فِيْهِ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُخْرِجَنِىْ

مِنْ كُلِّ سُوْٓءٍ اَخْرَجْتَ مِنْهُ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَوٰتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا سَئَلَكَ بِهٖ عِبَادُكَ الصّٰلِحُوْنَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ الْمُخْلِصُوْنَ ط

- پھر ہاتھ اُٹھا کر تکبیر کہے اور یہی دُعائے قنوت پڑھے۔ اسی طرح پانچ دفعہ تکبیر اور قنوت پڑھے گا۔ پھر رکوع و سجود بجا لائے اور کھڑا ہو کر دوسری رکعت میں سُورۃ الحمد کے بعد سُورۃ الشمس پڑھے اور وُہ یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ○ صلے وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ○ صلے

وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ○ صلے وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ○ صلے

وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ○ صلے وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ○ صلے

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ

تَقْوٰىهَا ۝ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ وَقَدْ خَابَ

مَنْ دَسّٰىهَا ۝ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَا ۝ اِذِ

انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۝ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۵

فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝

وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝

- پھر تکبیر اور قنوت مثل سابق چار دفعہ پڑھے۔ بعد ازاں رکوع و سجود و تشہد و سلام بجا لائے۔
- اس نماز میں سورہ اعلیٰ اور سورہ والشمس کے علاوہ دوسری سورتیں بھی پڑھی جا سکتی ہیں اور اسی طرح قنوت بھی جو یاد ہو پڑھ سکتا ہے۔

نماز ختم ہونے کے بعد پیشنماز کھڑا ہو کر یہ دو خطبے پڑھے:

پہلا خطبہ عید الفطر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(شروع کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا

خدا بزرگ تر ہے خدا بزرگ تر ہے خدا بزرگ تر ہے نہیں ہے کوئی

اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

معبود اللہ کے سوا اور اللہ بزرگ تر ہے خدا ہی کے لیے ہے حمد۔ خدا بزرگ تر

عَلٰی مَا ھَدٰنَا وَلَہُ الشُّکْرُ عَلٰی مَآ اَوْلَنَا اَلْحَمْدُ

ہے اس پر کہ ہم کو ہدایت کی اور اسی کے لیے شکر اور اس پر کہ ہم کو نعمتیں دیں

لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا لِدِیْنِہِ الَّذِیْ ارْتَضٰاہُ

حمد سزاوار ہے اس خدا کے لیے جس نے ہم کو اپنے دین کی طرف ہدایت

وَسَبِیْلِہِ الَّذِیْ اصْطَفَاہُ وَنَصَرَنَا لِمَا

کی جس کو اس نے پسندیدہ اور برگزیدہ کیا اور ہماری مدد کی۔ اس چیز

یُوْجِبُ الزُّلْفَۃَ لَدَیْہِ وَالْوُصُوْلَ اِلَیْہِ فَاَمَرَنَا

کے لیے جو اس کی نزدیکی اور اس کے پاس پہنچنے کی

بِصِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ الَّذِي أَنْزَلَ فِيهِ

موجب ہے پس اس نے ہم کو ماہِ رمضان کے روزوں کا حکم دیا

الْقُرْآنَ وَجَعَلَ فِيهِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ الَّتِي هِيَ

جس میں قرآن نازل کیا اور جس میں شب قدر قرار دی جو ہزار مہینوں سے

خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ وَّهُوَ شَهْرُ اللهِ وَسَيِّدُ

بہتر ہے اور وہ خدا کا مہینہ ہے اور تمام مہینوں کا سردار

الشُّهُورِ وَشَهْرُ التَّوْبَةِ وَشَهْرُ الْمَغْفِرَةِ فَصُمْنَا

اور توبہ کا مہینہ اور مغفرت کا مہینہ ہے پس ہم

نَهَارَهُ وَقُمْنَا لَيْلَهُ عَلَى تَقْصِيرٍ وَّأَدَّيْنَا فِيهِ

نے اس کے دن کو روزہ رکھا اور اس کی رات کو کم قیام کیا اور اس

مِنْ حَقِّهِ قَلِيلًا مِّنْ قَصِيرٍ حَتّٰى فَارَقَنَا عِنْدَ

میں اس کے حق سے بہت ہی کم ادا کیا یہاں تک کہ وہ اپنا

تَمَامِ وَقْتِهِ وَانْقِطَاعِ مُدَّتِهِ فَنَحْنُ مُوَدِّعُوهُ

وقت ختم کر کے اور اپنی مدت پوری کر کے ہم سے جدا ہوا پس ہم

وِدَاعَ مَنْ عَزَّ فِرَاقُهُ عَلَيْنَا وَأَوْحَشَنَا انْصِرَافُهُ

اس کو اس شخص کی طرح وداع کرتے ہیں جس کا فراق ہم کو ناگوار ہوا ہے اور اس

عَنَّا قَآئِلُوْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ اللّٰهِ الْاَكْبَرُ

کی جدائی نے ہم کو وحشت میں ڈالا ہے ہم کہنے والے ہیں سلام ہو تجھ پر اے خدا کے

وَيَا عِيْدَ اَوْلِيَآئِهِ الْاَعْظَمُ اَللّٰهُمَّ فَارْحَمْنَا

بزرگ تر مہینے اور اس کے دوستوں کی بزرگ تر عید۔ اے خدا پس ہم پر اپنی رحمت

بِرَحْمَتِكَ وَاعْمُمْنَا بِعَافِيَتِكَ اَلَا اِنَّ هٰذَا

کرم کر اور اپنی عافیت کو ہمارے لیے عام کر آگاہ ہو کہ یہ وہ دن ہے

اَلْيَوْمُ يَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ عِيْدًا وَّجَعَلَكُمْ

جس کو خدا نے ہمارے لیے عید قرار دیا ہے اور تم کو اس کے لیے اہل

لَهٗ اَهْلًا فَاذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَكَبِّرُوْهُ وَ

بنایا ہے پس تم خدا کا ذکر کرو وہ تمہارا ذکر کرے گا اور اس کی تسبیح کرو اور

سَبِّحُوْهُ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاَدُّوْا

اس سے دعا کرو وہ تم سے قبول کرے گا اور اپنا

فِطْرَتَكُمْ فَاِنَّهَا سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ فَاَخْرِجُوْا مِنْ

فطرہ ادا کرو کیونکہ وہ تمہارے نبی کی سنت ہے پس اپنے عیال کے ہر شخص

كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ عِيَالِكُمْ صَاعًا مِّنْ بُرٍّ اَوْ

کی طرف سے ایک صاع گیہوں یا جَو یا خرما یا انگور سے فطرہ نکالو بیشک

شَعِيرٍ اَوْ تَمْرٍ اَوْ عِنَبٍ اِنَّ اَحْسَنَ

بہترین حدیث (کلام خدا ہے) جو غالب

الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللهِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمِ

حکمت والا ہے۔ (شروع کرتا ہوں)

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ

اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔ بے شک اس نے نجات

تَزَكّٰى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ط

پائی جسنے زکوٰۃ (فطرہ) نکالی اور اپنے پروردگار کا نام یاد کیا اور نماز پڑھی۔

خطبہ کے بعد بیٹھ کر پانچ مرتبہ درود پڑھے۔ پھر کھڑا ہو کر دوسرا خطبہ پڑھے:-

دوسرا خطبہ عید الفطر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْوَاحِدُ

حمد اس خدا کو زیبا ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک اور یکتا

الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِىْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً

بے نیاز ہے اس نے نہ کوئی بیوی اختیار کی ہے

وَلَا وَلَدًا وَّ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ

اور نہ کوئی فرزند اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کا بندہ اور

رَسُوْلُهُ الْمُجْتَبٰى وَاَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ

برگزیدہ رسولؐ ہے اور یہ کہ علیؑ تمام مومنوں کا حاکم اور تمام

وَسَيِّدُ الْوَصِيِّيْنَ وَاَنَّ ذُرِّيَّتَهُ الْمَعْصُوْمِيْنَ

وصیوں کا سردار ہے اور یہ کہ اس کی تمام معصوم اولاد

اَئِمَّتُنَا اُوْصِيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ

ہمارے امام ہیں۔ اے خدا کے بندو میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ خدا

وَاغْتَنِمْ طَاعَتِهٖ وَاِعْدَادِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ

سے ڈرو اور اس کی اطاعت کو غنیمت جانو اور ان فانی اور

فِيْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ الْفَانِيَةِ الْخَالِيَةِ قَبْلَ اَنْ

گزرنے والے ایام میں نیک اعمال کی تیاری کرو قبل اس کے کہ تم پر

يَّهْجُمَ عَلَيْكُمُ الْمَوْتُ الَّذِيْ لَا مَهْرَبَ مِنْهُ

موت ناگاہ آجائے جس سے نہ بھاگنے کی جگہ ہے نہ فرار کرنے کا

وَلَا مَفَرَّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ

مقام اے خدا تو رحمت نازل فرما تمام رسولوں کے سردار

الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلِيٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَفَاطِمَةَ

محمدؐ اور تمام مومنوں کے حاکم علیؑ پر اور محمدؐ کی بیٹی

بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَّالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيِّ

فاطمہؑ پر اور حسنؑ اور حسینؑ پر اور علیؑ

بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَّجَعْفَرِ

بن حسینؑ پر اور محمدؐ بن علیؑ پر اور جعفرؑ

بْنِ مُحَمَّدٍ وَّمُوْسٰى بْنِ جَعْفَرٍ وَّعَلِيِّ بْنِ

بن محمدؐ پر اور موسیٰؑ بن جعفرؑ پر اور علیؑ بن

مُوْسٰى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَّعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ

موسیٰؑ پر اور محمدؐ بن علیؑ پر اور علیؑ بن محمدؐ پر

وَّالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَّالْحُجَّةِ الْقَآئِمِ بِالْحَقِّ

اور حسنؑ بن علیؑ پر اور حجّت خدا پر جو حق کو قائم

الْمَهْدِيِّ الَّذِيْ بِبَقَآئِهٖ بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَ

کرنے والا ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ ہے جس کی بقا سے دنیا باقی

بِيُمْنِهٖ رُزِقَ الْوَرٰى وَبِوُجُوْدِهٖ ثَبَتَتِ

ہے اور اس کی برکت سے تمام جہان کو رزق ملتا ہے

الْاَرْضُ وَالسَّمَاۤءُ وَبِهٖ يَمْلَاُ اللّٰهُ الْاَرْضَ

اور اس کے وجود کی برکت سے زمین اور آسمان قائم ہیں اور اس

قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا وَّ

کے سبب سے خدا زمین کو عدل سے پُر کر دے گا جس طرح کہ وہ

عَجِّلْ لَنَا اللّٰهُمَّ ظُهُوْرَهٗ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ

ظلم وجود سے پُر ہو گی۔ اے خدا اس کا ظہور ہمارے لیے جلد کر بے شک وہ لوگ

بَعِيْدًا وَنَرَاهُ قَرِيْبًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ

اس کو دُور سمجھتے ہیں اور ہم اس کو قریب جانتے ہیں اپنی رحمت سے اے سب رحم

الرَّاحِمِيْنَ ؕ

کرنیوالوں سے زیادہ تر رحم کرنے والے۔

فِطرہ

● عید کا چاند دیکھتے ہی ہر شخص پر واجب ہے کہ وہ اپنا اور اپنے واجب النفقہ (افراد) حتیٰ کہ اگر کوئی اس روز غروبِ آفتاب سے پہلے عید کی رات مہمان بھی آ جائے تو ان سب کا فِطرہ احتیاطاً تین کلو فی کس کے حساب سے گندم یا خرما یا جو یا وہ چیز جو سال بھر میں زیادہ کھاتا ہے ادا

رُسُلَهُ اَنِّیْ بِکُمْ مُّؤْمِنٌ وَّ بِاِیَابِکُمْ مُّوْقِنٌ

بِشَرَآئِعِ دِیْنِیْ وَخَوَاتِیْمِ عَمَلِیْ وَقَلْبِیْ

لِقَلْبِکُمْ سِلْمٌ وَّ اَمْرِیْ لِاَمْرِکُمْ مُّتَّبِعٌ صَلَوٰاتُ

اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَعَلٰٓی اَرْوَاحِکُمْ وَعَلٰٓی اَجْسَادِکُمْ

وَعَلٰٓی اَجْسَامِکُمْ وَعَلٰی شَاھِدِکُمْ وَعَلٰی غَآئِبِکُمْ

وَعَلٰی ظَاھِرِکُمْ وَعَلٰی بَاطِنِکُمْ ط

اس کے بعد دو رکعت نماز زیارت مثل نماز صبح پڑھیں.

شب آخر ماہِ رمضان

بہت مبارک رات ہے. اس کے چند اعمال ہیں.

۱ - غسل ۲ - زیارت امام حسینؑ.

۳ - سورہ انعام پ۷، کہف پ۱۵ اور یٰسین پ۲۲ پڑھنا.

۴ - سو دفعہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ط پڑھنا.

۵ - دس رکعت نماز ہر رکعت میں سورہ حمد ایک دفعہ سورہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ط دس مرتبہ رکوع و سجود میں دس مرتبہ

تسبیحات اربعہ پڑھے۔

۶۔ اس دس رکعت نماز کے بعد ہزار دفعہ اَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ ط پڑھے۔ (مفاتیح الجنان)

شب اوّل ماہِ شوال

امام محمد باقرؑ کا فرمان ہے کہ یہ رات شب قدر سے کم نہیں۔ اس کے اعمال یہ ہیں:

۱۔ غسل غروب آفتاب کے وقت۔

۲۔ شب بیداری؛ نماز دعا و استغفار کے ساتھ۔

۳۔ رات مسجد میں گزارنا۔

۴۔ زیارت امام حسینؑ پڑھنا۔

۵۔ دس رکعت نماز شب آخر ماہ رمضان کی نماز کی طرح ہر رکعت میں سورہ حمد ایک مرتبہ اور سورہ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ ط دس مرتبہ اور رکوع و سجود میں دس مرتبہ تسبیحات اربعہ یعنی سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ ط

۶۔ دو رکعت نماز پہلی رکعت میں بعد از سورہ حمد ہزار مرتبہ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ ط اگر دشوار ہو تو سو مرتبہ اور دوسری رکعت میں اَلْحَمْدُ کے بعد ایک مرتبہ سورہ توحید پڑھے۔

۷۔ شب کے آخری حصہ میں بھی غسل مستحب ہے۔

۸۔ طلوعِ فجر تک جاگتے نماز پہ بیٹھا رہے۔ (مفاتیح الجنان)

تراویح

۱۔ مشکوٰۃ باب قیام شہر رمضان صہ ۱۱۴

● زید بن ثابت سے مروی ہے کہ پیغمبر اسلام مسجد کے ایک گوشہ میں بوریئے پر راتوں کو نماز پڑھا کرتے تھے ایک رات حضرت کے نماز پڑھنے کی آواز سنائی نہ دی۔ لوگ سمجھے آپ سو رہے ہیں۔ بعض اس خیال سے کھنکھارے کہ آپ بیدار ہوں اور اپنے نماز پڑھنے کی حالت سے اطلاع دیں۔ حضرت نے فرمایا میں تم سے ہمیشہ ایسی ہی حرکات دیکھتا ہوں۔ مجھے یہ ڈر ہے کہ کہیں نماز نافلہ تم پر واجب نہ ہو جائے اور اگر تم پر فرض ہو گئی تو تم اسے بجا نہ لا سکو گے اَیُّھَا النَّاسُ تم اپنی یہ سنت نمازیں اپنے گھر میں پڑھا کرو۔ سوائے نماز واجب کے بہتر یہی ہے کہ ہر شخص اپنی سنت نماز اپنے گھروں ہی میں پڑھے۔

۲۔ اور بخاری باب فضل من قام رمضان جلد سوم صہ ۵۸

● حضرت عمر ماہ رمضان کی ایک شب کو مسجد میں آئے۔ دیکھا کہ لوگ متفرق طور پر نماز نافلہ پڑھ رہے ہیں۔ حضرت عمر نے کہا مناسب یہ ہے کہ میں ان کا ایک امام بنا دوں اور یہ سب لوگ اس کے پیچھے نماز نافلہ پڑھیں۔

چنانچہ ان تمام کو حکم دیا کہ اُبی بن کعب کے پیچھے نماز نافلہ پڑھیں۔ جب دوسری رات مسجد میں آتے تو دیکھا کہ اُبی بن کعب لوگوں کو جماعت کرا رہے ہیں تو فرمایا نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ یہ اچھی بدعت ہے۔

۳۔ اور تاریخ الخلفاء فَصْلٌ فِیْ اَوَّلِیَاتِ عُمَر صفحہ ۹۷ پر ہے۔

● وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ قِیَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ۔ حضرت عمر پہلا شخص ہے جس نے تراویح کی بنیاد رکھی۔

● قابلِ غور بات یہ ہے کہ آنحضرتؐ تو نماز نافلہ اپنے اپنے گھروں میں پڑھنے کا حکم دیں اور حضرت عمر اتنی ترقی کر لیں کہ نماز نافلہ کو باجماعت مسجد میں پڑھوائیں اور مسلمان اتنی جرأت کریں کہ حکم رسولؐ سے حکم عمر کو مقدم سمجھیں۔

● حضرت عمر کا قول کہ میں نے اچھی بدعت قائم کی ہے۔ عجب ہے کہ ایک بدعت، دوسرے اچھی۔ کیونکہ کوئی بدعت قابلِ تعریف نہیں ہو سکتی بلکہ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔ ہر بدعت ضلالت اور گمراہی ہے۔

روزِ عرفہ نو ذی الحجہ

نویں ذی الحجہ کو یہ اعمال مستحب ہیں۔

۱۔ غسل کرنا۔

۲۔ زیارت حضرت امام حسینؑ پڑھنا جو شخص حج میں شریک نہ ہو سکے اور کربلا معلّیٰ میں موجود نہ ہو اسے چاہیئے کہ کسی بلند مقام پر یا وسیع جنگل میں

امام حسینؑ کی زیارت پڑھے۔

● شام تک ذکرِ خدا میں مشغول رہے تاکہ ان لوگوں کے ثواب میں شامل ہو جو اعمال حج بجالارہے ہوں۔

● نمازِ ظہر کے بعد دو رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورہ اَلْحَمْدُ کے بعد سورہ توحید اور دوسری رکعت میں سورہ اَلْحَمْدُ کے بعد سورہ قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ ط پڑھے۔

● اس کے بعد چار رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد از اَلْحَمْدُ پچاس مرتبہ سورہ توحید پڑھے۔ (مفاتیح الجنان)

نمازِ عید الفطر

● عیدؔ کی نماز غیبتِ امامِ زمانؑ میں سنّت ہے اور اس کا وقت طلوعِ آفتاب سے زوال آفتاب تک ہے۔ فرادیٰ اور جماعت کے ساتھ دونوں طرح سے پڑھی جاسکتی ہے۔ اس نماز کی دو رکعتیں ہیں۔ نیت یوں کرے۔ نماز عید الفطر پڑھتا ہوں۔ سنّت قربۃً الی اللہ۔ پس تکبیرۃ الاحرام کہے اور سورہ

لہ عید فطر میں قبل نماز عید خرما سے افطار کرنا یا کچھ کھانا اور عید قربان میں بعد نماز عید قربانی کا گوشت یا کوئی چیز کھانا مستحب ہے۔

اَلْحَمْدُ کے بعد سورہ اَعْلٰی پڑھے۔ اور وہ یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ○ الَّذِيْ خَلَقَ
فَسَوّٰى ○ وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ○ وَالَّذِيْ
اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ○ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ○
سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى ○ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ
يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ○ وَنُيَسِّرُكَ
لِلْيُسْرٰى ○ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ○
سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ○ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ○
الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ○ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ
فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ○ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ○ وَ
ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ○ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ

الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا ۝ وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی ۝

اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی ۝ صُحُفِ

اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی ۝ ع

• پھر ہاتھ اُٹھا کر تکبیر کہے اور یہ قنوت پڑھے:-

اَللّٰهُمَّ اَهْلَ الْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظَمَةِ وَاَهْلَ الْجُوْدِ

وَالْجَبَرُوْتِ وَاَهْلَ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَةِ وَاَهْلَ

التَّقْوٰی وَالْمَغْفِرَةِ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذَا

الْيَوْمِ الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ لِلْمُسْلِمِيْنَ عِيْدًا وَّ

لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ ذُخْرًا وَّشَرَفًا

وَّكَرَامَةً وَّمَزِيْدًا اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ

اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُدْخِلَنِیْ فِیْ كُلِّ خَيْرٍ اَدْخَلْتَ

فِيْهِ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُخْرِجَنِیْ

مِنْ كُلِّ سُوْءٍ اَخْرَجْتَ مِنْهُ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَوٰتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا سَئَلَكَ بِهٖ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ الْمُخْلِصُوْنَ ط

• پھر ہاتھ اُٹھا کر تکبیر کہے اور یہی دُعائے قنوت پڑھے۔ اِسی طرح پانچ دفعہ تکبیر اور قنوت پڑھے گا۔ پھر رکوع و سجود بجالائے اور کھڑا ہو کر دوسری رکعت میں سُورۃ الحمد کے بعد سُورۃ الشمس پڑھے اور وُہ یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ○ صلے وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ○ صلے وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ○ صلے وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ○ صلے وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ○ صلے وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ○ صلے

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ

تَقْوٰىهَا ۝ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ وَقَدْ خَابَ

مَنْ دَسّٰىهَا ۝ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَا ۝ اِذِ

انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۝ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۝

فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝

وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝

پھر تکبیر اور قنوت مثل سابق چار دفعہ پڑھے۔ بعد ازاں رکوع و سجود و تشہد و سلام بجا لائے۔

اس نماز میں سورہ اعلیٰ اور سورہ والشمس کے علاوہ دوسری سورتیں بھی پڑھی جا سکتی ہیں اور اسی طرح قنوت بھی جو یاد ہو پڑھ سکتا ہے۔

نماز ختم ہونے کے بعد پیشنماز کھڑا ہو کر یہ دو خطبے پڑھے:

پہلا خطبہ عید الفطر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

خدا بزرگ تر ہے خدا بزرگ تر ہے خدا بزرگ تر ہے نہیں ہے کوئی

اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

معبود اللہ کے سوا اور اللہ بزرگ تر ہے خدا ہی کے لیے ہے حمد۔ خدا بزرگ تر

عَلٰى مَا هَدٰنَا وَلَهُ الشُّكْرُ عَلٰى مَآ اَوْلٰنَا اَلْحَمْدُ

ہے اس پر کہ ہم کو ہدایت کی اور اسی کے لیے شکر اور اس پر کہ ہم کو نعمتیں دیں

لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰنَا لِدِيْنِهِ الَّذِي ارْتَضَاهُ

حمد سزاوار ہے اس خدا کے لیے جس نے ہم کو اپنے دین کی طرف ہدایت

وَسَبِيْلِهِ الَّذِي اصْطَفَاهُ وَنَصَرَنَا لِمَا

کی جس کو اس نے پسندیدہ اور برگزیدہ کیا اور ہماری مدد کی۔ اس چیز

يُوْجِبُ الزُّلْفَةَ لَدَيْهِ وَالْوُصُوْلَ اِلَيْهِ فَاَمَرَنَا

کے لیے جو اس کی نزدیکی اور اس کے پاس پہنچنے کی

عَنَّا قَآئِلُوْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ اللّٰهِ الْاَكْبَرُ

کی جدائی نے ہم کو وحشت میں ڈالا ہے ہم کہنے والے ہیں سلام ہو تجھ پر اے خدا کے

وَيَا عِيْدَ اَوْلِيَآئِهِ الْاَعْظَمُ اَللّٰهُمَّ فَارْحَمْنَا

بزرگ تر مہینے اور اس کے دوستوں کی بزرگ تر عید۔ اے خدا پس ہم پر اپنی رحمت

بِرَحْمَتِكَ وَاعْمُمْنَا بِعَافِيَتِكَ اَلَآ اِنَّ هٰذَا

کرم کر اور اپنی عافیت کو ہمارے لیے عام کر آگاہ ہو کہ یہ وہ دن ہے

اَلْيَوْمَ يَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ عِيْدًا وَّجَعَلَكُمْ

جس کو خدا نے ہمارے لیے عید قرار دیا ہے اور تم کو اس کے لیے اہل

لَهٗ اَهْلًا فَاذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَكَبِّرُوْهُ وَ

بنایا ہے پس تم خدا کا ذکر کرو وہ تمہارا ذکر کرے گا اور اس کی تسبیح کرو اور

سَبِّحُوْهُ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاَدُّوْا

اس سے دعا کرو وہ تم سے قبول کرے گا اور اپنا

فِطْرَتَكُمْ فَاِنَّهَا سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ فَاَخْرِجُوْا مِنْ

فطرہ ادا کرو کیونکہ وہ تمہارے نبی کی سُنت ہے پس اپنے عیال کے ہر شخص

كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ عِيَالِكُمْ صَاعًا مِّنْ بُرٍّ اَوْ

کی طرف سے ایک صاع گیہوں یا جَو یا خرما یا انگور سے فطرہ نکالو بیشک

بِصِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ الَّذِي أَنْزَلَ فِيهِ

موجب ہے پس اس نے ہم کو ماہِ رمضان کے روزوں کا حکم دیا

الْقُرْآنَ وَجَعَلَ فِيهِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ الَّتِي هِيَ

جس میں قرآن نازل کیا اور جس میں شب قدر قرار دی جو ہزار مہینوں سے

خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ وَّهُوَ شَهْرُ اللّٰهِ وَسَيِّدُ

بہتر ہے اور وہ خدا کا مہینہ ہے اور تمام مہینوں کا سردار

الشُّهُورِ وَشَهْرُ التَّوْبَةِ وَشَهْرُ الْمَغْفِرَةِ فَصُمْنَا

اور توبہ کا مہینہ اور مغفرت کا مہینہ ہے پس ہم

نَهَارَهُ وَقُمْنَا لَيْلَهُ عَلَى تَقْصِيرٍ وَّأَدَّيْنَا فِيهِ

نے اس کے دن کو روزہ رکھا اور اس کی رات کو کم قیام کیا اور اس

مِنْ حَقِّهِ قَلِيلًا مِّنْ قَصِيرٍ حَتّٰى فَارَقَنَا عِنْدَ

میں اس کے حق سے بہت ہی کم ادا کیا یہاں تک کہ وہ اپنا

تَمَامِ وَقْتِهِ وَانْقِطَاعِ مُدَّتِهِ فَنَحْنُ مُوَدِّعُوهُ

وقت ختم کر کے اور اپنی مدت پوری کر کے ہم سے جدا ہوا پس ہم

وَدَاعَ مَنْ عَزَّ فِرَاقُهُ عَلَيْنَا وَأَوْحَشَنَا انْصِرَافُهُ

اس کو اس شخص کی طرح وداع کرتے ہیں جس کا فراق ہم کو ناگوار ہوا ہے اور اس

شَعِيرٍ اَوْ تَمْرٍ اَوْ عِنَبٍ اِنَّ اَحْسَنَ

بہترین حدیث (کلامِ خدا ہے) جو غالب

الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

حکمت والا ہے۔ (شروع کرتا ہوں)

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ

اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔ بے شک اس نے نجات

تَزَكّٰى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ط

پائی جسنے زکوٰۃ (فطرہ) نکالی اور اپنے پروردگار کا نام یاد کیا اور نماز پڑھی۔

خطبہ کے بعد بیٹھ کر پانچ مرتبہ درود پڑھے۔ پھر کھڑا ہو کر دوسرا خطبہ

پڑھے:-

دوسرا خطبہ عید الفطر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْوَاحِدُ

حمد اس خدا کو زیبا ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک اور یکتا

الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً

بے نیاز ہے اس نے نہ کوئی بیوی اختیار کی ہے

وَلَا وَلَدًا وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ

اور نہ کوئی فرزند اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کا بندہ اور

رَسُوْلُہُ الْمُجْتَبٰی وَاَنَّ عَلِیًّا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ

برگزیدہ رسولؐ ہے اور یہ کہ علیؑ تمام مومنوں کا حاکم اور تمام

وَسَیِّدُ الْوَصِیِّیْنَ وَاَنَّ ذُرِّیَّتَہُ الْمَعْصُوْمِیْنَ

وصیوں کا سردار ہے اور یہ کہ اس کی تمام معصوم اولاد

اَئِمَّتُنَا اُوْصِیْکُمْ عِبَادَ اللّٰہِ بِتَقْوَی اللّٰہِ

ہمارے امام ہیں۔ اے خدا کے بندو میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ خدا

وَاغْتَنِمُوْا طَاعَتِہٖ وَاِعْدَادِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ

سے ڈرو اور اس کی اطاعت کو غنیمت جانو اور ان فانی اور

فِیْ ھٰذِہِ الْاَیَّامِ الْفَانِیَۃِ الْخَالِیَۃِ قَبْلَ اَنْ

گزرنے والے ایام میں نیک اعمال کی تیاری کرو قبل اس کے کہ تم پر

یَّھْجُمَ عَلَیْکُمُ الْمَوْتُ الَّذِیْ لَا مَھْرَبَ مِنْہُ

موت ناگاہ آجائے جس سے نہ بھاگنے کی جگہ ہے نہ فرار کرنے کا

وَلَا مَفَرَّ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ

مقام اے خدا تو رحمت نازل فرما تمام رسولوں کے سردار

الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلِيٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَفَاطِمَةَ

محمدؐ اور تمام مومنوں کے حاکم علیؑ پر اور محمدؐ کی بیٹی

بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَّالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيِّ

فاطمہؑ پر اور حسنؑ اور حسینؑ پر اور علیؑ

بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَّجَعْفَرِ

بن حسینؑ پر اور محمدؐ بن علیؑ پر اور جعفرؑ

بْنِ مُحَمَّدٍ وَّمُوْسٰى بْنِ جَعْفَرٍ وَّعَلِيِّ بْنِ

بن محمدؐ پر اور موسیٰؑ بن جعفرؑ پر اور علیؑ بن

مُوْسٰى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَّعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ

موسیٰؑ پر اور محمدؐ بن علیؑ پر اور علیؑ بن محمدؐ پر

وَّالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَّالْحُجَّةِ الْقَآئِمِ بِالْحَقِّ

اور حسنؑ بن علیؑ پر اور حجّت خدا پر جو حق کو قائم

الْمَهْدِيِّ الَّذِيْ بِبَقَآئِهٖ بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَ

کرنے والا ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ ہے جس کی بقا سے دنیا باقی

بِيُمْنِهٖ رُزِقَ الْوَرٰى وَبِوُجُوْدِهٖ ثَبَتَتِ

ہے اور اس کی برکت سے تمام جہان کو رزق ملتا ہے

الْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ وَبِهٖ يَمْلَاُ اللّٰهُ الْاَرْضَ

اور اس کے وجود کی برکت سے زمین اور آسمان قائم ہیں اور اس

قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا وَ

کے سبب سے خدا زمین کو عدل سے پُر کر دے گا جس طرح کہ وہ

عَجِّلْ لَنَا اَللّٰهُمَّ ظُهُوْرَهٗ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ

ظلم وجود سے پُر ہو گی۔ اے خدا اس کا ظہور ہمارے لیے جلد کر بے شک وہ لوگ

بَعِيْدًا وَّنَرَاهُ قَرِيْبًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ

اس کو دُور سمجھتے ہیں اور ہم اس کو قریب جانتے ہیں اپنی رحمت سے اے سب رحم

الرَّاحِمِيْنَ ۝

کرنیوالوں سے زیادہ تر رحم کرنے والے۔

فطرہ

عید کا چاند دیکھتے ہی ہر شخص پر واجب ہے کہ وہ اپنا اور اپنے واجب النفقہ (افراد) حتیٰ کہ اگر کوئی اس روز غروبِ آفتاب سے پہلے عید کی رات مہمان بھی آجائے تو ان سب کا فطرہ احتیاطاً تین کلو فی کس کے حساب سے گندم یا خرما یا جو یا وہ چیز جو سال بھر میں زیادہ کھاتا ہے ادا

کرے۔ اگر ان کی قیمت دینا چاہے تو بھی دے سکتا ہے۔ نیت یوں کرے۔ فطرہ دیتا ہوں اپنا اور اپنے عیال کا واجب قربۃً الی اللہ۔

- فطرہ چاند کی رات کو غروبِ آفتاب کے وقت سے واجب ہو جاتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ رات ہی میں علیحدہ کر دے اور فطرہ نکالنے میں نمازِ عید سے زیادہ تاخیر نہیں کرنی چاہیئے۔
- فطرہ ماہ رمضان کے روزوں کی قبولیت کی شرط ہے۔
- مفلس شخص عیال کے ہر شخص کے عوض فطرہ نہ دے سکے تو وہ ایک ہی فطرہ کو دست بدست کر کے دے سکتا ہے۔
- سیّد غیر سیّد کا فطرہ نہیں لے سکتا لیکن غیر سیّد سیّد کا فطرہ لے سکتا ہے۔
- ایک محتاج کو ایک فطرہ سے کم نہیں دینا چاہیئے لیکن کئی فطرے ایک کو دے سکتے ہیں۔
- جب کسی شخص کا فطرہ کسی دوسرے پر واجب ہو اگر وہ خود اپنا فطرہ دے دے تو اس شخص سے کہ جس پر اس کا فطرہ واجب تھا ساقط نہیں ہوگا۔
- مستحب ہے کہ فطرہ میں اپنے رشتہ داروں کو دوسروں پر مقدم کرے اس کے بعد ہمسایوں اور اس کے بعد اہل علم و فضل کو۔
- اگر معیل (عیالدار) سیّد ہو لیکن بیوی یا مہمان غیر سیّد ہوں

تو وہ فطرہ سیّد وغیرہ لے سکتے ہیں اور اگر میزبان غیر سیّد ہو اور مہمان سیّد تو وہ فطرہ غیر سیّد ہی لے سکتا ہے یعنی ہر حالت میں معیل ہی پر دار و مدار ہوگا۔

● زمیندار لوگ جن ملازمین کو کھانا گھر سے دیتے ہیں ان کا فطرانہ ادا کریں۔ چاہے وہ ان کے گھر رہیں یا نہ رہیں۔

قُربانی

● قربانی کرنا سنّتِ موکدہ ہے اور جو شخص قدرت رکھتا ہو اس پر بعض فقہاء کے نزدیک واجب ہے۔ قربانی کا وقت عید کے روز طلوعِ آفتاب سے شروع ہوتا ہے۔ گیارھویں اور بارھویں تاریخ کو بھی ہو سکتی ہے اور حج میں تیرھویں کو بھی کر سکتے ہیں۔ رسولِ خدا نے ارشاد فرمایا کہ قرض لے کر بھی قربانی کرو یقیناً وہ قرض ادا ہو جائے گا۔ قربانی کے لیے اونٹ، گائے، بھیڑ یا بکرا ہونا چاہیئے۔ بہتر ہے کہ ذی الحجہ کے پہلے ایام میں جانور خرید لے

۱؎ قربانی کا گوشت خشک کر کے یا ذخیرہ کر کے رکھا جا سکتا ہے۔ دوسروں کی نیابت میں بھی قربانی دی جا سکتی ہے۔ بعض مجتہدین کا کہنا ہے کہ قربانی کے بدلہ میں اس کی رقم فقراء و مساکین پر یا خیراتی اداروں میں صرف کرنا جائز ہے۔

لیکن اس جانور کی قربانی کرنا مکروہ ہے جو گھر میں پلا ہو۔ اونٹ چھٹے سال میں داخل ہو۔ گائے و بکرا میں احتیاطاً واجب یہ ہے کہ وہ تیسرے[1] سال میں داخل ہو۔ بھیڑ، دُنبہ احتیاطاً دوسرے سال میں داخل ہو۔ جانور کے اعضاء میں کسی قسم کا عیب یا نقص نہ ہو۔ اندھا، کانا، لنگڑا، سینگ ٹوٹا، کان کٹا اور بہت دُبلا ضعیف، بیمار اور خصی نہ ہو اگر بغیر خصی کے جانور ممکن نہ ہو تو وہی جائز ہے اور سُنت ہے کہ خود اپنے ہاتھ سے ذبح کرے اور اگر نہ کر سکے تو قصاب کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے اور سُنت ہے کہ بوقتِ ذبح یہ دُعا پڑھے:

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ط اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ط اَللّٰهُمَّ مِنْکَ وَلَکَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ۔ پس ذبح کرے اور کہے:۔ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ۔

اور اگر اس کے ساتھ مل کر کسی آدمیوں نے قربانی کی ہے تو کہے:

---

[1] علماء لکھنؤ کے نزدیک گائے اور بکری اگر دوسرے سال میں اور بھیڑ، دُنبہ ساتویں ماہ میں داخل ہو تو کافی ہے۔ لہٰذا اس مسئلہ میں ان کے فتویٰ پر عمل کیا جا سکتا ہے۔

لا یعتبر فیہا ما یعتبر فی الھدی الواجب من العمر والسلامۃ وغیرھما۔ الاحکام صفحہ ۱۴۷ مؤلف سید محمد تقی حلانی مطالعۃ الفتاوی جلد ۲

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا اور اگر کسی دوسرے ایک شخص کی طرف سے ہے تو
کہے اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْہُ اور اگر کئی اشخاص کی طرف سے ہو تو کہے:
اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْھُمْ۔ بہتر یہ ہے کہ "ھُمْ" یا "مِنَّا" کی جگہ
ان لوگوں کا نام لیا جاتے جن کی طرف سے قربانی ہے اور سنت ہے کہ قربانی
کی کھال، سری اور پاتے وغیرہ مستحق کو دیتے جائیں۔ گوشت[1] کے تین حصے کرے۔
ایک حصہ مومن فقراء اور مساکین میں تقسیم کرے ایک حصہ مومن ہمسایوں کو
دے دے اور ایک حصہ اپنے عیال کے تصرف میں لاتے اور نماز عید پڑھنے
کے بعد قربانی کے گوشت سے افطار کرے اگر ایک شخص قربانی پر قادر نہ
ہو تو سات آدمی بلکہ ستر آدمیوں تک بھی ایک قربانی میں شریک ہو سکتے ہیں۔

نماز عید الاضحیٰ

اس نماز کے پڑھنے کا طریقہ وہی ہے جو عید الفطر میں مذکور ہوا ہے صرف نیّت میں عید الاضحیٰ کہے گا۔

- دس ذی الحج کو حاجیوں کے لیے منیٰ میں یہ نماز نہیں ہے۔

---

[1] گوشت کی یہ تقسیم مکہ مکرمہ کے علاوہ دوسرے مقامات پر لازم نہیں ہے (نماز شیعہ جدید ص ۱۰۱) البتہ بہتر ہے۔

پہلا خطبہ عید الاضحیٰ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا

خدا بزرگ تر ہے خدا بزرگ تر ہے خدا بزرگ تر ہے خدا کے سوا کوئی

اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

معبود نہیں اور اللہ بزرگ تر ہے اور خدا ہی کے لیے مخصوص ہے حمد اللہ بزرگ تر ہے

عَلٰی مَا ھَدٰنَا اللّٰہُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا رَزَقَنَا مِنْ

اس پر کہ ہم کو اس نے ہدایت کی اللہ بزرگ تر ہے اس

بَھِیْمَۃِ الْاَنْعَامِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَآ اَبْلَانَا

پر کہ ہم کو چوپائے حیوان عطا فرماتے اور تمام تعریفیں زیبا ہیں اللہ کے واسطے

سُبْحَانَ اللّٰہِ الَّذِی ابْتَلَی الْبَرَایَا بِاَنْوَاعِ

اس پر کہ ہم کو نعمتیں دیں پاک و پاکیزہ ہے وہ خدا جس نے مخلوقات کو قسم قسم کی

الْبَلَایَا لِئَلَّا یَبْطُلَ الْجَزَآءُ وَلِیُحْسِنَ

بلاؤں سے آزمایا تاکہ جزا باطل نہ ہو اور بخششیں اچھی

الْعَطَایَا فَبَعَثَ الرُّسُلَ وَنَصَبَ ھُدَاۃَ

کرے پس رسولوں کو بھیجا اور سب سے نیک راہ کے ہادیوں

خَيْرِ السُّبُلِ ضَعِيفَةَ الْحَالَاتِ قَوِيَّةً فِي

گو قائم کیا جو حالات میں ضعیف اور مضبوط ارادوں میں قوی ہیں اور اگر

عَزَائِمِ النِّيَّاتِ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهُمْ أُولِي

اللہ چاہتا تو ضرور ان کو نہایت سخت قوی کر دیتا پس گردنیں ان

قُوَّةٍ شَدِيدَةٍ فَظَلَّتِ الْأَعْنَاقُ لَهُمْ

کے لیے جھک جاتیں اور متکبروں کے بازو ان کے لیے نیچے ہو

خَاضِعِينَ وَخَفَضَتْ لَهُمْ أَجْنِحَةُ الْمُسْتَكْبِرِينَ

جاتے۔ سب تعریفیں زیبا ہیں اس خدا کے لیے جس نے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَضَعَ الْبَيْتَ بِبَكَّةَ

بیت مکہ میں رکھا جو مبارک گھر اور تمام عالموں

بَيْتًا مُّبَارَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ وَجَعَلَهٗ

کے لیے ہدایت ہے اور تمام لوگوں کے لیے منزل اور تمام

مَثَابَةً لِّلنَّاسِ كَآفَّةً وَّمَامَنًا لِّلْعَاكِفِيْنَ

اعتکاف کرنے والوں اور عبادت گزاروں کے

وَالْعَابِدِيْنَ اِعْمَلُوْا عِبَادَ اللّٰهِ فِيْ مِثْلِ

لیے جائے امن مقرر کیا عمل کرو خدا کے بندو

هٰذَا الْيَوْمِ الْعَظِيْمِ الَّذِي ابْتَلَى اللّٰهُ فِيْهِ

ایسے بزرگ دن میں جس میں اللہ نے

اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلَ بِذَبْحِ وَلَدِهٖ اِسْمٰعِيْلَ

ابراہیم خلیل کو اپنے فرزند اسماعیل کے ذبح کرنے سے

فَرَاَى الْخَلِيْلُ فِى الْمَنَامِ وَهُوَ بَيْنَ الرُّكْنِ

آزمایا۔ پس خلیل اللہ ابراہیم نے خواب میں دیکھا جب کہ وہ رُکن

وَالْمَقَامِ اَنَّهٗ لِوَلَدِهٖ ذَابِحٌ وَّلِدَمِهٖ سَافِحٌ

اور مقام کے مابین تھا کہ وہ اپنے فرزند کو ذبح کر رہا ہے اور اس

فَانْتَبَهَ مِنْ رَّقْدَتِهٖ مَرْهُوْبًا وَّمِنْ

کا خون بہا رہا ہے پس وہ اپنے خواب سے ڈرتا ہوا اور

مَّنَامِهٖ مَرْعُوْبًا فَقَالَ لِابْنِهٖ اِنِّىٓ اَرٰى فِى

اپنی نیند سے کانپتا ہوا جاگا اور اپنے فرزند سے کہا میں خواب میں

الْمَنَامِ عِيَانًا اَنِّىٓ اَذْبَحُكَ قُرْبَانًا فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى

ظاہراً دیکھتا ہوں کہ تجھ کو قربانی کے طور پر ذبح کر رہا ہوں۔ پس تو غور کرکر

يَا سَيِّدَ الْوَرٰى فَقَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ

تیری کیا رائے ہے۔ اے تمام لوگوں کے سردار پس اس نے جواب دیا اے

سَتَجِدُنِیٓ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصَّابِرِیْنَ

میرے باپ جس امر کا تجھے حکم دیا جاتا ہے اس کو کر اگر خدا چاہے تو مجھ کو

فَلَا تَضُمَّ ثَوْبَكَ عَنْ دَمِیْ لِئَلَّا تَرَاہُ

صابرین سے پائے گا۔ پس اپنا کپڑا میرے خون سے آلودہ نہ کرنا تا کہ

الشَّفِیْقَۃُ اُمِّیْ اَقْرَاْ عَلَیْھَا سَلَامِیْ مُنْعِیًا

اس کو میری مہربان ماں نہ دیکھ لے اور رسانی کے طور پر میرا سلام اس کو پہنچانا

وَّارْدُدْ اِلَیْھَا قَمِیْصِیْ مُسَلِّیًا وَّقُلْ لَّھَآ اَنَّ

اور تسلی کے لیے میرا کرتہ اس کو دینا اور اس سے کہنا تیرے بیٹے کو

ابْنَكِ نَقَلَہٗ مَوْلَاہُ الْکَرِیْمُ اِلٰی دَارِ الْخُلْدِ

اس کے مولائے کریم نے بہشت بریں کی طرف بھیج دیا ہے۔

وَالنَّعِیْمِ فَلَمَّا انْتَھَتْ مَقَالَتُہٗ وَانْتَھَتْ

پس جب اس کی گفتگو ختم ہو گئی اور اس کی وصیت

وَصِیَّتُہٗ شَدَّہُ الْخَلِیْلُ شَدًّا وَّثِیْقًا وَّاَضْجَعَہٗ

پوری ہو چکی تو خلیل نے اس کو خوب مضبوط کر کے باندھا

اِضْجَاعًا رَّقِیْقًا فَاَقْبَلَتِ الطَّیْرُ عَلَیْہِ عَاکِفَۃً وَّ

اور نہایت نرمی سے اس کو لٹایا۔ پس پرندے اس پر چکر لگانے لگے اور

اَصْبَحَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ رَاجِفَةً وَّالْمَلٰٓئِكَةُ

زمین اور پہاڑ لرزنے لگے اور فرشتوں نے رونا شروع کیا

مُتَضَرِّعَةً وَّالْوُحُوْشُ مُتَسَرِّعَةً وَّالسَّمَآءُ

اور وحشی دوڑنے لگے اور اوپر آسمان سے آوازیں

مِنْ فَوْقِهِمْ تَضِجُّ وَالْاَرْضُ مِنْ تَحْتِهِمْ

بلند ہوئیں۔ اور نیچے سے زمین نے چلانا شروع

تَعِجُّ رَحْمَةً لِّلطِّفْلِ الصَّغِيْرِ وَتَعَجُّبًا مِّنْ

کیا کیونکہ ان کو صغیر بچے پر ترس آیا اور اس

صَبْرِ الشَّيْخِ الْكَبِيْرِ فَنَادٰى اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ

بوڑھے بزرگ کے صبر کو دیکھ کر حیران رہ گئے پس ارحم الراحمین

يَآاِبْرَاهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ

نے آواز دی اے ابراہیم تو نے اپنے خواب کو سچ کر دکھایا بے شک

نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلَآءُ

ہم اسی طرح نیکوکاروں کو جزا دیتے ہیں بے شک یہ کھلم کھلا آزمائش

الْمُبِيْنُ وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ فَنَهَضَ

ہے ہم نے اس کو ذبح عظیم کے ساتھ فدیہ دیا

عِنْدَ ذٰلِكَ الْخَلِيْلُ بِالْهُدْيَةِ إِلٰى مَا آتَاهُ

پس اس وقت خلیل نے چھری لے کر اسں فدیہ کی طرف حرکت

بِهٖ جِبْرِيْلُ مِنَ الْفِدْيَةِ فَذَبَحَهَا قُرْبَانًا

کی جس کو جبرئیل لائے تھے اس کو قربانی کے طور پر ذبح کیا

وَّجَهَرَ عَلَيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ عَيَانًا فَاَحْسَنُ

اور کھلم کھلا اس پر بسم اللہ باواز بلند پڑھی۔ پس

الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ

بہترین حدیث اللہ غالب حکمت والے کی کتاب ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ هُوَ اللّٰهُ

شروع کرتا ہوں میں خدائے رحمن ورحیم کے نام سے کہہ دے تو اے محمد وہ خدا

اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ○

ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○

اور نہ اس کا کوئی ہمسر اور برابر ہے۔

پہلا خطبہ ختم کرنے کے بعد بیٹھ کر پانچ مرتبہ درود پڑھے

پھر کھڑا ہو کر دوسرا خطبہ پڑھے:

دوسرا خطبہ عید الاضحیٰ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْوَاحِدُ

تمام حمد خدا کے واسطے ہے کہ اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے وہ

الصَّمَدُ الَّذِىْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا

یکتا اور بے نیاز ہے جس نے نہ کوئی بیوی کی اور نہ کوئی بیٹا بنایا

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الْمُجْتَبٰى

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کا بندہ اور پسندیدہ رسولؐ ہے

وَاَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَسَيِّدُ الْوَصِيِّيْنَ

اور علیؑ تمام مومنوں کا حاکم اور تمام وصیوں کا سردار

وَاَنَّ ذُرِّيَّتَهُ الْمَعْصُوْمِيْنَ اَئِمَّتُنَا اُوْصِيْكُمْ

ہے اور اس کے معصوم فرزند ہمارے امام ہیں اے خدا کے

عِبَادَ اللّٰهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَاغْتِنَامِ طَاعَتِهٖ

بندو میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ خدا سے ڈرو اور ان فانی

وَاِعْدَادِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ فِىْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ

اور گزرنے والے دنوں میں اس کی اطاعت اور عمل صالح کی تیاری

الْفَانِيَةِ الْخَالِيَةِ قَبْلَ اَنْ يَّهْجُمَ عَلَيْكُمُ

کو غنیمت جانو بیشتر اس کے موت تم کو گھیرے جس سے نہ بھاگ

الْمَوْتُ الَّذِیْ لَا مَهْرَبَ مِنْهُ وَلَا مَفَرَّ اِنَّ

سکتے ہو اور نہ فرار کر سکتے ہو بیشک اللہ اور اس

اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ

کے فرشتے نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو!

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا

تم بھی اس پر درود بھیجو اور قبول کرو جو قبول کرنے کا حق ہے اے

تَسْلِيْمًا ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ

خدا رحمت نازل فرما محمدؐ پر جو تمام رسولوں کا سردار ہے

الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلَى عَلِيٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَلٰى

اور علیؑ پر جو تمام مومنوں کا حاکم ہے اور

فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَّعَلَى الْحَسَنِ الْمَقْتُوْلِ

حضرت محمدؐ کی بیٹی فاطمہؑ پر اور حسن مجتبیٰ پر جو

بِسَمِّ الْجَفَا وَالْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ بِكَرْبَلَاءِ

زہر جفا سے قتل کیا گیا اور حسین (علیہ السلام) شہید کربلا معلٰی پر

وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ذِي الْمِحَنِ وَالْعَنَاءِ

اور علیؑ بن حسینؑ صاحب رنج و مصیبت پر اور محمدؐ

وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَّجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّ

بن علیؑ پر اور جعفر بن محمدؑ پر اور

مُوسٰی بْنِ جَعْفَرٍ وَّعَلِيِّ بْنِ مُوسٰی وَمُحَمَّدِ

موسیٰ بن جعفرؑ اور علیؑ بن موسیٰ اور محمدؑ

بْنِ عَلِيٍّ وَّعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّالْحَسَنِ بْنِ

بن علیؑ پر اور علیؑ بن محمدؑ اور حسنؑ بن

عَلِيٍّ وَّالْحُجَّةِ الْقَآئِمِ بِالْحَقِّ الْمُنْتَظَرِ

علیؑ پر اور حجت خدا پر جو حق کا قائم کرنے والا ہے اور

الْمَهْدِيِّ الَّذِي بِبَقَآئِهِ بَقِيَتِ الدُّنْيَا

منتظر اور نہایت ہدایت یافتہ ہے جس کی بقا سے

وَبِيُمْنِهِ رُزِقَ الْوَرٰى اَللّٰهُمَّ تَفَضَّلْ عَلَيْنَا

دنیا باقی ہے اور اس کی برکت سے تمام کو رزق ملتا ہے اے

بِدَوَامِ اِقْبَالِ مُشَيِّدِ اَرْكَانِ مَعَالِمِ الشَّرْعِ

خدا شریعت اور ایمان کے نشانات کے ارکان کو مضبوط کرنے والے کے

وَالْاِیْمَانِ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا تَوْفِیْقَ الطَّاعَۃِ وَ

اقبال کی ہمیشگی سے ہم پر مہربانی کر - اے خدا ہمیں بندگی کرنے اور

بُعْدَ الْمَعْصِیَۃِ وَصِدْقَ النِّیَّۃِ وَعِرْفَانَ

اپنی نافرمانی سے دُور رہنے اور نیت کی سچائی اور حرمت کی

الْحُرْمَۃِ وَاَکْرِمْنَا بِالْھُدٰی وَالْاِسْتِقَامَۃِ

شناخت کی توفیق عطا فرما اور ہدایت اور اس پر قائم رہنے سے ہم کو

وَامْلَاْ قُلُوْبَنَا بِالْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَۃِ وَطَھِّرْ

معزز کر اور ہمارے دلوں کو علم اور معرفت سے بھر دے اور

بُطُوْنَنَا مِنَ الْحَرَامِ وَالشُّبْھَۃِ وَاکْفُفْ اَیْدِیَنَا

ہمارے پیٹوں کو حرام اور شبہ سے پاک کر اور ہمارے ہاتھوں کو ظلم

عَنِ الظُّلْمِ وَالسَّرِقَۃِ وَاغْضُضْ اَبْصَارَنَا

اور چوری سے روک اور ہماری آنکھوں کو بدکاری اور خیانت سے

عَنِ الْفُجُوْرِ وَالْخِیَانَۃِ وَاسْدُدْ اَسْمَاعَنَا

بند کر ہمارے کانوں کو لغویات غیبت کے سننے سے بند کر اپنی

عَنِ اللَّغْوِ وَالْغِیْبَۃِ بِجُوْدِكَ وَکَرَمِكَ

بخشش اور مہربانی سے اے بخشش اور مہربانی کرنے والے

يَاذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ

خدا بیشک اللہ عدل اور احسان کرنے اور ذوی القربی کو دینے کا حکم

الْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ

دیتا ہے اور بدکاریوں اور برائی اور بغاوت سے منع کرتا ہے

الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ

تم کو نصیحت کرتا ہے شاید تم نصیحت

تَذَكَّرُوْنَ ط

اختیار کرو۔

اعمال عید غدیر

عید غدیر اٹھارھویں ذی الحجہ ہے نصف ساعت پیش از زوال غسل کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں ایک دفعہ سورہ الحمد کے بعد دس مرتبہ سورہ قل ھو اللہ اور دس مرتبہ انا انزلناہ اور دس مرتبہ آیۃ الکرسی خالدون تک۔ زیارت امیر المومنینؑ کی دور اور نزدیک سے سنت ہے۔ اُس روز ایک درہم خیرات کرنا دوسرے دنوں کے دس لاکھ درہم کے برابر ہے۔ اور دس ہزار بھی وارد ہے۔ غسل کرنا۔ روزہ رکھنا۔ عید غدیر کے روزے کا ثواب عمر دنیا کے روزوں سو حج اور سو عمرہ کے برابر ہے اگر کسی وجہ سے

یہ نماز نہ پڑھ سکے تو جس سورہ کے ساتھ چاہے پڑھے اگر پہلی رکعت میں انا انزلناہ دوسری میں قل ہو اللہ پڑھے تو بہت بہتر ہے۔

اعمال عید مباہلہ

ذی الحج کی چوبیس تاریخ عید مباہلہ ہے اسی تاریخ کو نصاریٰ نے پنجتن پاک سے مباہلہ نہ کیا اور جزیہ دینا قبول کیا۔ اسی روز حضرت امیرالمومنینؑ نے بحالت رکوع سائل کو انگشتری عطا فرمائی جس پر آپ کی شان میں آیہ ولایت نازل ہوئی۔ اس روز کے اعمال یہ ہیں۔ غسل کرنا۔ روزہ رکھنا، اور زیارت جامعہ کا پڑھنا مستحب ہے۔ فقراء اور مساکین کو صدقہ دینا ثواب عظیم ہے۔ دو رکعت نماز[1] مثل نماز عید غدیر قبل از زوال یعنی ہر رکعت میں ایک دفعہ سورہ اَلْحَمْدُ کے بعد دس مرتبہ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ۔ اور دس مرتبہ سورہ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ اور دس مرتبہ آیۃ الکرسی، خٰلِدُوْنَ تک۔ اس کے بعد اپنی حاجت اللہ سے طلب کرے۔

اگر نماز کے بعد ستر مرتبہ اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ۔ پڑھے تو بہتر ہے۔

---

[1] یہ نماز خداوندِ عالم کے نزدیک ایک لاکھ حج اور ایک لاکھ عمرہ کے برابر ہے۔ وسائل الشریعہ۔

حج

قرآنِ مجید میں ارشاد ہے :

وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا ط وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ط پ ۴، ع ۱

اللہ کے لیے خلقِ خدا پر خانہ کعبہ کا حج لازم ہے۔ اس شخص پر کہ جو اس کی استطاعت رکھتا ہو اور جو کفر اختیار کرے اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔ یہاں ترکِ حج کو کفر سے تعبیر کیا گیا ہے۔

حج ہر انسان پر عمر میں صرف ایک دفعہ واجب قرار دیا گیا ہے اس کے بعد ثواب کے لیے بجا لا سکتا ہے۔ ایک دفعہ کے وجوب میں بھی خاص شرط یہ ہے کہ استطاعت رکھتا ہو یعنی مکہ معظمہ تک پہنچنے اور واپس آنے تک نیز زمانۂ سفر میں اہل و عیال کے بسر اوقات کے لیے ضروری مصارف کا سامان پاس موجود ہو ورنہ واجب نہیں ہو گا اگر ایک دفعہ مستطیع ہو جاتے لیکن اس رقم کو خرچ کر دے اور حج بجا نہ لاتے تو تمام زندگی حج اس کے لیے واجب الادا رہے گا اور اس کے ترک پر مستقل طور پر گنہگار رہے گا یہ بھی ضروری ہے کہ اس کی جسمانی صحت ایسی

ہو کہ یہ سفر کا متحمل ہو سکے نیز راستہ پُرامن ہو۔ جان و مال یا آبرو کا خطرہ نہ ہو۔

- حقوق الناس۔ زکوٰۃ خمس، مال سے ضرور ادا کرے ورنہ احرام غصبی مال سے ہوگا اور حج صحیح نہیں ہوگا۔

- نہایت ضروری ہے کہ قرآت درست کرے اگر قرآت میں شک ہو تو پورے احتیاط کے ساتھ خود بھی تلبیات اربعہ، نماز طواف اور نماز طواف النساء پڑھے اور نائب بھی کرے۔

- عورت کو واجب حج میں سفر کے لیے محرم دستیاب نہ ہو تو بھی حج کرے گی۔

حج کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ حج افراد ۲۔ حج قرآن ۳۔ حج تمتع

- پہلی دونوں قسمیں ان لوگوں کے واسطے ہیں جو خاص مکہ معظمہ سے ۱۲ میل شرعی کے اندر رہتے ہوں اور حج تمتع مکہ سے ۱۲ میل شرعی یا اس سے دُور رہنے والوں کے لیے ہے *

۱۔ احرام[1] ۲۔ طواف خانہ کعبہ (خانہ کعبہ کے اردگرد سات شوط یعنی چکر لگانا۔

---

[1] اگر مرد احرام کی حالت میں سر کو ڈھانپے گا تو کفارہ ایک گوسفند دینا ہوگا۔

* حج تمتع کے اعمال سے پہلے عمرہ بجالانا ضروری ہے اور عمرہ تمتع کے پانچ اعمال ہوتے ہیں۔

۳۔ دو رکعت نمازِ طواف (طواف کے بعد بلا تاخیر مقامِ ابراہیمؑ کے پاس پیچھے کی طرف پڑھنا۔

۴۔ صفا و مروا کے درمیان سعی (یعنی سات چکر لگانا۔ صفا سے مروا جانا۔ ایک شوط واپس آنا دوسرا شوط ہے۔ ساتواں چکر مروا پر ختم ہوگا)۔

۵۔ تقصیر یعنی ناخن، سر، داڑھی یا مونچھوں کے کسی قدر بال کٹوانا۔

پاکستان و ہندوستان سے بذریعہ ہوائی جہاز یا سمندری جہاز سے جانے والوں کو جدہ پہنچ کر میقات "جحفہ" جاکر وہاں سے احرام باندھنا چاہیئے یہ ممکن نہ ہو تو جہاز میں نذر مان لیں کہ اگر بسلامت پہنچا تو جدہ سے احرام باندھوں گا۔ اس طرح جدہ سے احرام باندھ سکتے ہیں۔ پھر مکہ معظمہ پہنچ کر دیگر مذکورہ اعمال بجالانے کے بعد انسان محل ہوجاتا ہے یعنی عمل تمتع میں جو چیزیں احرام کے بعد اس پر حرام ہوتی تھیں وہ سب تقصیر کے بعد حلال ہوجائیں گی سوائے سر منڈوانے کے محرم پر حرام ہونے والی ۲۵ چیزوں کی وضاحت بڑی کتابوں میں ملاحظہ ہوں۔

● اس کے بعد آٹھویں ذی الحجہ سے حج تمتع کے احکام شروع ہوتے ہیں اور وہ کل تیرہ اعمال ہیں:

۱۔ احرام

۲۔ عرفات میں جاکر رہنا۔

۳۔ مشعر الحرام میں جا کر رہنا۔

۴۔ منیٰ کو جانا اور جمرہ عقبہ کو پتھر مارنا۔

۵۔ منیٰ میں قربانی دینا۔

۶۔ سر کا منڈوانا یا تھوڑے سے ناخن یا سر کے بال لینا۔

۷۔ طوافِ زیارت۔

۸۔ دو رکعت نماز طواف۔

۹۔ صفا و مروا کے درمیان سعی کرنا۔

۱۰۔ طواف نساء۔

۱۱۔ طواف نساء کے لیے دو رکعت نماز پڑھنا۔

۱۲۔ گیارھویں اور بارھویں کی رات منیٰ میں رہنا۔

۱۳۔ منیٰ میں ہر سہ جمرہ پر گیارھویں اور بارھویں کے دن پتھر مارنا۔

طواف النساء شیعہ ضرور کریں

عمرہ تمتع میں طواف النساء نہیں ہے لیکن حج تمتع اور عمرہ مفردہ میں عورت اور مرد دونوں پر واجب ہے مرد نے طواف النساء نہ کیا تو موجود بیوی اور آئندہ پوری زندگی بیوی کرنا حرام ہو گی اسی طرح عورت نہ کرے تو اس پر موجودہ شوہر یا کوئی دوسرا شوہر کرنا بھی ساری زندگی حرام

لہ نذر کی صورت میں جہاز پر سوار ہونے سے قبل مثلاً اسلام آباد کراچی ایئر پورٹ وغیرہ سے بھی احرام باندھ سکتے ہیں۔

رہے گا جب تک طواف النساء نہ بجا لائیں گے، طواف النساء سے قبل نزدیکی کرنے کی صورت میں اولاد حرامزادہ رہے گی۔ اگر طواف النساء پر متمکن نہ ہوں تو فوراً نائب بنائیں جو طواف النساء اور اس کی دو رکعت نیابتاً بجا لائیں۔

اَطْرَسْتَ لِلْعُمْرَةِ اجْعَلْ نَهَجْ　　اَدْوْاَدْ تَحَطْ رَسْ طَرْمَرْ لِحَجْ

عمرہ تمتع کے لیے اَطْرَسْتَ یعنی ا۔ سے مراد احرام۔ ط۔ سے طواف ر۔ سے رکعتین۔ س۔ سعی۔ ت۔ تقصیر۔

● احرام کے واجبات تین ہیں۔ ا۔ لنگی اور چادر کا پہننا۔ نیت۔ تلبیہ کہنا جس کی واجب مقدار یہ ہے لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ، لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ۔ اور احوط و اولیٰ اس جملہ کا اضافہ ہے۔ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ، وَالْمُلْكَ لَكَ، لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ[1]

اور حج تمتع کے لیے اَدْوْاَدْ تَحَطْ رَسْ طَرْمَرْ

(ا) سے احرام (د) سے وقوف عرفہ (د) سے وقوف مشعر (الف) سے افاضہ (عرفات اور مشعر سے روانگی (ر) سے رمی جمرہ عقبہ (ن) سے نحر

[1] ترجمہ: میں حاضر، اے اللہ میں حاضر، میں حاضر، تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر۔ بے شک تمام حمد، نعمت اور بادشاہی فقط تیرے ہی لیے ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر۔

(ح) سے حلق (ط) سے طواف (ر) سے رکعتین طواف (س) سے سعی (ط) سے طواف النساء (ر) سے رکعتین طواف (م) سے مبیت منیٰ (ر) سے رمیٔ الجمار الثلاث (تین شیطانوں کو پتھر مارنا)

● پس نہم ذی الحجہ احرام باندھنے کے بعد عرفات جاتے اگر آٹھویں کو احرام باندھے تو بھی اتنے وقت تک احرام باندھ سکتا ہے کہ جس کے بعد وہ نہم ذی الحجہ کو عرفات کے مقام پر قبل از زوال پہنچ سکے اور وہاں وقوف کرے یعنی زوال آفتاب سے غروبِ آفتاب تک وہاں ٹھہرا رہے بعد از غروب آفتاب فوراً عرفات سے مشعر الحرام کو جاتے اور عرفات میں نماز ظہرین اور مشعر میں مغربین کا ملا کر پڑھنا مستحب ہے اور طلوعِ آفتاب تک وہاں قیام کرے طلوعِ آفتاب کے بعد مشعر الحرام سے منیٰ میں جاتے اور عید الاضحیٰ کے دن یعنی دس ذی الحجہ کو جمرۂ عقبہ پر سات کنکریاں ایک ایک کر کے مارے پھر قربانی کرے قربانی کے بعد وہ شخص جو پہلے پہل حج کو گیا ہو اس پر لازم ہے کہ وہ اسی دن سر منڈواتے اور عورتیں تھوڑے سے بال کٹوالیں۔ اسی طرح مرد اگر پہلے کبھی حج کر چکا ہے اور دوبارہ گیا ہے تو سر کا منڈوانا واجب نہیں ہے بالوں کو کتروا لینا کافی ہے۔ یہ سب کام منیٰ میں انجام پا جائیں تو حج کا احرام کھول دے اگر دسویں کے دن ممکن ہو تو یا گیارھویں کے دن جا کر خانہ کعبہ کا طواف کرے اور دو رکعت نماز

طواف پڑھے جس کے بعد خوشبو حلال ہوجاتی ہے پھر صفا و مروہ کے درمیان
سعی کرے اور آخر میں پھر طواف النساء کرے اور دو رکعت نماز طواف بجا
لاتے جس کے بعد عورتوں سے مباشرت صحیح ہوجاتی ہے (یہ سب اعمال
دسویں ذی الحجہ کے ہیں)

● اس کے بعد ذی الحجہ کی گیارھویں، بارھویں شب منیٰ میں رہے[1] اور
گیارہویں اور بارہویں کو دن میں جمرہ اولیٰ جمرہ وسطیٰ اور عقبیٰ تینوں پر علی الترتیب
سات سات کنکریاں مارنا لازم ہے جس کے بعد حج مکمل ہوجاتا ہے اس کے
بعد خانہ کعبہ کے وداع کے لیے مکہ معظمہ پلٹنا سنت ہے۔

● حج کے بعد یا حج سے پہلے مدینہ میں زیارتِ قبرِ رسولؐ مستحب مؤکدہ
اور ثوابِ عظیم کی حامل ہے چنانچہ پیغمبرِ اکرمؐ کا ارشاد ہے۔

مَنْ زَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ
کَمَنْ هَاجَرَ اِلَیَّ فِیْ حَیَاتِیْ

جو شخص میری رحلت کے بعد میری
قبر کی زیارت کرے وہ اس شخص کی
مانند ہے جس نے میری زندگی میں میری
طرف ہجرت کی۔

[1] ان راتوں میں غروب آفتاب سے آدھی رات تک منیٰ میں رہنا واجب ہے لہٰذا نصف شب کے بعد روانہ ہونے
میں کوئی حرج نہیں۔ ● پانچ اعمال مکہ مذکورہ کے بعد اس شرط کے ساتھ مکہ میں شب بسر کرسکتا ہے کہ تمام شب جاگ
کر عبادت میں گزارے۔ کھانا پینا یا تجدید وضو مستثنیٰ ہیں۔

یہ زیارت حج کا تتمہ ہے اسے ترک کرنا حق پیغمبرؐ کو نظر انداز اور احسان ناشناسی کا مظاہرہ ہے جیسا کہ پیغمبرؐ فرماتے ہیں۔

مَنْ اَتٰی مَکَّۃَ حَاجًّا وَلَمْ یَزُرْنِیْ بِالْمَدِیْنَۃِ فَقَدْ جَفَانِیْ۔

جو مکہ میں حج کے لیے آیا اور مدینہ میں میری قبر کی زیارت نہ کی اس نے مجھ پر جفا کی۔

اسی طرح آئمہ اطہار کے مشاہد کی زیارت مستحب مؤکدہ اور ان کے حقوق کے اعتراف کی دلیل ہے چنانچہ امام علی رضاؑ کا ارشاد ہے۔

اِنَّ لِکُلِّ اِمَامٍ عَھْدًا فِیْ عُنُقِ شِیْعَتِہٖ وَاَوْلِیَآئِہٖ وَاِنَّ تَمَامَ الْوَفَآءِ وَحُسْنَ الْاَدَآءِ زِیَارَۃُ قُبُوْرِھِمْ۔

ہر امام کے لیے اس کے دوستوں اور شیعوں کے ذمہ ایک عہد و پیمان ہے اور وفائے عہد و حسن ادائیگی کی تکمیل یہ ہے کہ ان کی قبروں کی زیارت کی جائے (جامع الاخبار)

اُن چیزوں کا بیان جو حلال جانوروں میں حرام یا مکروہ ہیں

ذکر و فرج خواہ اس کا ظاہر ہو یا باطن اور خصیہ، تلی، پتہ اور مثانہ

یعنی جس جگہ پیشاب ہوتا ہے اور بچہ دان اور وہ مغز سفید جو پشت کی ہڈی میں ہوتا ہے اس کو حرام مغز کہتے ہیں اور غدہ یعنی جو گرہیں گوشت میں ہوتی ہیں اور ان کو غدود بولتے ہیں اور دو پٹھے زرد کہ جو سر کے نیچے دم تک ہوتے ہیں اور وہ جڑ ہاتھوں و پاؤں کی انگلیوں کی جو پٹھے سے متصل ہوتی ہے اور خرزہ دماغ یعنی وہ مغز جو چنے کے برابر سر میں ہوتا ہے اور آنکھوں کی سیاہی جس کو پتلی کہتے ہیں اور بول یعنی پیشاب مگر اونٹ کا بول مستثنیٰ ہے کیونکہ اس کو برائے شفا بیماری میں پی سکتے ہیں اور سرگین و گوہ اور آب دہن یعنی تھوک، ناک کا پانی، منی، بلغم اور گوشت کا وہ ٹکڑا جو زندہ جانور کے جسم سے جدا کیا جائے حرام ہیں۔ اب واضح ہو کہ جو رگیں گوشت میں ہوں اور گردہ، ان دونوں کا کھانا مکروہ ہے اور اوجھڑی بھی ظاہراً مکروہ ہے۔ باقی کلیجی و پھیپھڑوں اور دل و چپنی ہڈی جس کو کری کہتے ہیں ان کا کھانا جائز و حلال ہے۔

● اگر ذبح شدہ جانور کے پیٹ سے مرا ہوا ایسا بچہ نکلے جس کی خلقت پوری ہو گئی ہو اور پورے بال بھی نکل آتے ہوں تو وہ بنا بر مشہور حلال ہے اور اگر پیٹ سے زندہ نکلے تو اسے بھی باقاعدہ ذبح کرنا ضروری ہے لیکن اگر بچہ کی خلقت پوری نہ ہوتی ہو تو اس کا کھانا حرام ہے۔

---

[۱] اسی طرح مرغ کی ریڑھ میں جو مغز ہوتا ہے اس کا کھانا حرام ہے ضروری ہے وہ مغز نکالا جائے۔

مچھلی کی ذبح یہ ہے کہ اسے کوئی مسلمان زندہ پانی سے باہر نکالے یا مسلمان کی موجودگی اور مشاہدہ میں کافر برآمد کرے۔

زکوٰۃ

کلامِ مجید میں جہاں نماز کا حکم ہے وہاں اکثر مقامات پر زکوٰۃ کی ادائیگی کی تاکید فرمائی گئی ہے چونکہ اس کا وجوب ضروریاتِ اسلام سے ہے لہٰذا جو شخص اس کا عمداً انکار کرے گا تو دائرہ اسلام سے خارج ہوگا۔ رسولِ خدا فرماتے ہیں کہ اپنے مال سے زکوٰۃ دے کر اسے پاک کرو تاکہ تمہاری نماز مقبول ہو زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا جہنمی ہے۔

- زکوٰۃ نکالنا مال کو بڑھاتا ہے نقصانات سے بچاتا ہے صاحبِ زکوٰۃ کی عمر بڑھاتا ہے۔
- گیارہ مہینے گزر کر بارہواں مہینہ شروع ہونے پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔
- سیّد غیر سیّد کی زکوٰۃ نہیں لے سکتا۔ البتہ سیّد کی زکوٰۃ سیّد اور غیر سیّد لے سکتے ہیں۔
- زکوٰۃ واجب ہونے میں غنی ہونا شرط نہیں بلکہ مالک نصاب ہونا ضروری ہے اگرچہ وہ مال سال بھر کے اخراجات کے لیے کافی نہ بھی ہو اسی طرح

قرض ہونا زکوٰۃ سے مانع نہیں ہوگا۔

● زکوٰۃ زمیندار، مزارع اور ٹھیکیدار پر ہوگی اس کے علاوہ پر نہ ہوگی۔

اشیائے زکوٰۃ نو ہیں :

۱۔ سونا۔[1] ۲۔ چاندی۔

۳۔ گوسفند (بھیڑ، بکری، دُنبہ)

۴۔ اونٹ ۵۔ گائے، بیل

۶۔ گیہوں ۷۔ جَو

۸۔ مویز منقیٰ ۹۔ کھجور

(۶ سے ۹ تک) گیہوں، جو، مویز منقیٰ اور کھجور کے نصاب

● ان سب کا نصاب ایک ہے اور نصاب تک پہنچنے سے پہلے زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی نصاب ۸۴۷ کلوگرام ہے جو پرانے وزن کے حساب سے قریباً باتیس من پونے اٹھائیس سیر بنتا ہے۔ ان کی زکوٰۃ مختلف ہے اگر آبپاشی نہر یا بارش سے خود بخود ہوگئی ہو تو دسواں حصّہ اور اگر آلات آبپاشی (کنواں) وغیرہ کی ضرورت پڑی ہو تو بیسواں حصّہ اور دونوں قسم کی آبپاشی کے برابر ہونے کی صورت میں پندرھواں حصّہ (دسویں اور بیسویں کا نصف نصف)

[1] سونے چاندی کا سکہ دار ہونا شرط ہے جو آجکل رائج نہیں اور مویشیوں کیلئے شرط ہے کہ تمام سال جنگل میں چریں مالک کو کچھ نہ کھلانا پڑے ایسا بھی قریباً مفقود ہے لہٰذا ان پانچ چیزوں کا نصاب اور تفصیل بڑی کتب میں ملاحظہ فرمائیں۔

کاغذی نوٹ، تانبے وغیرہ کے پیسے سکے قیمتی جواہرات جتنے کثیر ہوں پر زکوٰۃ نہ ہوگی البتہ خمس ہوگا۔

اور زکوٰۃ اس وقت سے واجب ہو جائے گی جب عُرفاً ان پر اس جنس کا لفظ صادق آجائے اور ان میں شرط یہ ہے کہ زکوٰۃ واجب ہونے سے قبل کسی طرح ان کی ملکیت میں آجائیں اور یہ بھی شرط ہے کہ مالگذاری اور جو کچھ غلّہ کی تیاری میں صرف ہوا۔ اس کے وضع کرنے کے بعد نصاب بھر بچ جائے اگرچہ احوط یہ ہے کہ ان اخراجات کے منہا کرنے سے قبل ہی نصاب کا اعتبار کیا جائے گا، خصوصاً ایسے مصارف جو دانہ پڑجانے کے بعد ہوتے ہیں۔ اگرچہ ان کے نکالنے سے پورا نصاب باقی نہ رہتا ہو تو بھی زکوٰۃ دی جائے۔

- گھر کا سال بھر کا خرچ وضع نہیں کیا جائے گا اور لوہار اور ترکھان اور دیگر متعلقین ملازمین کی اتنی ہی مزدوری وضع کی جائے گی جتنا واجب الزکوٰۃ غلّہ میں انہوں نے کام کیا ہے۔
- جس مال کی زکوٰۃ دے دی جائے اور پھر بھی سال بھر تک واجب الزکوٰۃ مقدار میں ہے تو بھی اس کی زکوٰۃ دینی واجب ہے بعض کا یہ گمان کہ جس مال کی زکوٰۃ ایک دفعہ دیدی جائے وہ ہمیشہ کے لیے بری الذمہ ہو جاتا ہے بالکل غلط ہے (التحفہ ہارونی صفحہ ۲۷)

(اس مال سے مراد مویشی اور سونا چاندی ہے) لیکن جب اجناس اربعہ کی زکوٰۃ دیدی جائے اور وہ چند سال تک پڑی رہے تو دوبارہ اس

پر زکوٰۃ واجب نہ ہو گی۔ البتہ سال بھر کے اخراجات کے بعد خمس واجب ہو جائے گا۔

- اگر زوجہ پر زکوٰۃ واجب ہوا اور شوہر مستحق ہو تو وہ شوہر کو زکوٰۃ دے سکتی ہے۔

- متعہ والی عورت کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے کیونکہ وہ واجب النفقہ نہیں ہوتی۔

خُمس

وَاعْلَمُوٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ اِنْ کُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ۔ پ۱۰، ع ۱ اور جان لو کہ جو مال غنیمت تم حاصل کرو اس کا پانچواں حصہ مخصوص خدا، رسولؐ اور ان کی قرابت داروں (سادات) یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کا ہے اگر تم خدا پہ ایمان رکھتے ہو)

خمس منجملہ ضروریاتِ مذہب سے ہے کہ جس کا منکر کافر ہو جاتا ہے منجملہ ان مظالم کے جو اہلِ بیتؑ عظام پہ وارد کیے گئے ایک یہ ظلم بھی کیا گیا کہ اُن کے حق خاص کا انکار کر دیا گیا۔ یاد رہے کہ جنہوں نے حق اہلِ بیتؑ غصب کیا ہے خواہ وہ فدک کی صورت میں ہو یا ولایت کی صورت میں

ہو یا خمس سادات ہو ان کا چھٹکارا بہت مشکل ہے اور ان کا انجام جہنم اور عذاب دائمی ہے۔ معصومؑ کا فرمان ہے کہ جو شخص زبان سے تو ہمارے حق خمس کا اقرار کرتا ہے لیکن نکالتا نہیں تو وہ مثل اس شخص کے ہے جس نے زبان سے تو اسلام قبول کیا مگر دل میں اس کا انکاری ہو نیز ارشاد فرمایا کہ جس نے ہمارے مال خاص سے کچھ بھی ظلماً کھایا۔ گویا وہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہا ہے اور عنقریب جہنم کی آگ میں جلے گا۔ کہیں ہمارے امام یہ فرماتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ جس نے ہمارا ایک درہم کھایا تو اس پر اللہ، اس کے رسولؐ، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہو گی۔ چونکہ زکوٰۃ صدقہ اور لوگوں کا میل ہے لہٰذا خداوند عالم نے ان پاک ذاتوں کے لیے زکوٰۃ کو پسند نہ فرمایا بلکہ ان کے لیے خاص خاص یعنی مندرجہ ذیل اموال میں پانچواں حصہ مقرر کر دیا۔

سات چیزوں سے خمس نکالنا واجب ہے۔

۱۔ منفعت کسب و بچت سال۔

۲۔ معدنیات یعنی سونا چاندی، لوہا، نمک، تیل (پٹرول ڈیزل وغیرہ) جو زمین سے نکلتے ہیں۔

۳۔ گنج یعنی خزانہ۔

۴۔ مال حلال مخلوط بالحرام۔

۵۔ غوطہ لگانے سے جو جواہرات وغیرہ حاصل کیے جائیں۔

۶۔ مال غنیمت

۷۔ وہ زمین جسے کافر ذمی نے مسلمان سے خریدا ہو۔

● انسان جو کسب و تجارت یا صنعت یا وہ ذرائع جن سے اپنے معاش کی تحصیل کرتا ہے مثلاً ملازمت وغیرہ تو اس میں سے اس پر سال کے مصارف کے بعد جو چیز بھی بچ جاتے خواہ دال یا آٹا، گھی ہو یا تیل، کھانڈ ہو یا نمک وغیرہ کم ہو یا زیادہ اس پر خمس (پانچواں حصّہ) نکالنا واجب ہے۔

● خمس کو دو حصّوں میں تقسیم کیا جائے ایک حصّہ جو سہم سادات کہلاتا ہے وہ سادات بنی ہاشم میں سے فقیر (جس کے پاس سال کا خرچ نہ ہو) یا سید یتیم یا اس سید کو جو سفر میں بے خرچ ہو چکا ہو اور وہ اپنا خرچ اپنے گھر سے نہ منگوا سکتا ہو، کو دیا جاتے اور خمس کا دوسرا نصف حصّہ جو سہم امام کہلاتا ہے وہ امامؑ وقت کا ہے اور ان کا یہ حصّہ امام کی غیبت کے زمانہ میں ان کے نائب مجتہد جامع الشرائط کو دیا جاتے یا جہاں مجتہد جامع الشرائط نے اجازت دے رکھی ہو۔

● خمس نکالنے والا مستحقین سادات میں اپنی مرضی سے سہم سادات دے سکتا ہے اس میں مجتہد سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے۔

● بہتر ہے کہ آدمی سال میں کوئی ایک دن مقرر کرے جس میں سال بھر کے مصارف سے بچی ہوئی چیزوں کا خمس نکالا کرے۔

- مال مخمس یعنی جس سے ایک دفعہ خمس نکالا جا چکا ہے اس میں دوبارہ خمس نہیں نکالا جائے گا۔
- اگر کسی آدمی نے زندگی میں ایک مرتبہ بھی خُمس نہیں نکالا تو اس کے لیے لازم ہے کہ اگر حساب کر سکے تو بہت اچھا ہے ورنہ اتنی رقم نکال دے کہ اسے یقین ہو جائے کہ اس سے زیادہ اس پر واجب نہیں ہے یا پھر اپنے مجتہد سے رابطہ قائم کریں وہ بہتر صورت بتا سکیں گے۔

سال بھر کے خرچ میں میانہ روی کا لحاظ ہو گا زائد مصارف کا خُمس دینا ہو گا۔ تنگی کر کے زیادہ بچت کرنے والے پوری بچت میں سے خُمس ادا کریں گے۔

اعمالِ عاشورہ [1]

اعمالِ شب عاشورہ

تمام شب بیداری کریں اور شہدائے کربلا کے مصائب یاد کر کے روئیں اور عبادت میں مشغول رہیں۔ زیارت امام حسینؑ پڑھیں۔ چار رکعت نماز دو دو

---

[1] جہاد نص اور اجماع کی رو سے امامؑ کی موجودگی میں ان کے حکم سے واجب ہے غیبت امام میں دشمن مسلمانوں کے ملک پر حملہ کر دیں تو مجتہد جامع الشرائط کے حکم پر جہاد یا دفاع واجب ہو جاتا ہے۔ یہی صورت ایران کی عراق کے ساتھ دفاعی جنگ میں تھی۔

رکعت کر کے بجا لائیں۔ ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ط پچاس مرتبہ پڑھیں بروایت دیگر چار رکعت دو دو کر کے اس طرح بجا لائیں کہ پہلی رکعت میں اَلْحَمْدُ کے بعد دس مرتبہ آیۃ الکرسی دوسری رکعت میں دس مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ط تیسری رکعت میں دس مرتبہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ط اور چوتھی رکعت میں دس مرتبہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ط پڑھیں اور فارغ ہونے کے بعد سو مرتبہ سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ط پڑھیں۔

اعمال روز عاشورہ

محرم کی دسویں تاریخ کو بغیر روزہ کی نیت کے فاقہ کریں ہر چیز کا کھانا پینا موقوف کر دیں، حقہ[1] بھی نہ پئیں، گریہ و بکا کریں۔ آخر روز بعد عصر دو گھنٹہ دن رہے، فاقہ شکنی کریں۔ دنیا کے کسی کام میں مشغول نہ ہوں۔ کسی چیز کا ذخیرہ[2] نہ کریں، بند قبا کھول دیں اور آستینوں کو کہنیوں تک چڑھاتے رکھیں۔ حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو شخص روزِ عاشورہ ہزار مرتبہ سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ط

---

[1] علامہ سید محمد سبطین مرحوم سے جہانیاں شاہ کے الحاج پیر سید ولایت علی شاہ صاحب مدظلہ نے عاشورہ کے روز پوچھا کہ فاقہ میں حقہ پی سکتے ہیں، فرمانے لگے حقہ بھی پی سکتے ہو اور سُور بھی کھا سکتے ہو (حقہ پینے کی سختی سے ممانعت کی۔

[2] ذخیرہ کرنے والے کو اللہ بروزِ قیامت یزید۔ ابن زیاد اور عمر ابن سعد وغیرہ کے ساتھ محشور کرے گا۔

پڑھے۔ خداوندِ عالم اس پر نظرِ رحمت فرماتا ہے۔ زیارت[1] امام حسینؑ پڑھیں اور ہزار مرتبہ اس طرح شہدائے کربلا کے قاتلوں پر لعنت کرنے کا بڑا ثواب ہے اَللّٰھُمَّ الْعَنْ قَتَلَۃَ الْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِہٖ۔ اور دن چڑھے جنگل میں جاکر خضوع و خشوع سے دو دو رکعت کرکے چار رکعت نماز بایں نیت پڑھے دو رکعت نماز پڑھتا ہوں روزِ عاشورہ سُنّت قُرْبَۃً اِلَی اللّٰہِ اور جو سورتیں یاد ہوں پڑھ سکتے ہیں پھر جس جگہ کھڑے ہوں وہاں سے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ رِضًا بِقَضَآئِہٖ وَتَسْلِیْمًا لِاَمْرِہٖ۔ پڑھتے ہوئے چند قدم آگے کی جانب بڑھیں اور پھر یہی پڑھتے ہوئے پیچھے کی جانب ہٹیں پس یہ ایک دفعہ ہوا اور اسی طرح سات دفعہ کریں جب سات دفعہ آنا جانا ختم ہوجائے تو اپنی جگہ واپس ہوکر پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ عَذِّبِ الْفَجَرَۃَ الَّذِیْنَ شَآقُّوْا رَسُوْلَکَ وَحَارَبُوْآ اَوْلِیَآئَکَ وَعَبَدُوْا غَیْرَکَ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَکَ وَالْعَنِ الْقَادَۃَ

[1] یہ زیارت کتاب ہذا کے صہ پر ہے۔

وَالْاَتْبَاعِ وَمَنْ كَانَ مِنْهُمْ وَخَبَّ وَاَوْضَعَ

مَعَهُمْ اَوْ رَضِيَ بِفِعْلِهِمْ لَعْنًا كَثِيْرًا ط

اَللّٰهُمَّ وَعَجِّلْ فَرَجَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْ

صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَاسْتَنْقِذْهُمْ مِّنْ

اَيْدِى الْمُنَافِقِيْنَ الْمُضِلِّيْنَ وَالْكَفَرَةِ

الْجَاهِدِيْنَ وَافْتَحْ لَهُمْ فَتْحًا يَّسِيْرًا وَّاَتِحْ

لَهُمْ رَوْحًا وَّفَرَجًا قَرِيْبًا وَّاجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ

لَّدُنْكَ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ سُلْطٰنًا

نَّصِيْرًا ط

پھر دعا کیلیے ہاتھ اُٹھا کر آلِ محمد علیہم السلام کے دشمنوں کا قصد کریں اور کہیں :۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاُمَّةِ نَاصَبَتِ

الْمُسْتَحْفِظِيْنَ مِنَ الْاَئِمَّةِ كَفَرَتْ بِالْكَلِمَةِ

وَعَكَفَتْ عَلَى الْقَادَةِ الظَّلَمَةِ وَهَجَرَتِ
الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَعَدَلَتْ عَنِ الْحَبْلَيْنِ الَّذَيْنِ
اَمَرْتَ بِطَاعَتِهِمَا وَالتَّمَسُّكِ بِهِمَا فَاَمَاتَتِ الْحَقَّ وَ
وَحَادَتْ عَنِ الْقَصْدِ وَمَالَأَتِ الْاَحْزَابَ وَ
حَرَّفَتِ الْكِتَابَ وَكَفَرَتْ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهَا
وَتَمَسَّكَتْ بِالْبَاطِلِ لَمَّا اعْتَرَضَهَا وَضَيَّعَتْ
حَقَّكَ وَاَضَلَّتْ خَلْقَكَ وَقَتَلَتْ اَوْلَادَ
نَبِيِّكَ وَخِيَرَةَ عِبَادِكَ وَحَمَلَةَ عِلْمِكَ
وَوَرَثَةَ حِكْمَتِكَ وَوَحْيِكَ اَللّٰهُمَّ فَزَلْزِلْ
اَقْدَامَ اَعْدَآئِكَ وَاَعْدَآءِ رَسُوْلِكَ وَاَهْلِ
بَيْتِ رَسُوْلِكَ اَللّٰهُمَّ وَاَخْرِبْ دِيَارَهُمْ وَ
افْلُلْ سِلَاحَهُمْ وَخَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَفُتَّ

فِیْٓ اَعْضَادِهِمْ وَاَوْهِنْ کَیْدَهُمْ وَاضْرِبْهُمْ
بِسَیْفِكَ الْقَاطِعِ وَارْمِهِمْ بِحَجَرِكَ الدَّامِغِ
وَطُمَّهُمْ بِالْبَلَآءِ طَمًّا وَّقُمَّهُمْ بِالْعَذَابِ قَمًّا
وَّعَذِّبْهُمْ عَذَابًا نُّكْرًا وَّخُذْهُمْ بِالسِّنِیْنَ
وَالْمَثُلَاتِ الَّتِیْٓ اَهْلَكْتَ بِهَآ اَعْدَآئَكَ اِنَّكَ
ذُوْ نِقْمَةٍ مِّنَ الْمُجْرِمِیْنَ ط اَللّٰهُمَّ اِنَّ سُنَّتَكَ
ضَآئِعَةٌ وَّاَحْكَامَكَ مُعَطَّلَةٌ وَّعِتْرَةَ نَبِیِّكَ
فِی الْاَرْضِ هَآئِمَةٌ ط اَللّٰهُمَّ فَاَعِنِ الْحَقَّ وَ
اَهْلَهٗ وَاقْمَعِ الْبَاطِلَ وَاَهْلَهٗ وَمُنَّ عَلَیْنَا بِالنَّجَاةِ
وَاهْدِنَآ اِلَی الْاِیْمَانِ وَعَجِّلْ فَرَجَنَا وَانْظِمْهُ
بِفَرَجِ اَوْلِیَآئِكَ وَاجْعَلْهُمْ لَنَا وُدًّا وَّاجْعَلْنَا
لَهُمْ وَفْدًا ط اَللّٰهُمَّ وَاَهْلِكْ مَنْ جَعَلَ یَوْمَ قَتْلِ

ابْنِ نَبِيِّكَ وَخِيَرَتِكَ عِيْدًا وَّاسْتَهِلَّ بِهٖ فَرَجًا وَّمَرَحًا وَّخُذْ اٰخِرَهُمْ كَمَآ اَخَذْتَ اَوَّلَهُمْ وَضَاعِفْ اَللّٰهُمَّ الْعَذَابَ وَالتَّنْكِيْلَ عَلٰى ظَالِمِيْ اَهْلِبَيْتِ نَبِيِّكَ وَاَهْلِكْ اَشْيَاعَهُمْ وَقَادَتَهُمْ وَاَبِرْ حُمَاتَهُمْ وَجَمَاعَتَهُمْ اَللّٰهُمَّ وَضَاعِفْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى عِتْرَةِ نَبِيِّكَ الْعِتْرَةِ الضَّآئِعَةِ الْخَآئِفَةِ الْمُسْتَذَلَّةِ بَقِيَّةٍ مِّنَ الشَّجَرَةِ الطَّيِّبَةِ الزَّاكِيَةِ الْمُبَارَكَةِ وَاَعْلِ اَللّٰهُمَّ كَلِمَتَهُمْ وَاَفْلِجْ حُجَّتَهُمْ وَاكْشِفِ الْبَلَآءَ وَاللَّاْوَآءَ وَحَنَادِسَ الْاَبَاطِيْلِ وَالْعَمٰى عَنْهُمْ وَثَبِّتْ قُلُوْبَ شِيْعَتِهِمْ وَحِزْبِكَ عَلٰى طَاعَتِكَ وَ

وَلَايَتِهِمْ وَنُصْرَتِهِمْ وَمُوَالَاتِهِمْ وَاَعِزَّهُمْ
وَامْنَحْهُمُ الصَّبْرَ عَلَى الْاَذٰى فِيْكَ وَاجْعَلْ
لَهُمْ اَيَّامًا مَّشْهُوْدَةً وَّاَوْقَاتًا مَّحْمُوْدَةً وَّمَسْعُوْدَةً
تُوْشِكُ فِيْهَا فَرَجَهُمْ وَتُوْجِبُ فِيْهَا تَمْكِيْنَهُمْ
وَنَصْرَهُمْ كَمَا ضَمِنْتَ لِاَوْلِيَآئِكَ فِىْ كِتَابِكَ
الْمُنْزَلِ فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَعَدَ اللّٰهُ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى
ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ
اَمْنًا يَّعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْئًا ط اَللّٰهُمَّ
فَاكْشِفْ غُمَّتَهُمْ يَا مَنْ لَّا يَمْلِكُ كَشْفَ الضُّرِّ

اِلَّا هُوَ يَا وَاحِدُ يَا اَحَدُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ وَاَنَا يَا اِلٰهِیْ
عَبْدُكَ الْخَآئِفُ مِنْكَ وَالرَّاجِعُ اِلَيْكَ السَّآئِلُ
لَكَ الْمُقْبِلُ اِلَيْكَ اللَّاجِیُٔ اِلٰى فِنَآئِكَ الْعَالِمُ
بِاَنَّهٗ لَا مَلْجَاَ مِنْكَ اِلَّآ اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ فَتَقَبَّلْ
دُعَآءِیْ وَاسْمَعْ يَآ اِلٰهِیْ عَلَانِيَتِیْ وَنَجْوٰی
وَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ رَّضِيْتَ عَمَلَهٗ وَقَبِلْتَ
نُسُكَهٗ وَنَجَّيْتَهٗ بِرَحْمَتِكَ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ
الْكَرِيْمُ ؕ اَللّٰهُمَّ صَلِّ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ بِاَكْمَلِ وَ
اَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰٓى
اَنْبِيَآئِكَ وَرُسُلِكَ وَمَلٰٓئِكَتِكَ وَحَمَلَةِ
عَرْشِكَ بِلَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَللّٰهُمَّ لَا تُفَرِّقْ

بَیْنِیْ وَبَیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُکَ

عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ وَاجْعَلْنِیْ یَامَوْلَایَ مِنْ

شِیْعَةِ مُحَمَّدٍ وَّعَلِیٍّ وَّفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ

وَالْحُسَیْنِ وَذُرِّیَّتِهِمُ الطَّاهِرَةِ الْمُنْتَجَبَةِ

وَهَبْ لِیَ التَّمَسُّکَ بِحَبْلِهِمْ وَالرِّضَا

بِسَبِیْلِهِمْ وَالْاَخْذَ بِطَرِیْقَتِهِمْ اِنَّکَ

جَوَّادٌ کَرِیْمٌ ط

پس سجدے میں جائیں رخسارہ اپنا خاک پر رکھیں اور کہیں:۔

یَامَنْ یَّحْکُمُ مَا یَشَآءُ وَیَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ اَنْتَ

حَکَمْتَ فَلَکَ الْحَمْدُ مَحْمُوْدًا مَّشْکُوْرًا فَعَجِّلْ

یَامَوْلَایَ فَرَجَهُمْ وَفَرَجَنَا بِهِمْ فَاِنَّکَ ضَمِنْتَ

اِعْزَازَهُمْ بَعْدَ الذِّلَّةِ وَتَکْثِیْرَهُمْ بَعْدَ الْقِلَّةِ

وَاِظْهَارِهِمْ بَعْدَ الْخُمُوْلِ يَا اَصْدَقَ الصَّادِقِيْنَ

وَيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ فَاَسْئَلُكَ يَا اِلٰهِىْ وَ

سَيِّدِىْ مُتَضَرِّعًا اِلَيْكَ بِجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ

بَسْطَ اَمَلِىْ وَالتَّجَاوُزَ عَنِّىْ وَقُبُوْلَ قَلِيْلِ

عَمَلِىْ ذٰلِكَ وَكَثِيْرِهٖ وَالزِّيَادَةَ فِىْ اَيَّامِىْ وَ

تَبْلِيْغِىْ ذٰلِكَ الْمَشْهَدَ وَاَنْ تَجْعَلَنِىْ مِمَّنْ

يُدْعٰى فَيُجِيْبُ اِلٰى طَاعَتِهِمْ وَمُوَالَاتِهِمْ

وَنَصْرِهِمْ وَتُرِيَنِىْ ذٰلِكَ قَرِيْبًا سَرِيْعًا فِىْ

عَافِيَةٍ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ط

پھر آسمان کی طرف سر بلند کریں اور کہیں :-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ لَا

يَرْجُوْنَ اَيَّامَكَ فَاَعِذْنِىْ يَا اِلٰهِىْ بِرَحْمَتِكَ

زیارت اربعین

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن کی علامت پانچ چیزیں ہیں۔ اکاون رکعت نماز دن اور رات کی فریضہ و نافلہ ادا کرنا زیارت اربعین پڑھنا داھنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننا اور سجدہ شکر میں پیشانی خاک پہ رکھنا اور نماز میں بسم اللہ پکار کے کہنا لہٰذا ہر مومن کو یہ زیارت روز اربعین پڑھنی چاہیئے۔ حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جب تھوڑا سا دن چڑھے (نو دس بجے دن) تو اس طرح زیارت اربعین بجا لاؤ۔

اَلسَّلَامُ عَلٰى وَلِيِّ اللّٰهِ وَحَبِيْبِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى خَلِيْلِ اللّٰهِ وَنَجِيْبِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى صَفِيِّ اللّٰهِ وَابْنِ صَفِيِّهٖ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ الْمَظْلُوْمِ الشَّهِيْدِ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَسِيْرِ الْكُرُبَاتِ وَقَتِيْلِ

الْعَبَرَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّهٗ وَلِیُّكَ وَابْنُ

وَلِیِّكَ وَصَفِیُّكَ وَابْنُ صَفِیِّكَ الْفَآئِزُ بِكَرَامَتِكَ

اَكْرَمْتَهٗ بِالشَّهَادَةِ وَحَبَوْتَهٗ بِالسَّعَادَةِ وَاجْتَبَیْتَهٗ

بِطِیْبِ الْوِلَادَةِ وَجَعَلْتَهٗ سَیِّدًا مِّنَ السَّادَةِ

وَقَآئِدًا مِّنَ الْقَادَةِ وَذَآئِدًا مِّنَ الذَّادَةِ

وَاَعْطَیْتَهٗ مَوَارِیْثَ الْاَنْبِیَآءِ وَجَعَلْتَهٗ حُجَّةً

عَلٰی خَلْقِكَ مِنَ الْاَوْصِیَآءِ فَاَعْذَرَ فِی الدُّعَآءِ

وَمَنَحَ النُّصْحَ لِلْعِبَادِ وَبَذَلَ مُهْجَتَهٗ فِیْكَ

لِیَسْتَنْقِذَ عِبَادَكَ مِنَ الْجَهَالَةِ وَحَیْرَةِ الضَّلَالَةِ

وَقَدْ تَوَازَرَ عَلَیْهِ مَنْ غَرَّتْهُ الدُّنْیَا وَبَاعَ حَظَّهٗ

بِالْاَرْذَلِ الْاَدْنٰی وَشَرٰی اٰخِرَتَهٗ بِالثَّمَنِ

الْاَوْكَسِ وَتَغَطْرَسَ وَتَرَدّٰی فِیْ هَوَاهُ وَاَسْخَطَكَ

وَاَسْخَطَ نَبِیَّكَ وَاَطَاعَ مِنْ عِبَادِكَ اَهْلَ
الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَحَمَلَةَ الْاَوْزَارِ الْمُسْتَوْجِبِیْنَ
النَّارَ فَجَاهَدَهُمْ فِیْكَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا حَتّٰی
سُفِكَ فِیْ طَاعَتِكَ دَمُهٗ وَاسْتُبِیْحَ حَرِیْمُهٗ
اَللّٰهُمَّ فَالْعَنْهُمْ لَعْنًا وَّبِیْلًا وَّعَذِّبْهُمْ عَذَابًا
اَلِیْمًا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَیْكَ یَابْنَ سَیِّدِ الْاَوْصِیَاۗءِ اَشْهَدُ اَنَّكَ
اَمِیْنُ اللّٰهِ وَابْنُ اَمِیْنِهٖ عِشْتَ سَعِیْدًا وَّمَضَیْتَ
حَمِیْدًا وَّمُتَّ فَقِیْدًا مَّظْلُوْمًا شَهِیْدًا وَّاَشْهَدُ
اَنَّ اللّٰهَ مُنْجِزٌ لَّكَ مَا وَعَدَكَ وَمُهْلِكٌ مَّنْ
خَذَلَكَ وَمُعَذِّبٌ مَّنْ قَتَلَكَ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ
وَفَیْتَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَجَاهَدْتَّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

حَتّٰی اَتٰکَ الْیَقِیْنُ فَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ قَتَلَکَ وَ

لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ظَلَمَکَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً سَمِعَتْ

بِذٰلِکَ فَرَضِیَتْ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُشْهِدُکَ

اَنِّیْ وَلِیٌّ لِّمَنْ وَّالَاهُ وَعَدُوٌّ لِّمَنْ عَادَاهُ بِاَبِیْ

اَنْتَ وَاُمِّیْ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّکَ

کُنْتَ نُوْرًا فِی الْاَصْلَابِ الشَّامِخَةِ وَالْاَرْحَامِ

الْمُطَهَّرَةِ لَمْ تُلْبِسْکَ الْمُدْلَهِمَّاتُ مِنْ ثِیَابِهَا

وَاَشْهَدُ اَنَّکَ مِنْ دَعَآئِمِ الدِّیْنِ وَاَرْکَانِ

الْمُسْلِمِیْنَ وَمَعْقِلِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَشْهَدُ اَنَّکَ

الْاِمَامُ الْبَرُّ التَّقِیُّ الرَّضِیُّ الزَّکِیُّ الْهَادِیْ

الْمَهْدِیُّ وَاَشْهَدُ اَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ وُّلْدِکَ

کَلِمَةُ التَّقْوٰی وَاَعْلَامُ الْهُدٰی وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقٰی

وَالْحُجَّةُ عَلٰٓى اَهْلِ الدُّنْيَا وَاَشْهَدُ اَنِّيْ بِكُمْ
مُؤْمِنٌ وَّبِاِيَابِكُمْ مُّوْقِنٌ بِشَرَآئِعِ دِيْنِيْ
وَخَوَاتِيْمِ عَمَلِيْ وَقَلْبِيْ لِقَلْبِكُمْ سِلْمٌ وَّاَمْرِيْ
لِاَمْرِكُمْ مُّتَّبِعٌ وَّنُصْرَتِيْ لَكُمْ مُّعَدَّةٌ حَتّٰى
يَاْذَنَ اللّٰهُ لَكُمْ مَّعَكُمْ لَا مَعَ عَدُوِّكُمْ صَلَوٰتُ
اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَعَلٰٓى اَرْوَاحِكُمْ وَاَجْسَادِكُمْ وَ
شَاهِدِكُمْ وَغَآئِبِكُمْ وَظَاهِرِكُمْ وَبَاطِنِكُمْ اٰمِيْنَ
رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ط

بعد اس کے دو رکعت نماز زیارت پڑھ کے دُعا کرے کہ حق تعالےٰ حاجت بر لاتے گا اور لکھا ہے کہ اگر زیارت آخر روزِ عاشورہ بھی بروز چہلم پڑھے تو مناسب ہوگا۔ یہ زیارت بڑی کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں۔

احکامِ میّت

حالتِ احتضار (جانکنی) سے غسل تک جو لوگ موجود ہوں۔ ان کے لیے حسبِ ذیل امور کا لحاظ ضروری ہے۔

۱۔ واجب ہے کہ محتضر (مرنے والا) کو قبلہ رُخ کریں یعنی مُنہ اور پاؤں قبلہ کی سمت کریں اور احتیاطاً غسل تمام ہونے تک ایسا ہی رکھیں۔

۲۔ مرنے والے کو کلمہ شہادتین اور آئمہ کی امامت وکلمات فرج (نماز کے قنوت میں ذکر ہو چکے ہیں) اور دیگر اعتقادات کی تلقین کریں۔

۳۔ اگر جانکنی دشوار ہو تو اسے جہاں وہ اکثر نماز پڑھا کرتا تھا۔ وہاں منتقل کریں۔ بشرطیکہ اذیت نہ ہو۔

۴۔ روح نکلنے کے فوراً بعد چشم ولب بند کردیں اور دونوں ہاتھوں کو پہلوؤں میں پھیلا دیں۔

۵۔ میّت کو کسی کپڑے سے ڈھانک دیں۔

۶۔ اگر رات ہو تو میّت کے پاس روشنی کریں۔

۷۔ غسل سے فارغ ہونے تک برابر اس کے پاس قرآن پڑھتے رہیں۔

۸۔ مومنین کو اس کے مرنے کی خبر کریں اور تجہیز وتکفین میں جلدی کریں۔

۹۔ میت کو تنہا چھوڑنا اور جنب یا حائض کا میت کے پاس آنا اور حالتِ نزع میں مرنے والے کو ہاتھ لگانا اور بوقتِ جانکنی اس کے پاس زیادہ باتیں کرنا، یا زیادہ رونا مکروہ ہے۔[1]

ازالۂ اشتباہ شیعہ امامیہ پر ہمیشہ یہ اعتراض (میت کے پاؤں بجانب قبلہ کرنا) کیا جاتا ہے اور عوام کو اس قسم کی باتوں کے ساتھ شیعہ سے متنفر کیا جاتا ہے۔ حالانکہ میت کے پاؤں قبلہ کی طرف کرنے سے یہ مطلب ہے کہ میت کا منہ قبلہ کی جانب رہے اور یہ عمل محض شیعہ ہی کے نزدیک نہیں بلکہ سنیوں کے ہاں بھی اس کا حکم ہے (دیکھئے فتاویٰ سراجیہ صد ۲۲ مطبوعہ نولکشور)

مَنْ قَرُبَ مَوْتُهٗ يُوَجَّهُ اِلَى الْقِبْلَةِ وَاخْتَارَ الْبُخَارِيُّوْنَ مِنَ الْاَئِمَّةِ الْاِسْتِلْقَاءَ۔

جس پر وقت احتضار آجائے اس کا منہ قبلہ کی جانب کر دیا جائے اور بخاری آئمہ نے استلقاء (پشت کے بل لٹانا) منہ اور پاؤں قبلہ کی جانب اختیار کیا ہے۔

نیز جامع الرموز شرح وقایہ صد ۱۲۲ نولکشور۔

لِلْمُحْتَضَرِ بِفَتْحِ الضَّادِ الْمُعْجَمَةِ اَيِ الدَّانِيْ مِنَ الْمَوْتِ اَنْ يُّوَجَّهَ

محتضر یعنی مرنے والے کے لیے یہ ہے کہ اسے روبقبلہ کیا جائے اس

[1] ... [illegible] لہذا آواز سے رونا جائز نہیں ہے۔

اِلَى الْقِبْلَةِ مُضْطَجِعًا عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَهٰذَا اِذَا لَمْ يَشُقَّ عَلَيْهِ وَاِلَّا تُرِكَ عَلٰى حَالِهٖ وَجُعِلَ رِجْلَاهُ اِلَى الْقِبْلَةِ وَاُخْتِيْرَ فِيْ بِلَادِنَا الْاِسْتِلْقَاءُ عَلٰى قَفَاهُ لِاَنَّهٗ اَيْسَرُ لِخُرُوْجِ الرُّوْحِ۔

حالت میں کہ دائیں جانب لیٹا ہو اور اس طرح اس وقت کیا جائے گا جبکہ یہ طریقہ اس پر دشوار نہ ہو ورنہ اسے اس کی حالت پر چھوڑا جائے گا۔ اور اس کے دونوں پاؤں قبلہ کی جانب کئے جائیں گے اور ہمارے شہروں میں استلقاء (یعنی منہ اور پاؤں قبلہ کی جانب کرنا) کو اختیار کیا گیا ہے کیونکہ اس حالت میں روح آسانی سے نکلتی ہے۔

● اور یہی حکم نماز میں اس بیمار کے لیے ہے جو بیٹھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ دیکھئے ہدایہ اولین طبع علیمی لاہور ص ۱۴۱، باب صلوٰۃ المریض اور قدوری ص ۲۲، باب صلوٰۃ المریض۔

وَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعِ الْقُعُوْدَ يَسْتَلْقِيْ عَلٰى ظَهْرِهٖ وَجُعِلَ رِجْلَاهُ اِلَى الْقِبْلَةِ۔

اور اگر مریض نماز کے لیے بیٹھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو پشت کے بل لٹایا جائے گا اور اس کے دونوں پاؤں قبلہ کی جانب کیے جائیں گے۔

- میت کے پاؤں قبلہ کی طرف کرنا اگر بے ادبی یا ناجائز ہے تو قرآن یا حدیث سے ثابت کیا جائے۔ غلط رواج کو شریعت نہ بنایا جائے۔

احکام غُسلِ میت

- غسلِ میّت واجب کفائی ہے اور وجوبِ غسل میّت کی آخری حد چار ماہ کے حمل کے ساقط ہونے تک ہے اسے بھی قاعدہ کے مطابق غسل کفن و دفن کرنا واجب ہے، اگر اس سے کم ہو تو فقط ایک ہی کپڑے میں لپیٹ کر دفن کریں۔
- غسلِ میّت دینے والا بالغ، عاقل، مومن اور میّت کا ہم جنس ہو البتہ شوہر زوجہ کو اور زوجہ شوہر کو غسل دے سکتی ہے اسی طرح مرد تین سال کی لڑکی اور عورت تین سال کے لڑکے کو غسل دے سکتی ہے۔

غسلِ میّت کا ثواب

حدیث میں ہے غسل دینے والے کے نامۂ اعمال میں اس قدر غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھا جاتا ہے کہ جتنے میّت کے بدن پہ بال ہوتے ہیں اللہ فرماتا ہے میں اس شخص کو گناہوں سے اس طرح دھو دوں گا جیسا کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا لیکن شرط ہے کہ جو عیب میّت میں دیکھے اسے

پوشیدہ رکھے اگر امانت میں خیانت کرے گا تو کسی اجر کا مستحق نہ ہوگا۔

کیفیّت غسلِ میّت

● میت کو تین غسل ترتیب وار دینا واجب ہے۔

۱۔ آبِ سدر سے یعنی بیری کے پتے پانی میں ملا کر۔

۲۔ آبِ کافور سے یعنی تھوڑا سا کافور پانی میں ملا کر۔

۳۔ آبِ خالص سے۔

● بیری کے پتے اور کافور اتنی مقدار میں ملائیں کہ پانی کو مضاف نہ کہا جائے۔

● میّت کے بال مونڈنا۔ کنگھی کرنا۔ ناخن کاٹنا اور آگ سے گرم شدہ پانی سے غسل دینا مکروہ ہے۔

● سب سے پہلے میت کو تختہ پر اس طرح لٹائیں کہ پاؤں[1] قبلہ کی طرف رہیں اور لباس اُتار لیا جائے۔ پہلے میت کے جسم سے نجاست دُور کر کے تمام جسم کو پاک کرلیں اور میّت کی شرمگاہ کو نامحرم سے چھپانا واجب ہے۔ غسل دینے والا یوں نیّت کرے کہ اس میت کو غسل دیتا ہوں آبِ سدر سے واجب قربۃً الی اللہ۔ پھر بالکل غسل جنابت کی ترکیب سے سر و گردن اور داہنا بایاں حصہ دھوئے پھر غسل دینے والا اپنے دونوں

[1] بوقت غسل میت کو قبلہ رو کرنا مستحب ہے۔ عروۃ الوثقیٰ، شرائع، وسائل الشریعۃ

ہاتھ کہنیوں تک دھوکر دوسرا غسل آبِ کافور سے بایں نیت دے۔ اس میت کو غسل دیتا ہوں آبِ کافور سے واجب قربۃً الی اللہ۔ جب یہ غسل دے چکے تو پھر کہنیوں تک ہاتھ دھوکر تیسرا غسل آبِ خالص سے یہ نیت کرتے ہوتے دیدے کہ غسل دیتا ہوں اس میت کو آبِ خالص سے واجب قربۃً الی اللہ۔ غسال[1] کے لیے غسلِ میت پر اُجرت لینا جائز نہیں۔ عروہ

- غسل دینے والا ہاتھ پر کپڑا لپیٹے تاکہ اس کا ہاتھ مقام ستر پر نہ پڑے۔

حنوط میت . میت کو غسل دینے کے بعد ساتوں اعضائے سجدہ یعنی پیشانی، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے انگوٹھے پر کافور ملنا واجب ہے۔ حنوط سے جو کافور بچے وہ میت کے سینہ پر ڈال دینا چاہیئے۔

- کافور کی واجب مقدار یہ ہے کہ کافور لگانا صادق آجاتے۔
- میت کے متعلق مشک وعنبر وعود اور دیگر قسم کے عطریات کا استعمال ممدوح نہیں ہے اور اس کا ترک کرنا احوط ہے۔ محسن الحکیم

---

[1] لہٰذا واجب کفائی اور قبر کھودنا، غسل دینا، کفن پہنانا اور نماز جنازہ پڑھنے پڑھانے پر اُجرت لینے سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

- میت کو کافور کے سوا کوئی اور خوشبو لگانا مکروہ ہے۔ قوانین الشریعہ
- حنوط کا کافور بہتر ہے ۲، تولہ ۹ ماشہ ۱/۳، ۳ رتی ہو اور کم سے کم فضیلت کا مرتبہ ۱/۲ ۴ ماشہ ہے۔
- حج یا عمرہ کے احرام میں فوت ہو تو کافور سے حنوط کرنا حرام ہے۔

کفن میت

- مستحب ہے کہ کفن سفید ہو اور کفن سینے کے لیے تاگا کفن سے نکالا جائے اور حتی الوسع کفن اچھا اور قیمتی دیا جائے کفن کو قینچی و چاقو وغیرہ سے کاٹنا مکروہ ہے۔
- میت[1] کے کفن کے واجب پارچات اس کے اصل ترکہ سے بنائے جائیں لیکن عورت کا کفن اس کے شوہر پر واجب ہے اگرچہ عورت مالدار ہی ہو۔

نوٹ: ہمارے علاقے میں لوگوں نے یہ رواج بنا رکھا ہے کہ مرنے والے کا کفن اس کے ننھیال یا سسرال کے ذمہ ہوتا ہے یہ رواجی چیز ہے شرعی نہیں۔

---

[1] میت کو کفن دینا بڑا ثواب ہے۔ امام محمد باقر فرماتے ہیں جو شخص کسی مومن کو کفن دے گویا قیامت تک وہ اس کے لباس کا ضامن ہو گیا۔

اگر میت کے ورثاء نابالغ ہوں تو واجب کفن سے زائد کا بار اطفال پہ نہ ڈالا جائے گا۔

● ہر مسلمان میت کو مرد ہو یا عورت تین کپڑوں میں کفن دینا واجب ہے اور وہ لنگ، کفنی اور چادر پوٹ (بڑی چادر ہے)

● لنگ سے مراد وہ کپڑا ہے جو ناف سے لے کر زانو تک بدن کو ڈھانپ سکے لیکن بہتر یہ ہے کہ سینہ سے لے کر پاؤں تک پہنچ سکے۔ ڈیڑھ گز عرض، اور دو گز طول ہو۔

● کفنی سے مراد وہ کپڑا ہے جو کندھوں سے لے کر پنڈلیوں کے نصف تک پہنچ سکے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ وہ بھی پاؤں تک پہنچ سکے۔

● چادر پوٹ: (بڑی چادر) سے مراد وہ کپڑا ہے جو سر سے لے کر پاؤں تک لمبا ہو کہ دونوں طرف اس سے گرہ لگانی ممکن ہو اور عرض میں اتنی ہو کہ ایک پہلو سے دوسرے پہلو کی طرف اُلٹایا جا سکے۔

● بس چاہیئے کہ کفنی عرض میں بارہ گرہ ہو اور طول میں سوا دو گز، بارہ گرہ پشت کے نیچے رہے اور باقی گردن سے پنڈلیوں تک پہنچ جائے اور چادر پوٹ عرض میں ڈیڑھ گز اور طول میں اڑھائی گز ہو تا کہ تمام بدن کو لپیٹ لے۔

سنتی پارچوں میں مرد کے لیے ایک ران پیچ ہے جو عرض میں دو بالشت تک اور طول میں چار ہاتھ تک ہو۔ دوسرا عمامہ جو طول میں ساڑھے تین گز اور عرض میں ایک گز ہو اور عمامہ کا تحت الحنک بنانا مستحب ہے۔ اور عورت کے لیے ایک ران پیچ، دوسرے مقنعہ (اوڑھنی) جس کا طول تین گز اور عرض ایک گز ہو، تیسرے سینہ بند جو عرض میں آٹھ گرہ اور طول میں ڈیڑھ گز جس کے ایک طرف گرہ بند سکے اور مرد و عورت دونوں کے لیے دوسری بڑی چادر کا دینا بھی مستحب ہے جو سب کے اوپر لپیٹی جائے۔

جریدتین

یعنی ایک ایک ہاتھ کی دو لکڑیاں جو کھجور یا بیری یا کسی دوسرے تازہ درخت کی ہوں، روئی میں لپیٹ کر ان میں سے ایک لکڑی کو داہنی طرف میّت کے جسم سے ملا کر ہنسلی سے ذرا اوپر بغل کے نیچے رکھیں اور دوسری لکڑی کو بائیں جانب پیراہن کے اوپر ہنسلی سے ذرا نیچے رکھنا مستحب ہے۔ اگر میت کے ساتھ رکھنا بھول جائے تو چاہیئے کہ قبر پر رکھ دے۔

ترتیبِ کفن

کفن کو ترتیب وار رکھنے اور میت کو پہنانے کا طریقہ حسبِ ذیل ہے۔

پہلے نیت کرے کہ کفن دیتا ہوں اس میّت کو قربۃً الی اللہ۔

پھر کسی پاک چیز پر خواہ چٹائی ہو یا چارپائی، بڑی چادریں بچھائیں۔ اس پر

اس پر کفنی کا گریبان پھاڑ کر بارہ گرہ چادر پر بچھائیں اور باقی سرہانے کی طرف رہنے دیں۔ پھر لنگ مقام ناف سے پنڈلیوں تک بچھا دیں اور اس طرح حنوط کریں جس طرح اوپر بیان کیا گیا ہے۔ پھر ران پیچ کا پھٹا ہوا سرا میت کی کمر میں اس طرح باندھیں کہ گرہ ناف پر ہو اور میت کی شرمگاہ پر اچھی طرح روئی رکھ دیں اور ران پیچ کا دوسرا سرا اس گرہ سے لنگوٹ کی طرح نکال کر کھینچ لیں۔ اس کے بعد وہ لمبا حصہ میت کی دونوں ٹانگوں پر اکٹھا دونوں پاؤں تک لپیٹتے جائیں اور اس کا آخری سرا آخری لپیٹ کے نیچے دبا دیں (بعض آدمی ران پیچ کے اس حصے کو بھی برابر پھاڑ کر علیحدہ علیحدہ دونوں ٹانگوں پر لپیٹتے ہیں۔ یہ طریقہ غلط ہے) اس کے بعد لنگی باندھیں اور اگر عورت کی میت ہو تو سینہ بند سینہ پر رکھ کر ایک جانب گرہ لگا دیں اور کفنی کا دوسرا سرا جو سرہانے پر رکھا ہوا ہے گلے میں ڈال کر پہنا دیں اگر مرد کی میّت ہو تو عمامہ باندھیں۔ ایک ہاتھ تحت الحنک کا سرا بچا کر باقی عمامہ سر پر لپٹیں جن میں سے ایک لپیٹ ٹھوڑی کے نیچے سے بھی آتے جس سے میّت کا منہ بند رہے اور عمامہ کا دوسرا سرا پہلے سرے کے برابر دوسری طرف لٹکا دیں۔ پھر داہنی جانب کا سرا سینے کے بائیں حصہ پر اور بائیں جانب کا سرا سینے کے دائیں حصہ پر ڈال دیں (یہی تحت الحنک ہے) اور اگر عورت کی میت ہو تو مقنعہ

(اوڑھنی) اوڑھادی جاتے اور مرد کے عمامے کی طرح دونوں سرے سر کے لٹکے ہوتے دونوں طرف کے بالوں پر لپیٹ کر دایاں حصہ بائیں طرف اور بایاں حصہ سینے کے داہنے حصے پر ڈال دیا جاتے۔ اس کے بعد حسب ترتیب مذکورہ جریدتین رکھ دیں۔ پھر دونوں چادروں کو یکے بعد دیگرے اس طرح لپیٹیں کہ چادر کی بائیں طرف کو میت کی دائیں طرف پہلو تک پہنچائیں اور پھر دائیں طرف کو اُوپر سے بائیں طرف لے آئیں پھر ایک دھجی سے پاؤں کے نیچے سے اور ایک دھجی سے سر کے اوپر سے گرہ لگا دیں۔

جریدتین کیوں؟

● جریدتین رکھنے کا عمل پیغمبرؐ اسلام اور صحابہ کبارؓ سے کُتب اہلِ سُنّت میں بھی ثابت ہے جیسا کہ بخاری جلد ۲ باب عذاب القبر صفحہ ۱۲۴

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ	ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی کریمؐ
اِنَّهٗ مَرَّ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ	دو قبروں کے پاس سے گزرے
فَقَالَ اِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا	جن پر عذاب ہو رہا تھا تو فرمایا
يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ ! (الی ان قال)	کہ یہ دونوں میت عذاب میں گرفتار

ثُمَّ اَخَذَ جَرِيْدَةً رَّطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِيْ كُلِّ قَبْرٍ وَّاحِدَةً فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ لِمَ صَنَعْتَ فَقَالَ لَعَلَّهٗ اَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا۔

ہیں اور کسی گناہ کبیرہ کی وجہ سے بھی نہیں (یہاں تک کہا) پھر حضرت ؐ نے ایک تر شاخ کھجور لے کر دو حصے کیے اور ہر ایک قبر میں ایک ایک حصہ کو گاڑ دیا۔ لوگوں نے وجہ پوچھی تو فرمایا امید ہے کہ یہ دونوں لکڑیاں جب تک خشک نہ ہوں گی عذاب کی تخفیف ہو گی۔

- یہی عبارت بعینہٖ مشکوٰۃ باب آداب الخلاء صہ ۴۳ پر بھی مرقوم ہے۔
- اور بخاری باب الجرید علی القبر صہ ۱۱۹

وَاَوْصٰی بُرَیْدَۃُ الْاَسْلَمِیُّ اَنْ تُجْعَلَ فِیْ قَبْرِہٖ جَرِیْدَانِ۔

بریدہ اسلمی نے وصیت کی کہ میری قبر میں جریدتین رکھے جائیں۔

- لہٰذا عمل پیغمبرؐ و صحابہؓ سے ثابت ہوتا ہے کہ قبر میں جریدتین رکھنے چاہئیں۔ اس صراحت کے باوجود اس سُنتِ رسولؐ سے عملاً و قولاً رو گردانی کرنا اور اپنی کُتب معتبرہ کے مسائل پر عمل نہ کرنا کونسی عقلمندی ہے۔

نمازِ میّت

- مستحب ہے نماز شروع کرنے سے پہلے تین مرتبہ "الصلوٰۃ" کہہ کر اعلان کیا جاتے۔
- جس میت کا سن چھ برس سے زائد ہو اس پر نمازِ جنازہ واجب ہے اس سے کم والے پر مستحب ہے۔
- میت حاضر ہو میت غائب پر نماز جنازہ صحیح نہیں ہے۔ عروہ
- اہلِ علم و تقویٰ کی میت کے علاوہ دیگر میتوں پر بار بار نماز پڑھنا مکروہ ہے۔
- اس نماز کے لیے وضو مستحب ہے۔
- نماز میت کے وقت جنازہ کو اس طرح رکھیں کہ سر اس کا نماز پڑھنے والے کی داہنی جانب اور پاؤں بائیں جانب ہوں اگر عورت کی میت ہے تو پیشِ نماز سینہ کے مقابل کھڑا ہو اور اگر مرد کی میت ہے تو کمر کے مقابل قبلہ رُخ کھڑا ہو کر اس طرح نیت کرے۔ اس میت پر نماز جنازہ پڑھتا ہوں واجب قربۃً الی اللہ ساتھ ہی تکبیر کہہ کر پڑھے۔

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ
السَّاعَةِ ط

پھر دوسری مرتبہ اَللّٰهُ أَكْبَرُ کہہ کر یہ دُعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ
كَأَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ
عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ ط وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْأَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ
وَالشُّهَدَآءِ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَعِبَادِ اللهِ
الصّٰلِحِيْنَ ط

پھر تیسری مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر اس طرح دُعا پڑھے :۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَآءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ تَابِعْ بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمْ بِالْخَیْرَاتِ اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعَوَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط

پھر چوتھی مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر یہ دُعا پڑھے :۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّ (ھٰذَا / ھٰذِہٖ) (عَبْدُکَ / اَمَتُکَ) (وَابْنُ / وَابْنَۃُ) عَبْدِکَ (وَابْنُ / وَابْنَۃُ) اَمَتِکَ (نَزَلَ / نَزَلَتْ) بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِہٖ ط

اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ (مِنْہُ / مِنْھَا) اِلَّا خَیْرًا وَّاَنْتَ اَعْلَمُ (بِہٖ / بِھَا) مِنَّا اَللّٰھُمَّ اِنْ (کَانَ مُحْسِنًا / کَانَتْ مُحْسِنَۃً) فَزِدْ فِیْ (اِحْسَانِہٖ / اِحْسَانِھَا) وَاِنْ (کَانَ / کَانَتْ) (مُسِیْئًا / مُسِیْئَۃً) (مُذْنِبًا / مُذْنِبَۃً) فَتَجَاوَزْ عَنْ (سَیِّئَاتِہٖ / سَیِّئَاتِھَا) (وَاحْشُرْہُ / وَاحْشُرْھَا) مَعَ النَّبِیِّ وَالْاَئِمَّۃِ الطَّیِّبِیْنَ

الطَّاهِرِیْنَ ط

اور اگر نابالغ کی میت ہو تو

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ / اجْعَلْهَا لِاَبَوَیْهِ / لِاَبَوَیْهَا وَلَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّاَجْرًا ط

پھر پانچویں تکبیر کہہ کر نماز ختم کرے اور بہتر ہے کہ نماز سے فارغ ہو کر کہے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط مستحب ہے کہ جنازہ اٹھنے تک اٹھانے والوں کے علاوہ باقی سب لوگ اپنے مقام پر کھڑے رہیں۔ خصوصاً پیش نماز۔

مختصر نماز میت

پہلی تکبیر کے بعد پڑھے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

پھر دوسری تکبیر کے بعد اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ط

تیسری تکبیر کے بعد اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ط

چوتھی تکبیر کے بعد مرد کے لیے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِهٰذَا الْمَیِّتِ ط

اور عورت کے لیے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِھٰذِہٖ ط

- اگر میت فرقہ اہلِ سنت سے ہو تو چوتھی تکبیر پر نماز ختم کر دی جائے آگے کچھ ضرورت نہیں۔ (علامہ علی نقی)

تکبیراتِ خمسہ

- شیعہ امامیہ کے نزدیک نماز جنازہ کی پانچ تکبیریں ہیں۔ کیونکہ پیغمبرؐ اسلام کے عمل اور اجماعِ اہلِ بیتؑ اور سیرت صحابہ کبار سے ثابت ہے کہ اصل تکبیرات جنازہ کم سے کم پانچ ہیں۔ اور اسی پر شیعہ عامل ہیں اور ہمارے بھائیوں کی کتابوں میں جہاں کہیں یہ مذکور ہے کہ پیغمبرؐ خدا نے چار تکبیریں پڑھیں تو یہ اس لیے کہ منافقین کے جنازے پر رسولؐ اللہ چار تکبیریں پڑھتے تھے کیونکہ اس نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد شہادت توحید و رسالت ہوتی ہے، دوسری تکبیر کے بعد دُرود شریف تیسری کے بعد عام مومنین کے لیے دُعا اور چوتھی تکبیر کے بعد خاص اس میت کے لیے دُعا اور پھر پانچویں تکبیر اور حضورؐ کو منافقین کے مُردوں کے لیے دُعائے بخشش کرنے کا حکم نہیں تھا اس لیے اس کو ترک فرما دیتے پھر اس سُنت کو حضرت عمر نے سب کے لیے جاری کر کے مومنین کو دُعائے

مغفرت سے محروم کرتے ہوئے منافقین میں شامل کر دیا۔

● دیکھئے تاریخ الخلفا سیوطی اولیات عمر صد ۹۷

اَوَّلُ مَنْ جَمَعَ النَّاسَ فِیْ صَلٰوۃِ الْجَنَآئِزِ عَلٰی اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ

حضرت عمر پہلے ہیں جنہوں نے نماز جنازہ میں چار تکبیروں پر لوگوں کا اجماع کرا دیا۔

● نیز الفاروق شبلی حصّہ دوم صد ۳۶ پر اولیات عمر شمار کرتے ہوئے لکھا ہے۔ آپ نے نماز جنازہ میں چار تکبیروں پر تمام لوگوں کا اجماع کرا دیا۔

● افسوس حضرت عمر نے پانچویں تکبیر امع دُعا میّت ختم کرا کے نماز جنازہ کا اصل مقصد ہی فوت کر دیا۔

دفنِ میّت

● میّت کو اس طرح زمین میں چھپایا جائے کہ بد بُو پھیلنے اور درندوں سے محفوظ رہے اور دفن کرنا مثل نماز میّت وغیرہ کے واجب کفائی ہے۔

● واجب ہے کہ میّت کو داہنے پہلو اس طرح لٹایا جائے کہ اس کے بدن کا اگلا حصّہ قبلہ کی جانب ہو اور میت کا سر دہنی جانب اور پاؤں بائیں جانب کرنا بھی واجب ہے۔

دفن کے مستحبات

- قبر کا متوسط انسان کے قد کے برابر کھودنا۔
- جنازہ کو قبر سے چند گز کے فاصلہ پر رکھ دیا جائے پھر مرد کی میت کو تین مرتبہ رکھ کر چوتھی مرتبہ پائنتی کی طرف سے سر پہلے داخل کرتے ہوتے وارد قبر کریں اور عورت کی میت کو تیسری مرتبہ قبر کے پہلو میں قبلہ کی طرف رکھ کر چوتھی مرتبہ پہلو کے بل قبر میں اُتاریں۔
- جو شخص قبر میں اُترے سر اور پاؤں سے ننگا اور قمیض کے بٹن وغیرہ کھولے ہوتے ہو اور باوضو ہو۔
- عورت کو اس کا محرم قبر میں اُتارے اور اگر کوئی محرم نہ ہو تو رشتہ دار اُتاریں۔
- کفن کے بند کھول دیں اور میت کے منہ سے کپڑا ہٹا دیں کہ داہنا رخسار زمین سے لگ جاتے اور تکیہ کی طرح سر کے نیچے کچھ مٹی رکھ کر اس کو بلند کر دیں۔
- باپ بیٹے کو قبر میں نہ اُتارے۔
- قبر میں منہ کے قریب خاک شفا رکھنا مستحب ہے۔
- لحد بنانا شق (چیر دیں) بنانے سے افضل ہے اور لحد قبلہ کی طرف اس وسعت سے کھودی جائے کہ آدمی بیٹھ سکے۔
- محل سکونت اور گھر میں میت کا دفن کرنا مکروہ ہے۔ محسن حکیم

امام بارگاہ میں قبر بنانا جائز نہیں البتہ اگر وقف کرتے وقت قبر بنانے کی شرط شامل ہو تو جائز ہے۔ (محسن حکیم)

تلقینِ میّت

میت کا ولی یا جسے وہ اجازت دے قبر میں اُترے اور اپنے ہاتھوں کو قینچی کی طرح کر کے اپنے داہنے ہاتھ سے میت کا داہنا شانہ اور بائیں ہاتھ سے میت کا بایاں شانہ پکڑے اور میت کا نام آنے پر آہستہ سے ہلائے اور کوئی مومن اس طرح تلقین پڑھے:

اِسْمَعْ اِفْهَمْ [1] یا فلان بن فلان [2]

اِسْمَعِیْ اِفْهَمِیْ یا فلانة بنت فلان — میت اور اسکے باپ کا نام لیوے۔

هَلْ اَنْتَ / اَنْتِ عَلَى الْعَهْدِ الَّذِیْ فَارَقْتَنَا / فَارَقْتِنَا عَلَیْهِ

مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا

شَرِیْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

وَسَیِّدُ النَّبِیِّیْنَ وَخَاتَمُ الْمُرْسَلِیْنَ وَاَنَّ

[1] اسمع افہم تین بار کہے [2] لکیر کے اوپر مرد کے لیے اور نیچے کے الفاظ عورت کیلئے اور باقی مشترک ہیں۔

عَلِيًّا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَسَيِّدُ الْوَصِيِّيْنَ وَاِمَامٌ افْتَرَضَ

اللّٰهُ طَاعَتَهٗ عَلَى الْعَالَمِيْنَ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ

وَعَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَّ

جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَّمُوْسٰى بْنَ جَعْفَرٍ وَّ

عَلِيَّ بْنَ مُوْسٰى وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَّعَلِيَّ بْنَ

مُحَمَّدٍ وَّالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَالْقَآئِمَ الْحُجَّةَ

الْمَهْدِيَّ صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَئِمَّةُ الْمُؤْمِنِيْنَ

وَحُجَجُ اللّٰهِ عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ وَ اَئِمَّتُكَ / اَئِمَّتُكِ

اَئِمَّةُ هُدًى اَبْرَارًا يَا فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ / فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ میت اور

اس کے باپ کا نام لے اِذَا اَتَاكَ / اَتَاكِ الْمَلَكَانِ

الْمُقَرَّبَانِ الرَّسُوْلَانِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ تَبَارَكَ

وَتَعَالٰى وَ سَئَلَاكَ / سَئَلَاكِ عَنْ رَبِّكَ / رَبِّكِ وَعَنْ نَبِيِّكَ / نَبِيِّكِ

وَعَنْ دِیْنِکَ / دِیْنِکِ وَعَنْ کِتَابِکَ / کِتَابِکِ وَعَنْ قِبْلَتِکَ / قِبْلَتِکِ

وَعَنْ اَئِمَّتِکَ / اَئِمَّتِکِ فَلَا تَخَفْ / تَخَافِیْ وَلَا تَحْزَنْ / تَحْزَنِیْ وَ قُلْ / قُوْلِیْ

فِیْ جَوَابِهِمَا اَللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهٗ رَبِّیْ وَمُحَمَّدٌ

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ نَبِیِّیْ وَالْاِسْلَامُ دِیْنِیْ

وَالْقُرْاٰنُ کِتَابِیْ وَالْکَعْبَةُ قِبْلَتِیْ وَاَمِیْرُ

الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اِمَامِیْ وَ

الْحَسَنُ ابْنُ عَلِیٍّ نِ الْمُجْتَبٰی اِمَامِیْ وَالْحُسَیْنُ

بْنُ عَلِیٍّ نِ الشَّهِیْدُ بِکَرْبَلَآءَ اِمَامِیْ وَعَلِیٌّ زَیْنُ

الْعَابِدِیْنَ اِمَامِیْ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ نِ الْبَاقِرُ

اِمَامِیْ وَجَعْفَرُ نِ الصَّادِقُ اِمَامِیْ وَمُوْسَی الْکَاظِمُ

اِمَامِیْ وَعَلِیُّ نِ الرِّضَا اِمَامِیْ وَمُحَمَّدُ نِ الْجَوَادُ

اِمَامِیْ وَعَلِیُّ نِ الْهَادِیْ اِمَامِیْ وَالْحَسَنُ

الْعَسْكَرِيُّ اِمَامِیْ وَالْحُجَّۃُ الْمُنْتَظَرُ اِمَامِیْ

هٰٓؤُلَآءِ صَلَوٰتُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ اَئِمَّتِیْ وَسَادَتِیْ

وَقَادَتِیْ وَشُفَعَآئِیْ بِہِمْ اَتَوَلّٰی وَمِنْ اَعْدَآئِہِمْ

اَتَبَرَّءُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ثُمَّ اِعْلَمْ یَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ / اِعْلَمِیْ یَا فُلَانَۃَ بِنْتَ فُلَانٍ

میت اور اس کے باپ کا نام لیا جائے

اَنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَاَنَّ

اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَّاَوْلَادَہُ

الْاَئِمَّۃَ الْاَحَدَ عَشَرَ نِعْمَ الْاَئِمَّۃُ وَاَنَّ مَا

جَآءَ بِہٖ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ حَقٌّ

وَّاَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَّسُؤَالَ مُنْکَرٍ وَّنَکِیْرٍ فِی

الْقَبْرِ حَقٌّ وَّالْبَعْثَ حَقٌّ وَّالنُّشُوْرَ حَقٌّ وَ

الصِّرَاطَ حَقٌّ وَّالْمِيْزَانَ حَقٌّ وَّتَطَايُرَ الْكُتُبِ

حَقٌّ وَّالْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ

اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِى

الْقُبُوْرِ اَفَهِمْتَ يا فلاں بن فلاں

اَفَهِمْتِ يا فلانة بنت فلاں

میّت اور اس کے باپ کا نام لیا جائے۔

ثَبَّتَكَ / ثَبَّتَكِ اللّٰهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ وَ هَدَاكَ / هَدَاكِ اللّٰهُ اِلٰى

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَعَرَّفَ اللّٰهُ بَيْنَكَ / بَيْنَكِ وَبَيْنَ

اَوْلِيَآئِكَ / اَوْلِيَآئِكِ فِىْ مُسْتَقَرٍّ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ اَللّٰهُمَّ جَافِ

الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ / جَنْبَيْهَا وَاصْعَدْ بِرُوْحِهٖ / بِرُوْحِهَا اِلَيْكَ

وَ لَقِّهٖ / لَقِّهَا مِنْكَ بُرْهَانًا اَللّٰهُمَّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ ۵

تین دفعہ تلقین پڑھنا مستحب ہے :

۱۔ سانس نکلتے وقت ۲۔ جب میّت کو قبر میں لٹایا جائے۔

۳۔ دفن کے بعد جب لوگ پیچھے ہٹ جائیں قبر کے سرہانے بیٹھ کر۔

احکام بعد تلقین

۱۔ رشتہ داروں کے علاوہ جو لوگ وہاں موجود ہوں۔ وہ ہتھیلیوں کی پشت سے قبر میں مٹی ڈالیں اور مٹی ڈالتے وقت اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ؕ پڑھیں۔

۲۔ قبر کو چار انگل کے برابر بلند کریں اور چوکور بنائیں۔ قبر کا پختہ بنانا مکروہ ہے۔

۳۔ سب لوگ قبلہ رُخ ہو کر اپنی انگلیاں کھول کر قبر پر اس طرح رکھیں کہ نشان ہو جائے اور سات مرتبہ سورہ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ پڑھیں۔

۴۔ جب سب لوگ واپس ہو جائیں تو میت کا وارث یا جسے وہ اجازت دے وہی قبر کے سرہانے بیٹھ کر بلند آواز سے تلقین پڑھے۔

۵۔ مرنے والے کا نام کندہ کر کے قبر پر نصب کیا جائے۔

نماز وحشت

● اسے نماز ہدیۂ میت بھی کہتے ہیں۔ مستحب ہے کہ شب دفن پہلی رات کے کسی حصہ میں اور بہتر ہے کہ نمازِ عشاء کے بعد پڑھیں۔ (توضیح)

• طریقہ یہ ہے کہ نماز وحشت کی نیت کر کے پہلی رکعت میں الحمد کے بعد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی ھُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ط تک[1] پڑھے اور دوسری رکعت میں اَلْحَمْدُ کے بعد دس دفعہ سورہ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ پڑھے۔ اور سلام کے بعد کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّابْعَثْ ثَوَابَ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ اِلٰى قَبْرِ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ۔ (فلاں بن فلاں کی جگہ پر میت اور اس کے باپ کا نام لے)

ہدیہ والدین

اپنے والدین کے لیے ہر روز ورنہ ہر شب جمعہ دو رکعت نماز پڑھیں پہلی رکعت میں بعد اَلْحَمْدُ دس مرتبہ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ط اور دوسری رکعت میں بعد اَلْحَمْدُ کے دس مرتبہ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ط کہے بعد سلام ہاتھ اُٹھا کر رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِیْ صَغِیْرًا ط پڑھے۔

نماز استسقاء

یہ نماز دو رکعت ہے اس کا جماعت کے ساتھ پڑھنا افضل ہے یہ اس وقت پڑھی جاتی ہے

---

[1] اکثر عوام آیۃ الکرسی اور سورہ انا انزلناہ کی ترتیب بھول جاتے ہیں وہ ذہن نشین کر لیں جو قرآن میں مقدم ہے۔ وہ یہاں بھی مقدم یعنی پہلی رکعت میں اور جو وہاں مؤخر ہے وہ یہاں بھی مؤخر یعنی دوسری رکعت میں۔

جب آسمان سے بارش نہ برسے اور قحط سالی پڑ جائے یہ نماز جنگل میں پڑھی جاتی ہے۔ نماز پڑھنے سے پہلے تین دن روزے رکھیں اور جس روز یہ نماز پڑھی جائے وہ سوموار ہو لوگ گھروں سے اس طرح نکلیں جیسا کہ کسی بڑے اجتماع کو جا رہے ہوں مقام نماز پہ پہنچ کر بجائے اذان کے تین مرتبہ اَلصَّلٰوۃ کہیں پیشنماز مثل نماز صبح دو رکعت نماز پڑھائے بہتر ہے قنوت میں یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادَکَ وَبَھَآئِمَکَ وَانْشُرْ رَحْمَتَکَ وَاَحْیِ بِلَادَکَ الْمَیِّتَۃَ نماز سے فراغت کے بعد پیشنماز اپنی چادر کی دائیں طرف کو بائیں کندھے پر اور بائیں طرف کو دائیں طرف اُلٹا دے پھر قبلہ رُخ ہو کر باآواز بلند ۱۰۰ مرتبہ اللہ اکبر کہے۔ پھر اپنی دائیں جانب سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ۔ پھر بائیں جانب سو مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہے پھر لوگوں کی طرف مُنہ کر کے ۱۰۰ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھے پھر تمام لوگ ہاتھ بلند کر کے قنوت والی دُعا تین دفعہ پڑھیں۔

اعتکاف بقصدِ عبادت شہر کی جامع مسجد میں قیام کرنا مستحب مؤکد ہے لیکن نذر وغیرہ سے واجب ہے۔ اعتکاف ہر اس وقت صحیح ہوتا ہے جب روزہ رکھنا صحیح ہو مگر افضل ترین وقت ماہِ رمضان اور اس میں بھی آخری عشرہ ہے لیکن تین دن سے کم مدّت کے لیے اعتکاف

صحیح نہیں، زیادہ کی کوئی حد نہیں لیکن تیسرا، چھٹا اور نواں دن واجب ہو جاتے ہیں وہکذا پہلی اور چوتھی رات داخل نہیں ہے۔ بغیر ضروری امور مثلاً پیشاب، پاخانہ، غسلِ جنابت، مشایعت، جنازہ، بیمار پرسی، مومن کی حاجت برآری، باہر نہ نکلے، البتہ بھول کر یا جبراً نکالا جائے تو حرج نہیں۔ معتکف پر مجامعت استمنا، بغرض تلذذ خوشبو سونگھنا، خرید و فروخت اور صرف اپنے غلبہ کے لیے مناظرہ، مجادلہ حرام ہے۔ بیوی شوہر سے، غلام آقا سے، اور اولاد والدین سے اجازت حاصل کریں۔[1]

بیانِ نکاح

عقد کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ عقد دائمی ۲۔ عقد منقطع (متعہ)

عقدِ دائمی: وہ نکاح ہے جس میں مدت مقرر نہ کی گئی ہو بلکہ وہ عقدِ مطلق اور مرسل ہے۔

عقدِ منقطع: وہ ہے جو مقید اور موقت ہو یعنی اس میں کسی مدت کا لحاظ رکھا جائے۔

---

[1] مشاہدہ ہے کہ عوام اور کچھ خاص اعتکاف میں گفتگو ناجائز سمجھتے ہیں اور اشاروں سے کام لے کر اپنے آپ کو زحمت میں ڈال لیتے ہیں۔ اس کی بالکل کوئی حقیقت نہیں اور نہ کہیں ذکر ہے۔

فضائل نکاح

کتب احادیث میں نکاح کے فضائل بکثرت وارد ہوتے ہیں جو اس کی اہمیت کو واضح کرتے ہیں کیونکہ اجتناب از معاصی تدبیر منزل افزائش نسل، بقاء نوع کا انحصار اور دارومدار نکاح پر ہے۔

- پیغمبر خدا نے فرمایا :

مَنْ تَزَوَّجَ فَقَدْ اَحْرَزَ نِصْفَ دِيْنِهٖ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِيْ۔ جو عورت کو اپنے عقد میں لایا اس نے اپنے نصف دین کو حاصل کرلیا اسے باقی نصف دین میں احتیاط کرنا چاہیئے۔

- دو رکعتیں شادی شدہ کی، صائم النہار قائم اللیل کنوارے کی عبادت سے افضل ہیں (من لایحضرہ الفقیہہ)

- فرمایا اَلْمُتَزَوِّجُ النَّآئِمُ اَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الصَّآئِمِ الْقَآئِمِ الْعَزَبِ۔ شادی شدہ سویا ہوا اللہ تعالیٰ کے نزدیک صائم النہار قائم اللیل کنوارے سے افضل ہے۔

- فرمایا ابواب رحمت چار مقامات پر کھولے جاتے ہیں۔

۱۔ بارش برسنے کے وقت۔

۲۔ لڑکے کے اپنے والدین کے چہرے پر نظر کرتے وقت۔

۳۔ کعبہ کا دروازہ کھلنے کے وقت۔

۴۔ نکاح کے وقت (جامع الاخبار)

پانچ چیزوں کے لیے دعوت (مومنین کو کھانا کھلانا) مستحب ہے۔

۱۔ عروسی ۲۔ تولدِ فرزند ۳۔ ختنہ ۴۔ مکان نو

۵۔ حج سے واپسی پر۔

● فرمایا شِرَارُكُمْ عُزَّابُكُمْ وَالْعُزَّابُ اِخْوَانُ الشَّيَاطِيْنِ

اُمت سے خطاب؛ تم میں سے بُرے وہ ہیں جو تم سے کنوارے ہیں اور کنوارے شیاطین کے بھائی ہیں (جامع الاخبار)

● جناب صادق آلِ محمدؐ سے منقول ہے جو حُسن و جمال یا زر و مال کے لیے نکاح کرنے کا ارادہ کرے گا تو وہ دونوں چیزوں سے محروم رہے گا اور اگر اصلاحِ دین کے لیے نکاح کرنا چاہے گا تو خدا مال و جمال دونوں اُسے عطا فرمائے گا۔

معصومؑ نے فرمایا نکاح کرنا وسعتِ رزق کا باعث ہے مرد کی نیک بختی یہ ہے کہ بیٹی اس کے گھر حائض نہ ہو۔ شادی دین دار عورت سے کرو۔ بیوہ کو دوسرے عقد سے روکنا ظلمِ عظیم ہے۔

شرعی ولی نابالغ لڑکے اور لڑکی کے شرعی ولی باپ اور دادا ہیں، ماں، بڑا بھائی، چچا، ماموں اور دیگر رشتہ داروں میں سے کوئی بھی شرعی ولی نہیں ہے اور باپ و دادا دونوں کی عدم موجودگی

ہیں نابالغ کا نکاح بطریقہ عقد فضول ہوتا ہے (جس کی وضاحت ہم آگے عقد فضولی میں کریں گے)

● باکرہ بالغہ راشدہ اگرچہ اپنا نکاح پڑھانے کا خود اختیار رکھتی ہے لیکن اگر اُس کا دادا یا باپ بروقت نکاح موجود ہوں تو احتیاط واجب ہے کہ وکیل اس سے بھی اجازت لے لے اور پڑھتے صیغہ میں عَنْ اَبِیْهَا کہے (اگر باپ ہو) یا عَنْ جَدِّهَا کہے (اگر دادا ہو)

اگر نابالغ کے عقد میں باپ اور دادا آپس میں اختلاف کریں تو دادا کی بات قابلِ قبول ہوگی جیسا کہ شرح اللمعہ ج۲ کتاب النکاح فصل ثانی مسئلہ تاسعہ صفحہ ۶۰ پر امام جعفر صادقؑ سے عبید بن زرارہ روایت کرتے ہیں۔

قلت لابی عبداللہ علیہ السلام الجاریۃ یرید ابوھا اَنْ یزوجھا من رجل و یرید جدھا ان یزوجھا من رجل فقال الجد اولی بذلک مالم یکن مُضَارًّا۔

میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں عرض کی ایک لڑکی ہے جس کا باپ اس کا عقد ایک مرد سے کرانا چاہتا ہے اور اس کا دادا کسی دوسرے مرد سے۔ فرمایا دادا اس میں اولیٰ و اقدم (مقدم) ہے جبکہ دادا کے نکاح میں کوئی مفسدہ نہ ہو۔

نابالغ لڑکی یا لڑکے کو بالغ ہونے کے بعد باپ اور دادا کے پڑھاتے ہوئے عقد میں فسخ کا اختیار نہیں ہے۔ باپ دادا فسخ کا اختیار بالکل نہیں رکھتے۔

مسائل نکاح

تین قسم کی عورتیں حرام ہیں یعنی جن سے عقد نہیں ہو سکتا۔ پہلا نسب کی وجہ سے دوسرا رضاعت کی وجہ سے تیسرا نسب و رضاعت کے علاوہ ہیں۔ یہاں تفصیل کی گنجائش نہیں لہٰذا محرمات کی تفصیل بڑی کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں۔ البتہ چند ضروری یہ ہیں۔

- اگر کوئی شخص عدہ میں نکاح کرے۔ اگر دونوں یا ان میں سے کسی ایک کو علم ہو کہ ابھی عدہ تمام نہیں ہوا۔ اور یہ بھی علم ہو کہ عدہ میں نکاح کرنا حرام ہے تو اس مرد پر ایسی عورت حرام ہو جائے گی اگرچہ اس مرد نے بعد از عقد اس سے مجامعت بھی نہ کی ہو۔

جب بعد از عقد معلوم ہو جائے کہ یہ عورت تو عدت میں تھی اگر ان میں سے کوئی بھی اس کی عدت میں ہونے کو نہ جانتا تھا اور یہ بھی علم نہ ہو کہ عدت میں نکاح کرنا حرام ہوتا ہے لیکن مرد نے بعد از عدت مجامعت کر لی تو وہ عورت اس پر ہمیشہ کیلئے حرام ہو جائے گی جو شخص کسی شوہر دار

عورت یا عدت والی عورت سے زنا کرے تو وہ عورت اس شخص پر حرام متوبد ہو جاتی ہے یعنی وہ زندگی بھر اس عورت سے نکاح نہیں کر سکتا۔ اسی طرح اس کی لڑکی سے بھی اسے نکاح کرنا حرام ہے۔

- زوجہ کی بھتیجی یا بھانجی سے بغیر زوجہ کی اجازت کے عقد حرام ہے۔
- کسی لڑکے سے بدفعلی کرنے والے پر اس کی ماں، بہن، بیٹی حرام ہو جاتی ہے۔
- جو عورت طلاق بائن یا متعہ یا شوہر کی وفات کے عدہ میں ہو اگر کوئی اس سے زنا کرے تو بعد میں اس سے عقد کر سکتا ہے۔ خوئی۔
- کوئی مرد کسی نامحرم عورت کا فوٹو نہیں اُتار سکتا اور اگر نامحرم عورت کو پہچانتا ہو تو اس کے فوٹو کو بھی نہیں دیکھ سکتا۔

مہر مہر وہ معلوم اور معین رقم ہے جو عورت مرد سے لیتی ہے اس کی کمی و بیشی میں کوئی حد نہیں ہے۔ پس فریقین جس مقدار پر راضی ہو جائیں وہی مقرر و معین ہو جائے گا۔ اگر عقد دائمی میں مہر مقرر نہ کریں تو بھی عقد صحیح ہے۔ مرد ہم بستری کے بعد اس کا مہر اس جیسی عورتوں کے برابر ادا کر دے لیکن عقد متعہ میں مہر معین نہ ہو تو عقد باطل ہے۔ مستحب مہر پانچ سو درہم ہے جو سیدہ طاہرہ کا تھا اور پیغمبرؐ خدا نے اپنی ازواج کے لیے مقرر کیا تھا۔ درہم خالص چاندی کا ہوتا تھا جس کا

وزن ساڑھے تین ماشہ تھا جو ایک سیر تین پاؤ ایک چھٹانک دس ماشہ بنتے ہیں یہی مہر السنۃ ہے اگر کوئی شخص صرف یہ کہے کہ میں کتاب خدا اور سنت رسول کے مطابق فلاں عورت سے شادی کرتا ہوں تو تمام فقہا متفق ہیں کہ اس عورت کا حق مہر پانچ سو درہم متصور ہوگا۔ قوانین الشریعہ۔ آج کل ہمارے ملک اور علاقہ میں جناب سیدہ کے مہر کے مطابق ایک سو سات روپے مقرر کرنے کا رواج ہے۔

- مہر مؤجل یعنی ــــ کچھ وقت یا زمانہ کے بعد دیا جاتے اور غیر مؤجل جو اسی وقت دیا جاتے اور بالاقساط یعنی کچھ مؤجل اور کچھ غیر مؤجل ان تمام اقسام مہر کا عورت کو اختیار حاصل ہے جس قسم کا رکھے رکھ سکتی ہے اور لفظ "صداق" اور "مبلغ" بھی مہر کے معنی میں ہی ہیں۔
- عورت کے لیے بہتر ہے کہ اپنا مہر زیادہ نہ رکھے۔ کیونکہ زیادہ مہر رکھنے والی عورت کی احادیث میں "مذمت" ہے اور اگر معاف کر دے تو عورت کے لیے بہت زیادہ ثواب ہے۔
- اگر مہر غیر مؤجل قرار پایا ہو تو مرد کے لیے ضروری ہے کہ ہمبستری سے پہلے مہر ادا کرے۔

---

[1] اِنَّ شُؤمَ الْمَرْاَةِ غَلاَءُ مَهْرِهَا عورت کی بدبختی اس کے مہر کی گرانی ہے
سفینۃ البحار صہ ۸۶ لفظ نساء

● سنت ہے نکاح شب کو واقع ہو۔ قمر در عقرب اور تحت الشعاع کی تاریخوں میں نکاح مکروہ ہے۔

● ہم نے سُنا ہے کہ بعض نکاح خوان مرد سے زرِ مہر لے کر عورت کو اس سے اجازت وکالت لینے کے وقت ہی دے دیتے ہیں یہ طریقہ بہت ہی مستحسن اور مصالح کثیرہ کو متضمن ہے ا ایسا ہی کرنا چاہیئے۔

شرائط نکاح خوان

چونکہ نکاح کا معاملہ بہت بڑا ہے۔ اس لیے اس میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔

۱۔ نکاح خوان کے لیے ضروری ہے کہ صیغوں کے معنی جانتا ہو اور یہ بھی سمجھتا ہو کہ اس صورت میں کونسا صیغہ پڑھنا ہے؛ اگر صیغوں میں ایک حرف بھی غلط پڑھا جائے جس کی وجہ سے معنی بدل جاتے تو عقد باطل ہو جائیگا۔

۲۔ الفاظ کو ان کے صحیح مخارج سے ادا کرے کہ کم ازکم سننے والے یہ امتیاز کر سکیں کہ ہ ہے یا ح الف ہے یا ع، ت پڑھی ہے یا ط۔ ظ پڑھا ہے یا ض، ث پڑھا ہے یا ق۔

۳۔ قصدِ انشاء رکھے۔

۴۔ نکاح دائمی کو مطلق (بغیر مدت) اور نکاح منقطع (متعہ) کو موقت (جس میں مدت کا ذکر ہو) کر کے پڑھے۔

● نکاح پڑھنے کی اُجرت لینا جائز ہے۔ (شرائع الاسلام)

صیغہ جاری کرنا ہم نے عبارت بالا میں لکھا ہے کہ عقد کی دو قسمیں ہیں۔
۱۔ عقد دائم ۲۔ عقد منقطع

عقد منقطع کا اجرا لفظ مُتَّعْتُ سے ہوتا ہے اور عقد دائم لفظ اَنْکَحْتُ وزَوَّجْتُ دونوں سے واقع کیا جا سکتا ہے لیکن دونوں سے مجاً اجرا صیغہ اولیٰ ہے کیونکہ لفظ نکاح اور تزویج قرآن مجید احادیث اور کتب لغت میں متعدی بنفسہ بے توسط حرفِ جارہ (من و باء) بھی وارد ہیں اور قرآن مجید میں لفظ تزویج متعدی باء کے ساتھ جیسے زَوَّجْنَاهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ (سورۂ دخان پ۲۵ ع۱۲) اور احادیث میں تزویج و نکاح متعدی "من" کے ساتھ بھی آیا ہے لہٰذا کمالِ رعایتِ احتیاط اسی میں ہے کہ ان سب صورتوں سے اجرا صیغہ کیا جائے اگرچہ تعدیہ بنفسہ یعنی بلا واسطہ حروفِ جارہ بلا شبہ کافی ہے جس میں کوئی شک ہی نہیں۔

قصد انشاء نکاح کے ایجاب و قبول کے صیغے اگرچہ ماضی کے ہیں جیسے "اُنْکِحْتُ" میں نے نکاح میں دیا "زَوَّجْتُ" میں نے تزویج میں دیا۔ "مَتَّعْتُ" میں نے متعہ میں دیا۔ اور قَبِلْتُ" میں نے قبول کیا لیکن نکاح پڑھتے وقت ماضی کے معنیٰ کا قصد نہیں کرنا اور ہرگز نہیں کرنا۔ بلکہ (زمانِ حاضر) کا قصد ضروری ہے اور نہایت ضروری! یعنی میں نکاح میں دیتا ہوں۔ تزویج میں دیتا ہوں۔ متعہ میں دیتا ہوں اور

قبول کرتا ہوں کیونکہ نکاح ایک عقد ہے اور جملہ "عقود" جملہ انشائیہ کے اقسام میں سے ہیں۔ جیسے بِعْتُ اِشْتَرَیْتُ اگرچہ ماضی کے صیغے ہیں لیکن کسی چیز کی خرید وفروخت کے وقت ان صیغوں کے جاری کرنے سے ان کا معنی زمانِ حاضر والا ہوگا بائع کہے گا بِعْتُ میں بیچتا ہوں اور مشتری کہے گا اِشْتَرَیْتُ میں خریدتا ہوں۔

کیفیت نکاح

ایک نکاح کو دو وکیل بھی پڑھ سکتے ہیں اور ایک آدمی بھی مرد و عورت دونوں کی طرف سے وکیل ہو سکتا ہے پس اگر دونوں کی طرف سے وکیل ایک ہو تو عورت سے وکالت کی اجازت لے اگر نکاح خواں کے ہمراہ دو چار معتبر معتمد آدمی بھی ہوں تو بہتر ہے اگرچہ نکاح میں شاہدین عادلین وغیرہ کی کوئی ضرورت نہیں، اور کہے کہ " اے فلانہ بنت فلاں" کیا میں تیری طرف سے وکیل ہو کر تیرا نکاح اس مہر پر (زرمہر کی مقدار بتاتے) اور سنتِ محمدیہ (شرعی مہر کا ذکر کرے) فلاں بن فلاں سے پڑھ دوں تیری اجازت ہے؟ اگر وہ راضی ہو جاتے اور اجازت دے دے اکنواری کا چُپ رہنا کافی ہے اور بیوہ کا لفظوں میں جواب دینا ضروری

ہے؟ تو پھر مرد سے کہے تیری اجازت ہے۔ میں تیرا وکیل ہو کر تیرا نکاح فلانہ بنت فلاں سے اس قدر زرِ مہر پر پڑھ دوں؛ پس اس کی رضامندی اور اجازت کے بعد نکاح پڑھے۔ نکاح سے پہلے اس خطبہ کا پڑھنا مستحب ہے۔

خطبہ نکاح

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ اِقۡرَارًا بِنِعۡمَتِهٖ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِخۡلَاصًا لِّوَحۡدَانِيَّتِهٖ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ بَرِيَّتِهٖ وَعَلَى الۡاَصۡفِيَآءِ مِنۡ عِتۡرَتِهٖ اَمَّا بَعۡدُ فَقَدۡ كَانَ مِنۡ فَضۡلِ اللّٰهِ عَلَى الۡاَنَامِ اَنۡ اَغۡنَاهُمۡ بِالۡحَلَالِ عَنِ الۡحَرَامِ فَقَالَ اللّٰهُ سُبۡحَانَهٗ وَتَعَالٰى وَاَنۡكِحُوا الۡاَيَامٰى مِنۡكُمۡ وَالصّٰلِحِيۡنَ

مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآءِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ

يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ

عَلِيْمٌ ط وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

اٰلِهٖ تَنَاكَحُوْا وَتَنَاسَلُوْا تَكْثُرُوْا فَاِنِّيْ اُبَاهِيْ

بِكُمُ الْاُمَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَوْ بِالسِّقْطِ وَقَالَ

اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ

فَلَيْسَ مِنِّيْ ط وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ

الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ الْمَعْصُوْمِيْنَ ط

○

شق ① اگر مرد عورت دونوں بالغ راشد ہوں اور دونوں کی طرف سے ایک وکیل ہو تو وکیل یہ صیغے پڑھے۔

پہلے عورت کی طرف سے کہے۔[۱] | پھر فوراً مرد کی طرف سے کہے۔

۱۔ اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔
قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

(ترجمہ) میں اپنی مؤکلہ کو اپنے مؤکل کے نکاح میں دیتا ہوں مہر معلوم پر
میں اپنے مؤکل کے لیے نکاح قبول کرتا ہوں۔ مہر معلوم پر۔

۲۔ اَنْکَحْتُ مُوَکِّلِیْ مُوَکِّلَتِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔
قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

۳۔ اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ مِنْ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔
قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

۴۔ اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ وَکَالَۃً
قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلٰی

---

[۱] عورت کی طرف سے جو صیغے ہوتے ہیں انہیں ایجاب اور جو مرد کی طرف سے ہوتے ہیں انہیں قبول کے صیغے کہا جاتا ہے۔ پس مناسب ہے کہ اگر ایجاب اَنْکَحْتُ آئے تو قبول میں قَبِلْتُ النِّکَاحَ آئے اور ادھر زَوَّجْتُ آئے تو ادھر قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ آئے۔ اسی طرح باقی۔ مطلب یہ ہے کہ ایجاب و قبول کے صیغوں میں مطابقت مناسب ہے ● ان صیغوں سے معلوم ہو گیا کہ وکیل بنانے والی عورت مؤکلہ اور مرد مؤکل ہوتا ہے۔

عَنْهَا وَعَنْ اَبِيْهَا[۱] مُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔ | الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

۵۔ زَوَّجْتُ مُوَكِّلَتِيْ مُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔ | قَبِلْتُ التَّزْوِيْجَ لِمُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

۶۔ زَوَّجْتُ مُوَكِّلِيْ مُوَكِّلَتِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔ | قَبِلْتُ التَّزْوِيْجَ لِمُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

۷۔ زَوَّجْتُ مُوَكِّلَتِيْ مِنْ مُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔ | قَبِلْتُ التَّزْوِيْجَ لِمُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

۸۔ زَوَّجْتُ مُوَكِّلَتِيْ بِمُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔ | قَبِلْتُ التَّزْوِيْجَ لِمُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

۹۔ اَنْكَحْتُ وَزَوَّجْتُ مُوَكِّلَتِيْ | قَبِلْتُ النِّكَاحَ وَالتَّزْوِيْجَ لِمُوَكِّلِيْ

---

[۱] اگر باپ موجود ہو تو "عَنْ اَبِيْهَا" اور اگر دادا موجود ہو تو "عَنْ جَدِّهَا" کہا جائے گا اور اگر کوئی بھی نہ ہو تو ان لفظوں کو نہیں پڑھا جائے گا۔

نوٹ: ہم نے صرف پہلے صیغہ کا ترجمہ ہی لکھا ہے اور باقی صیغوں کا ترجمہ بھی اسی طرح ہے۔ کہیں معنیٰ میں تزویج میں دیتا ہوں اور تزویج کو قبول کرتا ہوں اور کہیں نکاح اور تزویج دونوں۔

مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

شق ② اگر مرد عورت دونوں بالغ راشد ہوں اور دونوں کے وکیل الگ الگ ہوں۔

پہلے عورت کا وکیل کہے۔ پھر فوراً مرد کا وکیل کہے۔

۱۔ اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ[1] مُوَکِّلَكَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔ قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

(ترجمہ) میں اپنی موکلہ کو تیرے موکل کے نکاح میں دیتا ہوں مہر معلوم پر میں نکاح کو اپنے موکل کے لیے قبول کرتا ہوں مہر معلوم پر۔

۲۔ اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَكَ مُوَکِّلَتِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔ قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

۳۔ اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ مِنْ مُوَکِّلِكَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

---

[1] موکلتی کا معنی میری موکلہ اور موکلک کا معنی تیرا موکل ہے جہاں دو وکیل ہوں تو ایجاب میں مرد والے دوسرے لفظ یعنی موکل کے ساتھ کاف کا خطاب لگ جاتے گا۔ آدمی معمولی غور و فکر سے سمجھ سکتا ہے کہ اگر ایک وکیل ہو تو جس شق میں مرد عاقل بالغ ہو اس کے لیے لفظ موکلی ہوگا۔ اور اگر عورت بالغہ راشدہ ہو تو لفظ موکلتی ہوگا اور قبول میں موکلی ہی رہے گا۔ چاہے وکیل ایک ہو یا دو ہوں۔

۴۔ اَنْكَحْتُ مُوَكِّلَتِيْ وَكَالَةً عَنْهَا وَعَنْ اَبِيْهَا مُوَكِّلَكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔
۵۔ زَوَّجْتُ مُوَكِّلَتِيْ مُوَكِّلَكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ التَّزْوِيْجَ لِمُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔
۶۔ زَوَّجْتُ مُوَكِّلَكَ مُوَكِّلَتِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	" " " " " " " " " "
۷۔ زَوَّجْتُ مُوَكِّلَتِيْ مِنْ مُوَكِّلِكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	" " " " " " " " " " " " " " "
۸۔ زَوَّجْتُ مُوَكِّلَتِيْ بِمُوَكِّلِكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	" " " " " " " " " "
۹۔ اَنْكَحْتُ وَزَوَّجْتُ مُوَكِّلَتِيْ مُوَكِّلَكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ النِّكَاحَ وَالتَّزْوِيْجَ لِمُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

شق ③ لڑکا اور لڑکی دونوں نابالغ ہوں اور ان کا شرعی ولی باپ موجود ہو اور وکیل ایک ہو۔

لڑکی کی طرف سے کہے	پھر	فوراً لڑکے کی طرف سے کہے
۱۔ اَنْکَحْتُ بِنْتَ مُوَكِّلِي اِبْنَ مُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔		قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِابْنِ مُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔
ترجمہ: میں اپنے موکل کی بیٹی کو اپنے موکل کے بیٹے کے نکاح میں دیتا ہوں مہر معلوم پر		میں اپنے موکل کے بیٹے کے لیے نکاح قبول کرتا ہوں مہر معلوم پر
۲۔ اَنْکَحْتُ اِبْنَ مُوَكِّلِي بِنْتَ مُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔		قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِابْنِ مُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔
۳۔ اَنْکَحْتُ بِنْتَ مُوَكِّلِي مِنِ ابْنِ مُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔		〃 〃 〃 〃 〃
۴۔ اَنْکَحْتُ بِنْتَ مُوَكِّلِي وَكَالَةً عَنْ اَبِيْهَا ابْنَ مُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔		〃 〃 〃 〃 〃

صیغوں کی اس شق نمبر ۳ سے معلوم ہو گیا کہ بنت موکلی وہاں کہا جائے گا جہاں لڑکی نابالغہ ہو اور اس کا شرعی ولی باپ ہو اور وکیل ایک ہو اور ابن موکلی ایجاب وقبول میں وہاں جہاں لڑکا نابالغ اور شرعی ولی باپ موجود ہو گا اور وکیل ایک ہو۔

۵۔ زَوَّجْتُ بِنْتَ مُوَكِّلِیْ اِبْنَ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔ قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِابْنِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

۶۔ زَوَّجْتُ ابْنَ مُوَکِّلِیْ بِنْتَ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔ 〃 〃 〃 〃 〃

۷۔ زَوَّجْتُ بِنْتَ مُوَکِّلِیْ مِنَ ابْنِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔ 〃 〃 〃 〃 〃

۸۔ زَوَّجْتُ بِنْتَ مُوَکِّلِیْ بِابْنِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔ 〃 〃 〃 〃 〃

۹۔ اَنْکَحْتُ وَزَوَّجْتُ بِنْتَ مُوَکِّلِیْ ابْنَ مُوَکِّلِیْ ... لُوْمِ۔ قَبِلْتُ النِّکَاحَ وَالتَّزْوِیْجَ لِابْنِ مُوَکِّلِیْ ...ہْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

شق ④ لڑکا، لڑکی دونوں نابالغ ہوں اور ان کا شرعی ولی دادا موجود ہو اور ایک وکیل ہو۔

پہلے لڑکی کی طرف سے کہے | پھر فوراً بلا فاصلہ لڑکے کی طرف سے کہے

۱۔ اَنْکَحْتُ بِنْتَ وَلَدِ مُوَکِّلِیْ ابْنَ قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِابْنِ وَلَدِ مُوَکِّلِیْ

ے اس صورت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بنت ولد موکل کا مطلب "دادا کی نابالغ پوتی ہے اور ابن ولد موکل کا مطلب دادا کا نابالغ پوتا ہے اور یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ بنت ولد موکلی کی جگہ پر بنت ابن موکلی کہنا بھی درست ہے۔ نیز اسی طرح "ابن ولد موکلی" اچھا ہے / ایجاب میں ہو یا قبول میں کی جگہ پر ابن موکلی کہنا بھی درست ہے۔

وَلَدِ مُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

(ترجمہ) میں اپنے موکّل کی پوتی کو اپنے موکّل کے پوتے کے نکاح میں دیتا ہوں مہر معلوم پر۔

میں اپنے موکّل کے پوتے کے لیے نکاح قبول کرتا ہوں مہر معلوم پر۔

۲۔ أَنْكَحْتُ اِبْنَ وَلَدِ مُوَكِّلِي بِنْتَ وَلَدِ مُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِابْنِ وَلَدِ مُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

۳۔ أَنْكَحْتُ بِنْتَ وَلَدِ مُوَكِّلِي مِنِ ابْنِ وَلَدِ مُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

〃 〃 〃 〃 〃
〃 〃 〃 〃 〃

۴۔ أَنْكَحْتُ بِنْتَ وَلَدِ مُوَكِّلِي وَكَالَةً عَنْ جَدِّهَا اِبْنَ وَلَدِ مُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

〃 〃 〃 〃 〃
〃 〃 〃 〃 〃
〃 〃 〃 〃 〃

۵۔ زَوَّجْتُ بِنْتَ وَلَدِ مُوَكِّلِي اِبْنَ وَلَدِ مُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

قَبِلْتُ التَّزْوِيْجَ لِابْنِ وَلَدِ مُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

۶۔ زَوَّجْتُ اِبْنَ وَلَدِ مُوَكِّلِي بِنْتَ وَلَدِ مُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

〃 〃 〃 〃 〃
〃 〃 〃 〃 〃

۷۔ زَوَّجْتُ بِنْتَ وَلَدِ مُوَكِّلِي مِنِ ابْنِ وَلَدِ مُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

〃 〃 〃 〃 〃
〃 〃 〃 〃 〃

۸۔ زَوَّجْتُ بِنْتَ وَلَدِ مُوَکِّلِیْ بِابْنِ وَلَدِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِابْنِ وَلَدِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔
۹۔ اَنْکَحْتُ وَزَوَّجْتُ بِنْتَ وَلَدِ مُوَکِّلِیْ اِبْنَ وَلَدِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ النِّکَاحَ وَالتَّزْوِیْجَ لِابْنِ وَلَدِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

شق ⑤ لڑکا بالغ راشد اور لڑکی نابالغہ جس کا شرعی ولی باپ موجود ہو اور وکیل ایک ہو۔

لڑکی کی طرف سے کہے۔	پھر لڑکے کی طرف سے کہے۔
۱۔ اَنْکَحْتُ بِنْتَ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔
(ترجمہ) میں اپنے موکل کی لڑکی کو اپنے موکل کے نکاح میں دیتا ہوں مہر معلوم پر	میں اپنے موکل کے لیے نکاح قبول کرتا ہوں مہر معلوم پر
۲۔ اَنْکَحْتُ مُوَکِّلِیْ بِنْتَ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

ایجاب	قبول
۳۔ اَنْكَحْتُ بِنْتَ مُوَكِّلِيْ مِنْ مُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔
۴۔ اَنْكَحْتُ بِنْتَ مُوَكِّلِيْ وَكَالَةً عَنْ اَبِيْهَا مُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	״ ״ ״ ״ ״
۵۔ زَوَّجْتُ بِنْتَ مُوَكِّلِيْ مُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ التَّزْوِيْجَ لِمُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔
۶۔ زَوَّجْتُ مُوَكِّلِيْ بِنْتَ مُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	״ ״ ״ ״ ״
۷۔ زَوَّجْتُ بِنْتَ مُوَكِّلِيْ مِنْ مُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	״ ״ ״ ״ ״
۸۔ زَوَّجْتُ بِنْتَ مُوَكِّلِيْ بِمُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	״ ״ ״ ״ ״
۹۔ اَنْكَحْتُ وَزَوَّجْتُ بِنْتَ مُوَكِّلِيْ مِنْ مُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ النِّكَاحَ وَالتَّزْوِيْجَ لِمُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

شق ⑥ اس صورت میں اگر لڑکا بالغ ہو اور لڑکی نابالغہ جس کا شرعی ولی دادا موجود ہو تو بِنْتَ مُوَكِّلِيْ کی جگہ پر بِنْتَ وَلَدِ مُوَكِّلِيْ یا بِنْتَ اِبْنِ مُوَكِّلِيْ لگا کر اسی ترتیب سے صیغے بنالیں اور جو تھے صیغے

میں عَنْ اَبِيْهَا کی جگہ عَنْ جَدِّهَا کہیں باقی ساری ترتیب یہی ہے اور قبول کے صیغوں میں کچھ بھی تبدیل نہیں ہے مثلاً اَنْكَحْتُ بِنْتَ وَلَدِ مُوَكِّلِي مُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ اور قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

شق ⑦ لڑکی بالغہ راشدہ اور لڑکا نابالغ جس کا شرعی ولی باپ موجود ہو اور وکیل ایک ہو۔

لڑکی کی طرف سے کہے	پھر لڑکے کی طرف سے کہے
۱۔ اَنْكَحْتُ مُوَكِّلَتِي اِبْنَ مُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِابْنِ مُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔
(ترجمہ) میں اپنی موکلہ کو اپنے موکل کے بیٹے کے نکاح میں دیتا ہوں مہر معلوم پر۔	میں اپنے موکل کے بیٹے کے لیے نکاح قبول کرتا ہوں مہر معلوم پر۔
۲۔ اَنْكَحْتُ اِبْنَ مُوَكِّلِي مُوَكِّلَتِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِابْنِ مُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔
۳۔ اَنْكَحْتُ مُوَكِّلَتِي مِنِ ابْنِ مُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	
۴۔ اَنْكَحْتُ مُوَكِّلَتِي وَكَالَةً عَنْهَا	

وَعَنْ اَبِیْہَا ابْنَ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَہْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِابْنِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَہْرِ الْمَعْلُوْمِ۔
۵۔ زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ اِبْنَ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَہْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِابْنِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَہْرِ الْمَعْلُوْمِ۔
۶۔ زَوَّجْتُ اِبْنَ مُوَکِّلِیْ مُوَکِّلَتِیْ عَلَی الْمَہْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِابْنِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَہْرِ الْمَعْلُوْمِ۔
۷۔ زَوَّجْتَ مُوَکِّلَتِیْ مِنْ اِبْنِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَہْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	" " " " "
۸۔ زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ بِابْنِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَہْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	" " " " "
۹۔ اَنْکَحْتُ وَ زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ اِبْنَ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَہْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ النِّکَاحَ وَالتَّزْوِیْجَ لِابْنِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَہْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

شق ⑧ پس اگر اس صورت میں لڑکی بالغہ راشدہ ہو اور لڑکا نابالغ جس کا شرعی ولی دادا موجود ہو تو اِبْنَ مُوَکِّلِیْ کی جگہ پر اِبْنَ وَلَدِ مُوَکِّلِیْ یا اِبْنَ اِبْنِ مُوَکِّلِیْ لگا کر ایجاب و قبول میں، اسی ترتیب سے صیغے بنا لیے جائیں مثلاً اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ اِبْنَ وَلَدِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَہْرِ الْمَعْلُوْمِ اور قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِابْنِ ابْنِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَہْرِ

الْمَعْلُوْمِ۔

شق ⑨ دونوں نابالغ ہوں لڑکے کا شرعی ولی باپ اور لڑکی کا شرعی ولی دادا موجود ہو اور وکیل ایک ہو۔

لڑکی کی طرف سے	پھر لڑکے کی طرف سے
۱۔ اَنْکَحْتُ بِنْتَ اِبْنِ مُوَکِّلِیْ اِبْنَ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِابْنِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔
(ترجمہ) میں اپنے موکّل کی پوتی کو اپنے موکّل کے بیٹے کے نکاح میں دیتا ہوں مہر معلوم پر	میں اپنے موکّل کے بیٹے کے لیے نکاح قبول کرتا ہوں مہر معلوم پر
۲۔ اَنْکَحْتُ ابْنَ مُوَکِّلِیْ بِنْتَ ابْنِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِابْنِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔
۳۔ اَنْکَحْتُ بِنْتَ اِبْنِ مُوَکِّلِیْ مِنْ اِبْنِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	" " "
۴۔ اَنْکَحْتُ بِنْتَ اِبْنِ مُوَکِّلِیْ وَکَالَةً عَنْ جَدِّهَا اِبْنَ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	" " "
۵۔ زَوَّجْتُ بِنْتَ اِبْنِ مُوَکِّلِیْ اِبْنَ	قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِابْنِ مُوَکِّلِیْ عَلٰی

مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ	الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔
۶۔ زَوَّجْتُ اِبْنَ مُوَکِّلِیْ بِنْتَ اِبْنِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِابْنِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ
۷۔ زَوَّجْتُ بِنْتَ اِبْنِ مُوَکِّلِیْ مِنْ اِبْنِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	" " " " " "
۸۔ زَوَّجْتُ بِنْتَ اِبْنِ مُوَکِّلِیْ بِابْنِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	" " " " " "
۹۔ اَنْکَحْتُ وَزَوَّجْتُ بِنْتَ اِبْنِ مُوَکِّلِیْ اِبْنَ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ النِّکَاحَ وَالتَّزْوِیْجَ لِابْنِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

شق ⑩ اگر اسی صورت میں لڑکے کا دادا اور لڑکی کا باپ شرعی ولی موجود ہو اور ایک وکیل ہو تو بِنْتَ اِبْنِ مُوَکِّلِیْ کی جگہ پر بِنْتَ مُوَکِّلِیْ اور اِبْنَ اِبْنِ مُوَکِّلِیْ لگا کر اسی ترتیب سے پڑھیں۔

جیسے أَنْكَحْتُ بِنْتَ مُوَكِّلِي اِبْنَ اِبْنِ مُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔
اور چوتھے میں عَنْ جَدِّهَا کی جگہ پر عَنْ اَبِيْهَا لگائیں۔

شق (۱۱) لڑکا نابالغ اور اس کا باپ خود نکاح پڑھے اور لڑکی بالغہ اس کا وکیل بھی وہی ہو۔

لڑکی کی طرف سے کہے	پھر لڑکے کی طرف سے کہے
۱۔ أَنْكَحْتُ مُوَكِّلَتِيْ اِبْنِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِابْنِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔
(ترجمہ) میں اپنی موکلہ کو اپنے بیٹے کے نکاح میں دیتا ہوں مہر معلوم پر	میں اپنے بیٹے کے لیے نکاح مہر معلوم پر قبول کرتا ہوں۔
۲۔ أَنْكَحْتُ اِبْنِيْ مُوَكِّلَتِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِابْنِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔
۳۔ أَنْكَحْتُ مُوَكِّلَتِيْ مِنِ اِبْنِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	" " "
۴۔ أَنْكَحْتُ مُوَكِّلَتِيْ وَكَالَةً عَنْهَا وَعَنْ اَبِيْهَا اِبْنِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	" " "
۵۔ زَوَّجْتُ مُوَكِّلَتِيْ اِبْنِيْ عَلَى	قَبِلْتُ التَّزْوِيْجَ لِابْنِيْ عَلَى الْمَهْرِ

اَلْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	الْمَعْلُوْمِ۔
۶۔ زَوَّجْتُ اِبْنِیْ مُوَكِّلَتِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ التَّزْوِيْجَ لِابْنِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔
۷۔ زَوَّجْتُ مُوَكِّلَتِیْ مِنْ اِبْنِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	" " " " " "
۸۔ زَوَّجْتُ مُوَكِّلَتِیْ بِاِبْنِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	" " " " " "
۹۔ اَنْكَحْتُ وَزَوَّجْتُ مُوَكِّلَتِیْ اِبْنِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ النِّكَاحَ وَالتَّزْوِيْجَ لِابْنِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

شق ⑫ اگر اس صورت میں لڑکی نابالغہ اور اس کا باپ خود نکاح پڑھے اور لڑکا بالغ ہو اور اس کا وکیل بھی لڑکی کا باپ ہو تو مُوَكِّلَتِیْ کی جگہ بِنْتِیْ اور اس صورت میں جہاں جہاں بھی لفظ اِبْنِیْ آئے وہاں مُوَكِّلِیْ لگایا جائے۔ باقی یہی ترتیب ہے۔ جیسے اَنْكَحْتُ بِنْتِیْ مُوَكِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔ قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ باقی صیغے اسی ترتیب سے بنائے جائیں۔

شق ⑬ لڑکا بالغ اپنا نکاح خود پڑھے اور لڑکی بالغہ کی طرف سے کوئی دوسرا وکیل ہو۔

پہلے لڑکی کا وکیل کہے	پھر لڑکا خود کہے
۱۔ اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ نَفْسَكَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِنَفْسِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔
(ترجمہ) میں اپنی موکلہ کو تیرے نکاح میں دیتا ہوں مہر معلوم پر	میں اپنے لیے نکاح قبول کرتا ہوں مہر معلوم پر
۲۔ اَنْکَحْتُ نَفْسَكَ مُوَکِّلَتِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِنَفْسِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔
۳۔ اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ مِنْ نَفْسِكَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	" " " " "
۴۔ اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ وَکَالَةً عَنْهَا وَعَنْ اَبِیْهَا نَفْسَكَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	" " " " "
۵۔ زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ نَفْسَكَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِنَفْسِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔
۶۔ زَوَّجْتُ نَفْسَكَ مُوَکِّلَتِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	" " " " "
۷۔ زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ مِنْ نَفْسِكَ	" " " " "

عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

۸۔ زَوَّجْتُ مُوَكِّلَتِيْ بِنَفْسِكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ التَّزْوِيْجَ لِنَفْسِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔
۹۔ اَنْكَحْتُ وَ زَوَّجْتُ مُوَكِّلَتِيْ نَفْسَكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ النِّكَاحَ وَالتَّزْوِيْجَ لِنَفْسِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

شق ۱۴ اگر اس صورت میں لڑکی نابالغہ ہو اور اس کا ولی باپ ہو تو اس کا وکیل مُوَكِّلَتِيْ کی جگہ پر بِنْتَ مُوَكِّلِيْ کہے گا اور اس کا دادا ولی ہو تو بِنْتَ اِبْنِ مُوَكِّلِيْ کہے گا جیسے اَنْكَحْتُ بِنْتَ اِبْنِ مُوَكِّلِيْ نَفْسَكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔ باقی صیغوں کو بھی اسی طرح ترتیب دی جائے گی۔

عقد فضولی

● اگر لڑکا لڑکی دونوں نابالغ ہوں اور ان کا شرعی ولی (باپ یا دادا) بھی نہ ہو اور ان کا نکاح پڑھانا مقصود ہو تو یہ نکاح بطریقہ عقد فضولی ہوگا اور ان میں سے ہر ایک کے بالغ ہونے پر پوچھا جاتے کہ جو تیرا نکاح بچپنے

میں پڑھا گیا ہے اس پر تم راضی ہو یا نہیں ؟ اگر دونوں رضامندی ظاہر کر دیں تو وہ نکاح درست ہو گا اور اگر ان میں سے ایک بھی راضی نہ ہو تو وہ نکاح خود بخود فسخ ہو جائے گا۔

● اور اسی طرح اگر ان میں سے کوئی ایک نابالغ ہو۔ جس کا کوئی شرعی ولی (باپ یا دادا) موجود نہ ہو تو اس کی طرف سے عقد فضولی ہو گا۔ اس کے بالغ ہونے پر اس کی رضامندی پر موقوف ہو گا۔

● نیز جو آدمی غائب ہو اور اس سے کسی ذریعہ سے اجازت لینا دشوار ہو اور اس کا عقد پڑھانا ہو تو اس کی طرف سے عقد فضولی ہو گا اس کو اپنے نکاح کے علم کے بعد اختیار ہو گا اگر اس نکاح پر راضی ہو جائے تو وہی صحیح ورنہ فسخ ہو جائے گا ایسی صورتوں میں جس کی طرف سے عقد فضولی ہو گا۔ صیغوں میں اس کا نام لینا ہو گا۔ صیغے یہ ہیں۔

شق ⑮ اگر لڑکا لڑکی دونوں نابالغ ہوں دونوں کا ولی موجود نہ ہو تو نکاح خوان اس طرح پڑھے گا اور فلانہ و فلاں کی جگہ ان کے نام لے گا۔

۱۔ اَنْكَحْتُ فُلَانَةً فُلَانًا عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ — قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِفُلَانٍ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

۲۔ اَنْكَحْتُ فُلَانًا فُلَانَةً عَلَى

المَهْرِ المَعْلُوْمِ۔	المَعْلُوْمِ۔
۳- اَنْكَحْتُ فُلَانَةً مِّنْ فُلَانٍ عَلَى المَهْرِ المَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِفُلَانٍ عَلَى المَهْرِ المَعْلُوْمِ۔
۴- اَنْكَحْتُ فُلَانَةً بِفُلَانٍ عَلَى المَهْرِ المَعْلُوْمِ۔	〃 〃 〃 〃 〃
۵- زَوَّجْتُ فُلَانَةً فُلَانًا عَلَى المَهْرِ المَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ التَّزْوِيْجَ لِفُلَانٍ عَلَى المَهْرِ المَعْلُوْمِ۔
۶- زَوَّجْتُ فُلَانًا فُلَانَةً عَلَى المَهْرِ المَعْلُوْمِ۔	〃 〃 〃 〃 〃
۷- زَوَّجْتُ فُلَانَةً مِّنْ فُلَانٍ عَلَى المَهْرِ المَعْلُوْمِ۔	〃 〃 〃 〃 〃
۸- زَوَّجْتُ فُلَانَةً بِفُلَانٍ عَلَى المَهْرِ المَعْلُوْمِ۔	〃 〃 〃 〃 〃
۹- اَنْكَحْتُ وَزَوَّجْتُ فُلَانَةً فُلَانًا عَلَى المَهْرِ المَعْلُوْمِ۔	قَبِلْتُ النِّكَاحَ وَالتَّزْوِيْجَ لِفُلَانٍ عَلَى المَهْرِ المَعْلُوْمِ۔

شق (۱۶) اسی طرح اگر ان میں سے کوئی ایک نا بالغ اپنے ولی کی موجودگی سے محروم ہو یا کوئی غائب ہو تو فلاں یا فلانہ کی

جگہ پر اس کا نام لیا جائے گا۔ فریق ثانی جس نوعیت کا ہو۔ اسی لحاظ سے اس کا صیغوں میں ذکر کیا جائے گا۔ گذشتہ شقوں کے مطابق جن کے تمام الفاظ مذکور رہیں۔ عاقل آدمی سہولت سے ترتیب دے سکتا ہے۔

- اپنی بیوی کی اجازت کے بغیر اس کی بھانجی یا بھتیجی کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتا۔ البتہ اگر اپنی بیوی کی اجازت لیے بغیر ان سے نکاح کرلے اور عقد کے بعد بیوی کہہ دے کہ میں اس عقد پر راضی ہوں تو وہ عقد صحیح ہے لیکن زوجہ کی خالہ یا پھوپھی سے عقد کرے تو زوجہ کی اجازت درکار نہیں۔

متعہ

نکاح دائمی و متعہ میں فرق

دائمی نکاح میں بیک وقت چار عورتیں ہو سکتی ہیں۔ متعہ میں حد بندی نہیں ہے۔ نکاح دائمی کافرہ کتابیہ سے نہیں ہو سکتا متعہ ہو سکتا ہے۔ نکاح دائمی میں میاں بیوی ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہیں متعہ میں توارث نہیں ہاں اگر بوقت نکاح متعہ توارث کی شرط کر دی جائے تو پھر توارث ہو گا۔

متعہ کے متعلق قرآن مجید میں آیت کے یہ الفاظ متعہ کے جواز پر صراحتہً دلالت کرتے ہیں۔ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ، پ ۵ ، ع ۱

(ترجمہ) ہاں جن عورتوں سے تم نے متعہ کیا ہو انہیں جو مہر مقرر کیا ہے دے دو۔

۱۔ کتب احادیث و تواریخ کے مطالعہ سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہے اور جس میں کسی کو مجال انکار نہیں کہ پہلے تو جمہور اسلام نے متعہ کی مشروعیت اور اس کے جواز کا اعتراف کیا۔ مگر بعد میں منسوخ ہونے کا دعویٰ کرنے لگے لیکن بنظرِ انصاف معتبر کتب کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ بڑے بڑے صحابہ فرماتے ہیں کہ آیہ متعہ منسوخ نہیں ہوتی جیسا کہ تفسیر کشاف جلد ا ص: ۳۶ پر ترجمان القرآن ابن عباس سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں:

هِيَ مُحْكَمَةٌ يَعْنِيْ لَمْ تُنْسَخْ وَكَانَ يَقْرَءُ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى۔

آیہ متعہ محکم ہے (آیات محکمات میں سے ہے) یعنی کبھی منسوخ نہیں ہوتی اور آپ آیہ متعہ کو اس طرح پڑھتے تھے

فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى۔

اور اہلسنت کی معتبر کتاب بخاری جزو ۶ ص ۳۳ پر عمران بن حصین

سے منقول ہے۔ اس نے کہا۔

اُنْزِلَتْ اٰیَۃُ الْمُتْعَۃِ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ فَفَعَلْنٰھَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَلَمْ یُنْزَلُ قُرْاٰنٌ یُحَرِّمُہٗ وَلَمْ یَنْہَ عَنْھَا حَتّٰی مَاتَ قَالَ رَجُلٌ بِرَاْیِہٖ مَا شَآءَ

آیہ متعہ قرآن میں موجود ہے پیغمبرؐ کی موجودگی میں ہم نے اس پر عمل کیا پھر نہ تو قرآن نے اس کی حرمت کا حکم دیا اور نہ ہی آخر وقت تک پیغمبرؐ نے اس سے ممانعت فرمائی۔ ہاں ایک شخص (حضرت عمرؓ) نے اپنی رائے سے جو چاہا کہا۔

● لیجیے ان دونوں روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ آیہ متعہ محکمات و غیر منسوخ آیات میں سے ہے اور اس کی ناسخ نہ تو قرآن کی کوئی آیت ہے اور نہ ہی کوئی حدیث رسولؐ ہے۔

۲۔ اکثر اعاظم صحابہ اور مشاہیر، متعہ کے جواز کے خود قائل تھے اور فتوے دیتے تھے۔ جیسے جابر بن عبداللہ، عبداللہ بن مسعود اور ابوسعید اور معاویہ اور اسماء بنتِ ابی بکر اور عبداللہ بن عباس اور عمرو بن حویرث اور سلمہ بن الاکوع اور ایک جماعت تابعین سے بھی جواز کی قائل ہوتی ہے۔ مؤطا امام مالک (ترجمہ) اردو وحید الزمان صفحہ ۳۵۸ اور بعض معتبر صحابہ اس آیہ متعہ میں ہمیشہ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی پڑھتے رہے۔

● نیز کتب کی ورق گردانی سے پتہ چلتا ہے کہ متعہ حضور نبی کریمؐ کے زمانہ میں آپ کے بعد ابو بکر کی خلافت میں اور اوائل خلافت حضرت عمر تک ہوتا رہا۔ جیسے صحیح مسلم مع شرح للنوادی۔ باب النکاح المتعہ صا۴۵

قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ كُنَّا نَسْتَمْتِعُ بِالْقَبْضَةِ مِنَ التَّمْرِ وَالدَّقِيْقِ الْاَيَّامَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاَبِىْ بَكْرٍ حَتّٰى نَهٰى عَنْهُ عُمَرُ۔

راوی نے کہا میں نے حضرت جابر کو فرماتے ہوتے سنا کہ دورِ نبوی اور زمانہ خلافت ابو بکر میں تو ہم ایک مٹھی بھر کھجور اور مٹھی بھر آٹا دے کر متعہ کر لیا کرتے تھے یہاں تک کہ عمر نے اس سے منع کیا۔

● حضرت عمر نے نامعلوم کس وجہ سے متعہ کو بند کرا دیا اور کہا۔

مُتْعَتَانِ كَانَتَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاَنَا اَنْهٰى عَنْهُمَا وَاُعَاقِبُ عَلَيْهِمَا۔

(تفسیر در منثور جلد ۲ صا۱۴ و تفسیر کبیر جلد ۳ صا۲۰۱)

دو متعے پیغمبر اسلامؐ کے زمانہ میں حلال تھے (متعہ الحج و متعہ النساء) اور میں ان دونوں سے منع کرتا ہوں اور ان کے کرنے والوں کو سزا دوں گا۔

● حضرت عمر نے اپنے اس حکم سے کھلے لفظوں میں یہ تصریح کر دی ہے کہ دونوں متعے عہد رسالتؐ میں جائز و حلال اور معمول بہ تھے۔

• چنانچہ حضرت عمر کے اس حکم کی روشنی میں اہلِ سنت کے معتبر و مستند عالم راغب اصفہانی اپنی مشہور کتاب "المحاضرات" میں لکھتے ہیں کہ بصرہ کے کسی بزرگ نے یحییٰ بن اکثم سے دریافت کیا کہ جوازِ متعہ کے سلسلہ میں جناب کس کی پیروی کرتے ہیں؟ یحییٰ نے جواب دیا عمر بن الخطاب کی، سائل نے کہا یہ کیسے؛ وہ تو اس معاملہ میں بڑے ہی سخت گیر تھے۔ یحییٰ نے کہا۔ ہاں مگر یہ ثابت ہو چکا ہے کہ حضرت عمر نے ایک دفعہ بر سرِ منبر اعلان فرمایا تھا کہ لوگو! اللہ اور اس کے رسولؐ نے دو متعے حلال کیے ہیں مگر میں انہیں حرام قرار دیتا ہوں۔ نیز خلاف ورزی کرنے والے کو سزا دوں گا۔ لہٰذا ہم حضرت عمر کی گواہی کو تو قابلِ قبول سمجھتے ہیں لیکن ان کا حکم خدا اور رسولؐ کے حکم کے مقابلہ میں ہمارے نزدیک لائقِ عمل نہیں۔

• متعہ میں مہر اور مدت کا متعین کرنا ضروری ہے اگر مرد و عورت دونوں کے دو وکیل ہوں تو پہلے عورت کا وکیل کہے:

مَتَّعْتُ نَفْسَ مُوَكِّلَتِيْ مِنْ مُوَكِّلِكَ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

پھر فوراً مرد کا وکیل کہے:

قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِمُوَكِّلِيْ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

اگر دونوں کا ایک وکیل ہو تو پہلے عورت کی طرف سے کہے :

مَتَّعْتُ نَفْسَ مُوَكِّلَتِيْ مِنْ مُوَكِّلِيْ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

پھر مرد کی طرف سے کہے :

قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِمُوَكِّلِيْ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

اگر مرد[1] اپنی طرف سے خود پڑھے اور عورت کی طرف سے بھی وہی مرد وکیل ہو تو کہے :

مَتَّعْتُ نَفْسَ مُوَكِّلَتِيْ مِنْ نَّفْسِيْ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِنَفْسِيْ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

اور اگر عورت اپنی طرف سے خود پڑھے تو

مَتَّعْتُ نَفْسِيْ مِنْ نَّفْسِكَ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

مرد کہے گا۔

قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِنَفْسِيْ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

- متعہ کنواری اور بازاری عورت سے مکروہ ہے۔

متعہ الحجہ یہ ہے کہ آدمی جب عمرہ تمتع کے احکام سے فارغ ہوجاتا ہے اور اس عمرہ کا احرام کھول دیتا ہے تو اس پر وہ تمام چیزیں حلال ہوجاتی ہیں جو احرام کی وجہ سے حرام ہوگئی تھیں لہٰذا اب اپنی

[1] لیکن مرد یا عورت کا خود صیغہ پڑھنا مکروہ ہے۔

منکوحہ زوجہ سے ہر قسم کی لذات حاصل کرسکتا ہے۔ یہ تمتع یعنی فائدہ و لذت فقہ جعفریہ میں حلال ہے جبکہ عامہ کے نزدیک حرام ہے کیونکہ اس تلذذ کو حضرت عمر نے حرام قرار دیا تھا ان کے نزدیک عمرہ تمتع کا احرام کھولنے سے حج کا احرام باندھنے تک یہ تمام تلذذات حرام ہیں جبکہ بانئ شریعت پیغمبرؐ اسلام اور آئمہ طاہرین علیہم السّلام کے نزدیک یہ فوائد و لذات مباح ہیں اسی اباعت کا نام متعۃ الحجہ ہے۔

طلاق

● طلاق کے متعلق قرآن مجید پ۲ ع۱۳ میں تفصیلاً ذکر ہے۔ اسلام چونکہ ایک اجتماعی دین ہے اور اس کی عمارت وحدت و یکتائی کی بنیادوں پر کھڑی کی گئی ہے اس مذہب کا سب سے بڑا مقصد محبت و اتفاق ہے اس لیے اس کی حدوں میں انتشار اور تفرقہ کو انتہائی مذموم سمجھا جاتا ہے۔ بنابریں اکثر روایات میں طلاق کی کراہت کا ذکر موجود ہے اور بعض احادیث میں وارد ہوا ہے کہ حلال خدا میں طلاق سے زیادہ کوئی چیز ناپسندیدہ نہیں۔

● اسی واسطے شارع مقدس نے طلاق کے سلسلہ میں کچھ شرطیں لگائی ہیں تاکہ اس نوع کے حادثے کم سے کم تعداد میں وقوع پذیر ہوں۔

● یہ امر واضح ہے کہ تزویج کی حقیقت وہ خاص ربط ہے جو مرد اور عورت کے درمیان قائم ہوتا ہے اور دو مختلف افراد کو ایک دوسرے کا قرین و کفو بنا دیتا ہے۔ عائلی نظام میں زن و شوہر کے توافق و اشتراک کو دونوں آنکھوں اور ہاتھوں سے تشبیہ دینا چاہیئے۔ ایک دوسرے کے ساتھی، ایک دوسرے کے ساجھی یہ امر اپنی جگہ کس قدر لائق توجہ ہے کہ وہ دو ہستیاں جو آپس میں بالکل غیر ہوتی ہیں "عقد ازدواج" ان کو اس مضبوطی سے ملا دیتا ہے۔ اس شدت سے ان میں اتحاد پیدا کرتا ہے کہ اس سے زیادہ مستحکم علاقہ یگانگت کا تصور ناممکن ہے بلکہ اس خصوصی وابستگی اور اس کے گہرے اثرات ظاہر کرنے کے لیے کلام الٰہی کی اس آیت کے علاوہ اور کوئی مناسب و موزوں عبارت سمجھ میں نہیں آتی۔

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ، وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔" (اصل و اصول شیعہ)

● افسوس کہ اس قدر شدید ربط اور مستحکم علاقہ کے منقطع ہونے کے لیے سوادِ اعظم کے نزدیک ان ضروری شرائط کا فقدان ہے جن کا لحاظ رکھنے سے اس نوع (طلاق) کے حادثے بہت کم واقع ہوتے ہیں۔

شرائط طلاق

۱۔ جس عورت کو طلاق دی جا رہی ہے اس کے ساتھ عقد دائم ہو۔

۲۔ وہ عورت حیض و نفاس سے پاک ہو لیکن غیر مدخولہ اور جس کا شوہر غیر حاضر ہونے کی وجہ سے عورت کی حالت سے بے خبر ہو، کی طلاق ہوجاتے گی۔

۳۔ اس کے ساتھ اس کے شوہر نے اس طہر میں مجامعت بھی نہ کی ہو لیکن یائسہ اور حاملہ کی طلاق باوجود مجامعت کے ہوجاتے گی۔

۴۔ مدّت متعہ کا ختم ہوجانا یا مدتِ متعہ بخش دینا اس کی طلاق ہے۔

۵۔ طلاق شاہدین عادلین کے سامنے ہو۔

۶۔ صیغہ طلاق صحیح عربی میں ہو۔

۷۔ غصّہ اور مجبوری کی حالت میں نہ ہو۔

۸۔ طلاق دینے والا بالغ اور عاقل ہو۔ طلاق کی مزید تفصیل بڑی کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں۔

- عدالت کے مجسٹریٹ کی دلواتی ہوتی طلاق میں ان شرائط کا لحاظ نہیں ہوتا لہٰذا یہ طلاق باطل ہے۔
- طلاق میں عورت کی رضامندی کی ضرورت نہیں اور نہ اس کا بالغہ ہونا شرط ہے۔

کیفیتِ طلاق

صیغہ طلاق دو عادل شخصوں کے سامنے ایک ہی مقام پر خود مرد یا اس کا وکیل پڑھے اور ہر دو عادل

ایک موقع پر متوجہ ہو کر سُنیں اور دونوں مرد ہوں۔ پس اگر غصہ، یا بے ہوشی یا بغیر ارادہ یا کسی کے مجبور کرنے پر، یا صرف ایک عادل کے سامنے، اور دوسرے موقعہ پر دوسرے کے سامنے واقع کرے تو طلاق نہ ہوگی۔

● طلاق کے لیے یہ الفاظ کہے جائیں زَوْجَتِیْ فُلَانَۃُ بِنْتُ فُلَانٍ طَالِقٌ کہے یا زَوْجَتِیْ هٰذِهٖ طَالِقٌ یا مخاطب کر کے کہے اَنْتِ طَالِقٌ یا مرد کا وکیل کہے زَوْجَۃُ مُوَکِّلِیْ فُلَانَۃُ طَالِقٌ (طالق کا مطلب طلاق لینے والی ہے۔

● طلاق کے صیغوں کا عربی میں واقع کرنا ضروری ہے۔

● طلاق میں بھی شرط ہے کہ بقصدِ انشاء واقع کی جائے اور قرأت کا خیال رکھا جائے۔

● باپ، دادا نابالغ کے نکاح میں ولی بن سکتے ہیں لیکن طلاق میں نہیں۔ یہ بالغ ہونے کے بعد خود ہی طلاق دیں گے۔

اقسامِ طلاق

طلاق کی دو قسمیں ہیں:

(۱) بائن (۲) رجعی

● پھر بائن کی دو قسمیں ہیں :

۱۔ ایک وہ جس میں محلل کی ضرورت نہیں۔ اس عورت سے عقدِ جدید کرے تو مثل سابق اس کی زوجیت میں آجاتی ہے اور وہ چار قسم کی عورتیں ہیں :

۱۔ غیر مدخول بہا یعنی وہ عورت جس سے مرد نے بالکل مباشرت نہ کی ہو۔

۲۔ یائسہ یعنی وہ عورت جو سنِ یاس (نا امیدی) کو پہنچ چکی ہو۔

۳۔ وہ عورت جو سنِ حیض کو نہ پہنچی ہو۔

۴۔ مختلعہ یعنی وہ عورت جس نے کچھ مال شوہر کو دے کر اپنی خواہش پر اس سے طلاق لی ہو۔ پس اگر یہ عورت اپنا مال واپس لے لے تو شوہر عدہ میں رجوع اور بعد از عدہ اس سے عقدِ جدید کر سکتا ہے۔

۲۔ دوسری وہ بائن جس میں شوہر زوجہ سے بغیر محلل رجوع نہیں کر سکتا اور یہ وہ عورت ہے جس کو شوہر نے طلاق دے کر عدہ میں رجوع کیا ہو پھر دوبارہ طلاق دے کر عدہ میں رجوع کیا ہو پھر اب جو تیسری[1] مرتبہ

[1] تیسری طلاق میں عدہ کے اندر رجوع نہیں کر سکتا لیکن عورت دوسرے شخص سے نکاح عدت کے بعد کر سکے گی۔

طلاق دے تو وہ طلاق بائن ہو گی اور وہ عورت اس پر حرام ہو جائے گی جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے اور وہ شخص مباشرت کرے پھر وفات پا جائے یا اپنے اختیار سے طلاق دے دے (ہر دو صورتوں میں عدّہ وفات یا عدہ طلاق کے بعد) تو شوہر اوّل نکاح کر سکتا ہے۔

۲۔ طلاق رجعی طلاق بائن کے علاوہ طلاق رجعی ہے۔ اس میں طلاق کے بعد عدّہ میں رجُوع کر سکتا ہے اور اگر عدّہ گزر جائے (اور رجُوع نہ کیا ہو) تو عقد جدید کرنا ہو گا۔

- جب تک وہ عورت عدّہ میں ہے اس مرد کی زوجیت کے حکم میں ہے اس سے بچے چھیننا، گھر سے نکالنا (جس گھر میں طلاق ہوتی) خلافِ حکم خُدا اور رسولؐ ہے۔ جیسا کہ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ، پ۲۸، ع ۱۵
- جب تک عدت میں ہو گی۔ نان ونفقہ کی مستحق ہو گی۔
- اگر حاملہ ہو تو وضع حمل تک نان ونفقہ مرد پر واجب ہے۔

عدّت جس سے شوہر نے مباشرت کی ہو اور اس کو ہر ماہ حیض آتا ہو۔ ایسی عورت کا عدّہ طلاق تین طہر ہے (وہ زمانہ جو دو حیضوں میں ہوتا ہے) جن میں پہلا طُہر وہی ہے جس میں طلاق واقع ہوئی ہے اور آخری طُہر وہ ہے جس کے بعد تیسرا حیض ہے۔ ممتوعہ

مدخولہ کی عدت دو طہر ہے۔

- جو عورت سنِ حیض رکھتی ہو، مگر اس کو کسی بیماری کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو تو اس کا عدہ تین ماہ ہے۔ ممتوعہ مدخولہ کا عدہ ۴۵ دن ہے۔
- صغیرہ، غیر مدخول بہا، یائسہ کا عِدّہ طلاق کچھ نہیں ہے اور عدّہ وفات چار ماہ دس دن ہے۔ ممتوعہ کا عدہ وفات بھی اتنا ہے۔
- زنِ حاملہ کا عدّہ طلاق وضع حمل ہے۔
- زنِ حاملہ کا عدہ وفات ابعد اجلین ہے یعنی جو مُدت زیادہ ہو وہی عدّہ ہے اگر ولادت پہلے ہو تو عدّہ چار ماہ دس دن ہوگا۔ اور اگر چار ماہ دس دن پہلے ختم ہو جائیں تو عدہ وضع حمل (ولادت) ہوگا۔
- عدّہ طلاق کی ابتداء اس وقت سے ہے جبکہ صیغۂ طلاق پڑھا گیا ہو، خواہ عورت کو طلاق کا علم ہو یا نہ ہو۔
- عدّہ وفات کی ابتداء اس وقت سے ہوگی جبکہ عورت کو شوہر کے فوت ہونے کا علم ہو۔ اگرچہ اسے کتنا ہی عرصہ گزر چکا ہو۔

رُجوع طلاق رجعی میں مرد، عورت کے ساتھ دو طرح سے رُجوع کر سکتا ہے۔

۱۔ کوئی ایسی بات کرے جس کا معنی یہ ہو کہ وہ اسے دوبارہ اپنی بیوی بنا چکا ہے۔

۲۔ یا ایسا کام کرے جس سے سمجھا جاتے کہ وہ اپنی بیوی سے رُجوع کر رہا ہے۔

● عدہ وفات میں عورت کو رنگین لباس پہننا سرمہ اور عطر وغیرہ کی چیزوں سے زینت کرنا ناجائز ہے۔

تین طلاق

فقہ جعفریہ میں طلاق ثلاث (ایک مجلس میں اور ایک ہی وقت میں تین طلاق[1] کہنا) ایک ہی طلاق تسلیم کی جاتی ہے۔ پس اگر کوئی شخص ایک ہی نشست میں اپنی بیوی کو تین مرتبہ طلاق دے دے تو وہ ہمیشہ کے لیے اس پر حرام نہیں ہوتی بلکہ عدّہ میں رجوع کر سکتا ہے اور عدّہ گزرنے کے بعد اس سے عقد جدید کرے گا۔ یعنی اس میں مُحلّل کی ضرورت نہیں۔ البتہ اگر رجوع کے بعد پھر (حسبِ شرائط) طلاق ہو جاتے۔ اس کے بعد پھر رجوع اور پھر طلاق، تو تیسری بار وہ حرام ہو جاتے گی اور اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتی، جب تک کہ دوسرے شخص سے نکاح

---

[1] پہلی دفعہ زوجیتی طالق کہنے سے وہ اس کی زوجہ نہیں رہی پھر دوسری تیسری مرتبہ بھی صیغہ طلاق جاری کرنا غلط ہے کیونکہ وہ اس کی بیوی نہیں ہے۔

نہ کر لے (اور پھر وہ شخص مر جائے یا اپنی مرضی سے طلاق دے دے)
مگر اہلِ سنت کے اکثر علماء نے "طلاق ثلاث" کے ضمن میں اختلاف کیا ہے۔
ان حضرات کے نزدیک کسی شوہر کا اپنی زوجہ سے یہ کہہ دینا کہ "میں نے
تجھ کو تین مرتبہ طلاق دی" طلاق بائن ہے۔ جس میں بغیر محلل کے دوبارہ حلال
ہونا ممکن نہیں حالانکہ قرآن مجید میں اس بات کی کھلے لفظوں میں تصریح ہے

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ۔ پ۲، ع ۱۳

طلاق (رجعی) دو مرتبہ ہے اس کے بعد یا تو قاعدہ کے مطابق روک لینا چاہیئے
اور یا پھر اچھے برتاؤ کے ساتھ رخصت کر دیا جائے۔ اس کے بعد
ارشاد ہوتا ہے:

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ۔

اگر تیسری دفعہ بھی طلاق (بائن) دے دے تو پھر جب تک دوسرے
شخص سے نکاح نہ کر لے (اور وہ مر جائے یا اپنی مرضی سے طلاق دے
دے) شوہر اوّل کے لیے حلال نہیں ہو سکتی۔ (اصل و اصول شیعہ)

● اہلِ سنت کی معتبر کتب میں صراحتہً موجود ہے کہ "طلاقِ ثلاث
طلاق واحد" ہی ہے (دیکھئے در منثور صہ ۲۸۳ ج، نسائی صہ ۱۴۲ ج ۲)

بَلَغَهٗ اَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ اِمْرَاَتَهٗ ثَلَاثَ طَلَقَاتٍ جَمِيْعًا فَقَامَ غَضْبَانَ
ثُمَّ قَالَ اَيُلْعَبُ بِكِتٰبِ اللّٰهِ وَاَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ۔

ترجمہ : حضورؐ کو خبر ملی کہ ایک آدمی نے اپنی عورت کو ایک مجلس میں تین طلاق اکٹھی ہی دے دی ہیں۔ آپ نے غضبناک ہو کر فرمایا کہ میرے ہوتے ہوتے وہ اللہ کی کتاب سے کھیلتا ہے (از مخزن المعارف) اور صحیح مسلم صـ ۴۷۷ باب طلاق ثلاث میں ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الطَّلَاقُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ اَبِیْ بَكْرٍ وَسَنَتَیْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوْا فِیْ اَمْرٍ كَانَتْ لَهُمْ اَنَاةٌ فَلَوْ اَمْضَیْنَاهُ عَلَیْهِمْ فَاَمْضَاهُ عَلَیْهِمْ۔

عبد اللہؓ بن عباس سے مروی ہے کہ زمانہ پیغمبرؐ اور دورِ خلافت ابوبکر اور خلافتِ عمر سے دو سال تک تین طلاق (مجلس واحد میں) ایک ہی شمار ہوتی تھی پس حضرت عمر نے کہا کہ جس امر میں لوگوں کے لیے دیری مناسب تھی اس میں انہوں نے جلدی سے کام لیا پس اگر ہم تین بار طلاق، طلاق، طلاق کہنے کو ایک دفعہ ہی ان پر جاری کر دیں تو بہتر ہے پس اس سلسلہ کو ان پر جاری کر ہی دیا (یعنی مجلس واحد میں تین طلاق کہنے کو طلاق بائن بنا دیا)

طلاقِ ثلاث کی اصل حقیقت تو یہ ہے کہ زمانۂ پیغمبر میں ایک شمار ہوتی رہیں اور اسی طرح خلافتِ ابوبکر اور حضرت عمر کی خلافت سے دو سال تک، مگر لوگوں کی جلد بازی کی وجہ سے حضرت عمر نے احکام جاری کر دیئے جس کی وجہ سے آج مُلّاں لوگ حلالے نکلوا کر بہت سی خرابیوں کے مرتکب ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے بیچارہ غصہ میں یا جبراً یا عذراً لفظ طلاق کہنے والا ہمیشہ کے لیے اپنی بیوی سے محروم ہو جاتا ہے۔ نتیجۃً بے قصور بیوی سے محبوب گھر اور پیارا شوہر چھوٹا اور بیچارہ شوہر تا دمِ زیست ذلیل و رسوا اور بدنام ہُوا۔

حقوق زن و شوہر

شوہر پر حقوقِ زن

شوہر پر بیوی کا نان[1] و نفقہ واجب ہے لیکن اگر عورت نافرمان ہو اور شوہر کے حقوق ادا نہ کرے تو روٹی کپڑے کی مستحق نہیں رہے گی۔

- شوہر بد خلقی سے پیش نہ آئے اس لیے کہ وہ اس کی بمنزلہ اسیر کے ہے اگر نادانستگی سے کوئی قصور ہو جائے تو بخش دے۔

---

[1] اگر شوہر بیوی کی حیثیت میں کوتاہی کرے تو وہ کمی مرد کیلئے واجب الادا رہے گی۔ مختصر الاحکام

- چار مہینے میں ایک دفعہ مباشرت واجب ہے جبکہ کوئی عذر شرعی نہ ہو۔
- عورت سے شوہر کوئی اپنا راز نہ کہے اور نہ مشورہ کرے اور اپنے کاموں کو عورت کی تدبیر پہ نہ رکھے۔
- مرد کو اپنی بیوی سے خانگی امور کی خدمت لینے کا حق نہیں ہے۔ توضیح

زن پر حقوقِ شوہر

بہت ہیں، منجملہ ان کے یہ ہیں:

- عورت شوہر کی رضامندی کے بغیر کوئی کام نہ کرے حتیٰ کہ سنتی روزہ بھی نہ رکھے اور اپنے مال سے بھی بغیر خاوند کی اجازت کے خرچ نہ کرے۔
- شوہر کو جماع سے منع نہ کرے اگرچہ پشتِ اونٹ پر ہو۔
- جس عورت کا شوہر اُسے جماع کے لیے بلائے اور وہ اس قدر تاخیر کرے کہ شوہر سو جائے تو فرشتے اس عورت پر شوہر کے بیدار ہونے تک لعنت کرتے رہتے ہیں۔
- امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے جو عورت اپنے شوہر سے کہے کہ میں نے تم سے بھلائی نہیں دیکھی اس کے تمام اعمال کا ثواب جاتا رہتا ہے۔
- جنابِ رسالتمآبؐ نے فرمایا کہ اگر سوائے خدا کے کسی دوسرے کو سجدہ کرنے کا حکم ہوتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔

- امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو عورت ایسے حال میں شب بسر کرے کہ شوہر اس سے ناراض ہو تو اس عورت کی نماز اس وقت تک قبول نہ ہو گی جب تک شوہر راضی نہ ہو جائے۔

واجبی کاموں مثلاً حج وغیرہ کے علاوہ خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر جائے گی تو زمین و آسمان کے فرشتے گھر واپس آنے تک لعنت کرتے رہیں گے واجب حج اور زکوٰۃ خمس وغیرہ رقوم کے لیے خاوند کی اجازت درکار نہیں۔

- ایک حدیث میں ہے کہ مردوں کا جہاد یہ ہے کہ اپنی جان و مال خدا کی راہ میں صرف کریں۔ یہاں تک کہ مارے جائیں اور عورت کا جہاد یہ ہے کہ اگر شوہر ان [illegible] دیں۔ غیرت دلائیں [illegible] صبر کریں۔ (عورت کا جہاد خاوند کی خدمت ہے۔

مختصر آدابِ صحبت

۱۔ عورت حیض و نفاس اور احتیاطاً استحاضہ میں بھی نہ ہو۔

۲۔ رو بقبلہ اور پشت بہ قبلہ نہ ہوں۔

۳۔ محتلم قبل از غسل نہ کرے۔

۴۔ اول شب پیٹ بھرے نہ کرے۔

۵۔ وقت جماع بات نہ کرے۔

۶۔ فرج کی طرف نہ دیکھے۔

۷۔ کوئی دوسرا نہ دیکھ رہا ہو۔

۸۔ کسی دوسری عورت کا خیال پیشِ نظر رکھ کر جماع نہ کرے۔

۹۔ کھڑے ہو کر نہ کرے۔

۱۰۔ میوہ دار درخت کے نیچے نہ کرے۔

۱۱۔ آفتاب کے سامنے بے پردہ نہ ہو۔

۱۲۔ مکان کی چھت پر نہ کرے۔

۱۳۔ برہنہ نہ کرے۔

۱۴۔ حاملہ سے بے وضو جماع نہ کرے۔

صحبت کے مناسب اوقات

۱۔ پیر کی شب

۲۔ منگل کی شب

۳۔ شبِ جمعرات۔

۴۔ شبِ جمعہ۔

۵۔ جمعرات کو دوپہر کے وقت

۶۔ جمعہ کو بعد از عصر عمدہ اوقات ہیں۔

جماع کے وقت دُعا

حدیث میں ہے کہ اگر چاہیں کہ بوقتِ جماع شیطان شریک نہ ہو تو بِسْمِ اللّٰهِ اور اَعُوْذُ

بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ پڑھ کر دخول کرے اور یہ دُعا بھی منقول ہے: اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ وَلَدًا تَقِیًّا زَکِیًّا لَیْسَ فِیْ خِلْقَتِہٖ زِیَادَۃٌ وَّلَا نُقْصَانٌ وَّاجْعَلْ عَاقِبَتَہٗ اِلَی الْخَیْرِ ط۔

عقیقہ سنّت مؤکدہ ہے۔ پیدائش کے ساتویں دن کرنا بہتر ہے۔ تا حدِ بلوغ باپ پر سنّت ہے اور بعد از بلوغ تا آخرِ عمر خود پر سنّت ہے۔ سنّت ہے کہ بچہ لڑکا ہو یا لڑکی دونوں کے عقیقہ میں جانور نر ہو۔ عقیقہ کے جانور میں قربانی والے جانور کی تمام شرائط کا ہونا مستحب [1] ہے۔ سنّت ہے کہ جانور کو ذبح کے بعد بند سے بند جدا کریں۔ ہڈیاں نہ توڑی جائیں اور کم سے کم دس مومنین [2] کو کھلائیں۔ چوتھا حصہ پچھلے پاؤں کی طرف سے دائی کو دیں اگر بچہ بغیر دائی کے جنا ہو تو اس کی ماں کو دیں کہ تصدق کر دے۔ بچہ کے

---

[1] عقیقہ کے جانور میں عمر کا کوئی اعتبار نہیں چھ ماہ سے کم بھی درست ہے اس کا موٹا اور عیوب سے محفوظ ہونا مستحب ہے لیکن یہ عقیقہ کی صحت کے لیے شرط نہیں لہٰذا معیوب یعنی لنگڑا اندھا بھی جائز ہے۔

(السید محسن حکیم طباطبائی۔ المسائل الدینیہ)

[2] یعنی صرف محبانِ علی (شیعوں) ہی کو کھلایا جائے جیسا کہ کتاب من لایحضرہ الفقیہ باب العقیقہ اور استبصار باب الولادۃ میں ہے وَلَا یُعْطِیْھَا اِلَّا لِاَھْلِ الْوَلَایَۃ

اں باپ بلکہ وہ متعلقین جن کا کھانا پہننا مولود کے باپ کے ذمہ ہے، نہ کھائیں[1] اور ہڈی، پایہ اور کھال وغیرہ کو تصدیق کریں[2] اور جانور کو ذبح کرتے وقت یہ دُعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةٌ عَنْ فلاں بن فلاں نام لڑکے کا اور اس کے باپ کا لیں پھر کہیں:

لَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَدَمُهَا بِدَمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا وِقَاءً لِاٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ۔

اگر لڑکی کا عقیقہ ہو تو اس کو یوں پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةٌ عَنْ فُلَانَةَ ابْنَةِ فُلَانٍ لَحْمُهَا بِلَحْمِهَا وَدَمُهَا بِدَمِهَا وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهَا وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهَا وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهَا. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا وِقَاءً لِاٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ۔

فلاں کی جگہ لڑکی اور اس کے باپ کا نام لیں۔ جب عقیقہ کر چکیں اسی وقت

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ میں ہے وَاِنْ اَكَلَتْ مِنْهُ الْاُمُّ لَمْ تُرْضِعْهُ اگر عقیقہ کے گوشت میں سے ماں نے کچھ کھا لیا تو بچے کو دودھ نہ پلائے لیکن والدین کے لیے اس کا کھانا حرام نہیں ہے۔

[2] مشاہدہ ہے کئی مقامات پر سادات غیر سادات کا عقیقہ نہیں کھاتے۔ عقیقہ عقیقہ ہے صدقہ نہیں ہے تمام مجتہدین متفق ہیں کہ غیر سید کا عقیقہ سادات کھا سکتے ہیں۔ صدقہ جو سادات پر حرام ہے۔ یہ غیر سید کے صرف وہ صدقے واجب زکوٰۃ و فطرانہ ہیں۔

سر منڈوائیں اور اس کے بالوں کے ہموزن چاندی تصدق کریں۔

ختنہ بچہ کا ختنہ پیدا ہونے کے ساتویں دن سے بلوغ تک ولی پر اور بلوغ کے بعد خود اس شخص پر واجب ہے۔ ختنہ کے وقت یہ دعا پڑھی جاتی ہے:-

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ سُنَّتُكَ وَسُنَّةُ نَبِيِّكَ صَلَوٰتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاِتِّبَاعٌ مِّنَّا لَكَ وَنَبِيِّكَ بِمَشِيَّتِكَ وَاِرَادَتِكَ وَقَضَآئِكَ لِاَمْرٍ اَرَدْتَّهٗ وَقَضَآءٍ حَتَمْتَهٗ وَحُكْمٍ اَنْفَذْتَهٗ فَاَذَقْتَهٗ حَرَّ الْحَدِيْدِ فِىْ خِتَانِهٖ وَحِجَامَتِهٖ لِاَمْرٍ اَنْتَ اَعْرَفُ بِهٖ مِنِّىْ۔ اَللّٰهُمَّ فَطَهِّرْهُ مِنَ الذُّنُوْبِ وَزِدْ فِىْ عُمْرِهٖ وَادْفَعِ الْاٰفَاتِ عَنْ بَدَنِهٖ وَالْاَوْجَاعَ عَنْ جِسْمِهٖ وَزِدْهُ فِى الْغِنٰى وَادْفَعْ عَنْهُ الْفَقْرَ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا نَعْلَمُ۔

علاماتِ بلوغ اَلْبُلُوْغُ الَّذِىْ يَجِبُ مَعَهُ الْعِبَادَاتُ الْاِحْتِلَامُ اَوِ الْاِنْبَاتُ اَوْ بُلُوْغُ خَمْسَ عَشَرَةَ سَنَةً فِى الرِّجَالِ وَتِسْعًا فِى النِّسَآءِ عَلَى الْاَظْهَرِ۔

(شرائع الاسلام کتاب الصوم الرکن الرابع مسئلہ اولیٰ)

- بلوغ کہ جس میں عبادات واجب ہوتی ہیں۔ مردوں کے لیے احتلام یا زیر ناف بالوں کا اُگنا یا پندرہ برس کی عمر ہونا اور عورتوں کے لیے حیض کا

شروع ہونا یا زیرِ ناف بالوں کا اُگنا یا عمر کا نو سال ہونا ہے۔ قمری سال مراد ہے نہ کہ شمسی۔

چند ضروری تعویذات

برائے فرزند اولاد نہ ہوتی ہو تو سورہ آلِ عمران زعفران و گلاب سے لکھ کر عورت کو باندھیں حمل ہو جائے گا۔

برائے سلامتی حمل سورہ بیّنہ پ۳۰ لکھ کر پانی سے دھو کر حاملہ کو پلایا جائے ہر آفت اور گرنے سے اس کا حمل محفوظ رہے گا۔

برائے وضع حمل سورہ ذاریات یا واقعہ یا انشقاق لکھ کر حاملہ اپنے پاس رکھے وضع حمل بہ آسانی ہوگا۔ وارد ہے کہ جس روز بچہ پیدا ہو اگر عورت سات دانہ خرما کھلائے (یہ سنّت جناب مریمؑ ہے) تو لڑکے کے فہم کی زیادتی کا باعث ہوگا۔

بچہ روتا ہو اگر بچہ روتا ہو تو یہ آیات لکھ کر باندھیں۔ رونا اس کا کم ہو جائے گا۔

فَضَرَبْنَا عَلٰٓی اٰذَانِهِمْ فِی الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ثُمَّ
بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَیُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰی لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْ
كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا وَّكَفَی اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ
اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۔ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا
تَبْكُوْنَ وَاَنْتُمْ سَامِدُوْنَ ۔

بچہ مٹی کھاتا ہو بچہ مٹی کھاتا ہو تو یہ تعویذ باندھیں پھر مٹی نہیں کھائے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ
بَعِيْدٍ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ
اِنَّهُمْ كَانُوْا فِیْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ۔ (پ ۲۲، سبا)

بچہ سوتے وقت پیشاب کرتا ہو اگر لڑکا سوتے وقت پیشاب کرتا ہو تو یہ دعا پوست آہو پر لکھ کر باندھیے

هف ـــــ هف ـــــ هد هد هف هف هات هات انا له
كف كف هف هفف هفف مهم سعر لم قل هو الله احد
الغالب من حيث ويسحسر العدو ابليس شيخ لبنیٓ اٰدم كما
الذی سجد لاٰدم الملٰٓئكة باذن الله انه كريمة بنت كريمة

ولد فلان بن فلان ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ شدت بسورۃ صفۃ صفۃ ختمتہ بخاتم سلیمان ابن داؤد لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

امان از جملہ عیوب لڑکا جب پیدا ہو تو سورۃ بلد پ۳۰ لکھ کر باندھ دیں ہر عیب سے محفوظ رہے گا۔

برائے تپ از جناب امام علی رضاؑ مریض اس تعویذ کو اپنے پاس رکھے گا تو شفا پائے گا۔

بچے کی بے خوابی و گریہ اصحاب کہف کے اسماء اس مقصد کے لیے بہت مجرب ہیں

مکسمکینا، تملیخا
مکسلینا، ملیخا، مکسینا
مرطوس، بوانس، اریطانس
اونس، کید، سطیونش
قطمیر

بسم
بذکوالرحمن
یانارکونی بردًا وسلامًا
عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ
ابراھیم وصلی اللہ علی
محمد وآل محمد وعلی
فلاں بن فلاں باذن اللہ

دفع دردِ سر

حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ دفع دردِ سر کے لیے ہاتھ سر پر پھیرے اور سات مرتبہ کہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ سَکَنَ لَہٗ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

برائے دردِ نیم سر

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ لَسْتَ بِاِلٰہٍ اِسْتَحْدَثْنَاہُ ولا برب یبید ذکرہ ولا معک شرکاء یقضون معک ولا کان قبلک اِلٰہٌ ندعوہ ونتعوذ بہ ونتضرع الیہ وندعک ولا اعانک علی خلقنا من احد ننشک فیک لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ عاف فلان ابن فلانۃ وصلی اللہ علی محمد واھل بیتہ۔

جانب درد باندھنے سے آدھاسیسی کا درد نہیں ہوتا فلاں بن فلانہ کی جگہ مریض اور اس کی ماں کا نام لکھیں۔

برائے برص

فرمان امام جعفر صادقؑ۔ سورہ یٰسین کو شہد سے لکھ کر اور دھوکر برص کے مریض کو پلانے سے سفید داغ دُور ہو جاتے ہیں۔

برائے دفع آزارِ چشم

یہ دُعا پڑھے: اُعِیْذُ نُوْرَ بَصَرِیْ بِنُوْرِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یُطْفَأُ۔

برائے اسہال سورہ عم (پ ۳۰) دھو کر پلانے سے دست بند ہو جاتے ہیں۔

برائے بواسیر فرمان امام رضاؑ۔ سورۂ یٰسین کو شہد سے لکھ کر اور دھو کر پلانے سے مرض بواسیر رفع ہو جاتا ہے۔

برائے لقوہ مریض لقوہ دو رکعت نماز پڑھ کر اور منہ پر ہاتھ رکھ کر اور محمدؐ و آلِ محمدؐ کو شفیع بنا کر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے پھر تین دفعہ بِسْمِ اللّٰهِ اُحَرِّجُ عَلَيْكَ مِنْ عَيْنِ اِنْسٍ اَوْعَيْنِ جِنٍّ اُحَرِّجُ عَلَيْكَ بِالَّذِى اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَكَلَّمَ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا وَّخَلَقَ عِيْسٰى مِنْ رُّوْحِ الْقُدُسِ كَمَا هَدَاتَ وَطَفِئَتْ نَارُ اِبْرَاهِيْمَ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى پڑھے۔ مرض دفع ہو جائے گا۔

برائے صرع فرمان امام رضاؑ۔ پانی پر سورہ فاتحہ اور معوذتین دم کر کے مریض صرع کے منہ اور سر پر چھڑکیں مرض جاتا رہے گا۔ سورۂ واللیل کو مریض کے کان میں دم کرنے سے مرض دفع ہو جاتا ہے سورۂ شوریٰ کو آبِ باراں سے دھو کر مریض صرع پر چھڑکیں تو مرض عود نہ کرے گا اور فوراً صحت ہو جائے گی۔

برائے نظر بد فرمان امام جعفر صادقؑ۔ جس کو نظر بد ہو گئی ہو۔ اس پر تین دفعہ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ دم کریں۔ نظر بد دُور ہو جائے گی۔

برائے دفع مرگی و آسیب جن مریض کے داہنے کان میں تین مرتبہ پڑھیں۔ یَقُوْلُ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا ھَشَاشَا مَخَاجَا اُخْرُجْ۔ پھر بائیں کان میں مَخَاجَا کو ھَشَاشَا سے پہلے پڑھیں۔

آسیب زدہ تین مرتبہ داہنے کان میں اور تین مرتبہ بائیں کان میں یہ الفاظ پڑھیں۔ نجات پا جائے گا۔

عَلِیٌّ قُلْ خَلْخَلْ مُشَلْشَلْ۔

ام الصّبیان (اٹھرا) یہ شکل لکھ کر بچے کو باندھیں:

جریوث، اراوث، ھیون، برطوث، سلھوث، سلموما، تعین الغیار وما درنا فرونا اھیون حیور۔ وسائل الشریعۃ۔

نقش برائے ہر بیماری و مصیبت صفت اسم اعظم ان حروف کا نقش یہی ہے مصباح کفعمی

وسائل الشریعہ صہ ۳۵۳

✡ ااام ⌸ اااا ھ

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن مارچ ۱۹۶۰ء ماہِ رمضان ۱۳۷۹ھ میں تیار ہوا تھا۔ اب تک تمام سابقہ ایڈیشنوں میں اس صفحہ پر " بیانِ ہلال " کے ذیل میں علیحدہ علیحدہ چاندوں کے لیے مخصوص چیزیں دیکھنے کے لیے لکھی گئی تھیں۔ اس پر علامہ علی نقی اعلی اللہ مقامہٗ نے نوٹ دیا ہے۔ "اُن کی کوئی اصلیت شرع میں ثابت نہیں" بایں سبب اسے کتاب سے خارج کر کے اس خلا کو تعویذات کے ذیل میں تعویذات کے ساتھ پُر کر دیا ہے۔

تعویذ یا وِرد کا گُر ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ حاجت مند کو اس کی حاجت کے مطابق و مناسب کوئی آیتِ قرآنی یا اسمِ الٰہی سوچ کر بتا دیا کرو۔ چنانچہ ایک بی بی کی مانگ باوجود کوشش کے سیدھی نہ نکلتی تھی، اسے فرمایا: اِھْدِنَا الصِّراط المستقیم پڑھ کر مانگ نکالو، چنانچہ اس کا پڑھنا تھا کہ بالکل سیدھی نکل آئی۔

آیاتِ شفاء وَیشفِ صدور قوم مؤمنین و شفاء لما فی الصدور۔ یخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فیه شفاء للناس۔ وَننزل من القران ما ھو شفاء و رحمة للمؤمنین۔ واذا مرضت فھو

یشفین۔ قل ھو للذین اٰمنوا ھدًی و شفاء

ان آیات کو جس مرض میں چاہے لکھ کر پلا سکتا ہے یا تعویذ کے طور پر باندھ سکتا ہے۔

تمام جنّ وانس سے امان

امام زین العابدینؑ فرماتے ہیں اس دُعا کے پاس ہوتے ہوئے تمام جن وانس اکٹھے ہو جائیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بسم اللہ وباللہ ومن اللہ والی اللہ وفی سبیل اللہ اللھم الیک اسلمت نفسی والیک وجھت وجھی الیک فوضت امری فاحفظنی بحفظ الایمان من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی ومن تحتی وادفع عنّی بحولک وقوتک فانہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

قمر در عقربؒ

پہلا طریقہ : ہر مہینے میں جن تاریخوں میں قمر در عقرب ہو، عقد اور سفر

لہ واجبات تک سے غافل عوام ان ایام کے سختی سے پابند ہیں اور اپنے نسر دری کاروبار مشاغل معطل کر دیتے ہیں ایسا ہرگز نہیں روایات میں صرف اور صرف عقد اور سفر کی کراہت ہے۔

کرنے سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ اگرچہ قمر در عقرب دریافت کرنے کا شرعاً کوئی طریقہ نہیں لیکن یہ قاعدہ قریباً صحیح پایا گیا ہے کہ جس شمسی مہینے میں چاند دکھائی دے شمسی مہینہ کو چھوڑ کر اگلے مہینہ سے اسوج / ستمبر تک شمار کیا جائے اور پھر اس عدد کو اڑھائی گنا کر لیا جائے اس کے بعد کے اڑھائی دن میں قمر در عقرب ہوگا۔ ان دنوں میں عربی مہینہ کی جو تاریخیں ہوں گی، اُن میں قمر در عقرب شمار کیا جائے گا۔

دوسرا طریقہ

چاند کی قمر در عقرب کی تاریخیں			شمسی مہینہ	
۳	سے	۱	اکتوبر	کاتک
۶	سے	۲	ستمبر	اسوج
۸	سے	۶	اگست	بھادوں
۱۱	سے	۸	جولائی	ساون
۱۳	سے	۱۱	جُون	ہاڑ
۱۶	سے	۱۳	مئی	جیٹھ
۱۸	سے	۱۶	اپریل	بیساکھ

چیت	مارچ	۱۸	سے	۲۰
پھاگن	فروری	۲۱	سے	۲۳
ماگھ	جنوری	۲۳	سے	۲۶
پوہ	دسمبر	۲۶	سے	۲۸
گھمر	نومبر	۲۸	سے	آخر

نحسِ اکبر

ہفت روزے نحس باشد در مہے زاں حذر کن تا نیابی ہیچ رنج
سہ و پنج و سیزدہ با شانزدہ بست و یک بالبست و چار بست و پنج

(ترجمہ) ہر مہینہ میں سات دن نحس ہوتے ہیں ان سے پرہیز کرتا کہ کوئی رنج نہ پاتے۔ وہ یہ ہیں:

تین، پانچ، تیرہ، سولہ، اکیس، چوبیس، پچیس

- ہاں اگر ان ایام میں سے کسی دن کسی معصوم کی ولادت ہو یا کوئی اسلامی عید ہو تو ان کی نحوست زائل ہو جاتی ہے۔

نوٹ: ان تاریخوں اور قمر در عقرب میں اور سوموار، بدھ وار اور ان کے علاوہ جمعہ کو ظہر سے پہلے حتی الامکان سفر نہ کرے اگر سفر کرنا بھی پڑے تو دعا سفر پڑھ کر اور صدقہ دے کر جاتے۔

سعادت و نحوست ایام ہفتہ

نام روز	نیا کپڑا قطع کرنا	نیا کپڑا پہننا	سفر کرنا	ناخن تراشی	سر تراشی	فصد (خون نکلوانا)	دیگر کاموں کے لیے
سینچر	منع	خوب	خوب	منع	خوب	منع	خوب
اتوار	منع	منع	میانہ	منع	منع	بعد عصر خوب	میانہ
سوموار	خوب	منع	منع	خوب	خوب	بہت خوب	منع
منگل	منع	خوب	خوب	منع	منع	منع	میانہ
بدھ	خوب	منع	منع	میانہ	میانہ	منع	منع مگر مسلسل کام کی ابتدا کیلئے خوب یعنی تعلیم وغیرہ
جمعرات	خوب	خوب	خوب	خوب	خوب	خوب	خوب مگر ابتدائے علاج کیلئے منع
جمعہ	خوب	خوب	بعد صبح گروہ بوقت اذان ناجائز بعد نماز ظہر خوب	خوب	خوب	خوب	خوب

نوٹ: تاریخوں کی سعادت و نحوست اس تفصیل کے ساتھ معتبر روایات سے ثابت نہیں لہٰذا ان کی اہمیت اس درجہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ ضروریات دینی و دنیوی کو محض اس وجہ سے معطل کیا جاتے (سید العلماء) علی نقی النقوی

ہر مہینے کی سعد و نحس تاریخوں کا جدول

۱	سعد	پیدائشِ آدمؑ۔ طلبِ زن۔ خرید و فروخت۔ سفر نیک۔ فرزند بابرکت۔ خواب صحیح نہیں
۲	سعد	پیدائش حوّاؑ۔ طلبِ زن۔ عمارت۔ کار نونیک۔ فرزند نیک۔ تربیت۔ خواب صحیح نہیں
۳	نحس	آدمؑ و حوّا جنت سے نکلے، ہر کام سے پرہیز، فرزند روزی فراخ و عمر دراز، خواب برعکس
۴	سعد	پیدائش ہابیل، زراعت، عمارت، سفر نیک، فرزند مبارک، خواب صحیح۔
۵	نحس	شہادت ہابیل، جھوٹی قسم پر سزا، سفر بد، فرزند نیک، خواب صحیح۔
۶	سعد	طلبِ زن، سفر، خرید، شکار نیک، فرزند نیک، خواب سچا۔
۷	سعد	عمارت، کتابت، عروسی، شکار خوب، فرزند نیک تربیت، خواب سچا۔
۸	سعد	حضوری بادشاہ، خرید نیک، سفر بد، فرزند شائستہ، خواب سچا۔
۹	سعد	زراعت، سفر نیک، فرزند شائستہ، خواب برعکس۔
۱۰	سعد	پیدائش نوحؑ، خرید و فروخت نیک، فرزند عمر دراز، فراخ روزی، خواب جھوٹا۔
۱۱	سعد	پیدائش شیثؑ۔ خرید و فروخت و سفر مبارک، فرزند نیک، خواب صحیح۔
۱۲	سعد	طلبِ زن و اجرائے دکان و سفر نیک، فرزند عمر دراز، خواب صحیح۔
۱۳	نحس	حضوری بادشاہ و جنگ بد، فرزند کم عمر، خواب جھوٹا۔

۱۴	سعد	طلب علم، خرید و فروخت، سفر دریا نیک، فرزند عمر دراز نیک حال۔ خواب جھوٹا
۱۵	سعد	سب کام نیک، فرزند زبان میں عیب، خواب برعکس
۱۶	نحس	فرزند پیش از زوال دیوانہ، بعد زوال خوب، سفر بد
۱۷	میانہ	قرض، طلبِ حاجات بد، فرزند نیک حال، خواب سچا۔
۱۸	سعد	زراعت، خرید و فروخت، سفر نیک، فرزند نیک حال، خواب برعکس
۱۹	سعد	پیدائش اسحاقؑ، طلب علم، کار نو، سفر نیک، فرزند نیک، خواب برعکس
۲۰	سعد	تجارت، سفر، عمارت نیک، فرزند بدحال، خواب صحیح
۲۱	نحس	طلبِ حاجات، حضوری بادشاہ، سفر بد، فرزند بدحال، خواب جھوٹا
۲۲	سعد	خرید و فروخت، سفر، حضوری بادشاہ نیک، خواب سچا۔
۲۳	سعد	ولادت یوسفؑ، طلب حاجت، تجارت، سفر نیک، فرزند نیک تربیت، خواب برعکس
۲۴	نحس	پیدائش فرعون، سفر بد، فرزند فراخ روزی مگر مصائب میں مبتلا، خواب جھوٹا
۲۵	نحس	زوالِ فرعون، فرزند فراخ روزی، خواب جھوٹا
۲۶	سعد	سفر نیک، طلب زن بد، فرزند عمر دراز، خواب برعکس، سفر برائے ہمہ کار نیک
۲۷	سعد	سفر و ہمہ کار نیک، فرزند باہمہ صفت موصوف، خواب برعکس
۲۸	سعد	ولادت حضرت یعقوبؑ، فرزند بدحال، خواب برعکس
۲۹	سعد	سفر نہایت مبارک۔ کتابت بد۔ فرزند بردبار۔ خواب جھوٹا
۳۰	سعد	خرید و فروخت، طلبِ زن نیک۔ فرزند مبارک۔ خواب صحیح

فالنامہ حضرت امیر المومنین علیہ السّلام

یہ فالنامہ نہایت مجرب ہے جس شخص کو کوئی بہت بڑی مہم پیش آئے یا کسی مشکل وسخت کام کا سامنا ہو یا کسی بڑی مصیبت میں پڑ جائے یا رزق کی تلاش میں سرگرداں ہو تو چاہیئے کہ پہلے وضو کرے پھر صلوات بر محمدؐ و آل محمد پڑھے اس کے بعد حضور قلب اور صدق دل سے انگشت شہادت اس فالنامہ پر رکھے جس پر انگلی رکھے اس سے دلی مطلب دریافت کرے۔

یہ فالنامہ قارئین کی تشویق وتفریح طبع کے لیے درج کیا جارہا ہے اس پر پوری طرح وثوق نہیں کیا جاسکتا اور نہ اسے آسمانی صحیفہ سمجھا جاسکتا ہے اور نہ یہ ضمانت دی جاسکتی ہے کہ یہ ضرور معصومؑ سے منقول ہے۔

جدول ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت آدم علیہ السّلام	حضرت شیث علیہ السّلام	حضرت ادریس علیہ السّلام
حضرت یعقوب علیہ السّلام	حضرت ابراہیم علیہ السّلام	حضرت اسماعیل علیہ السّلام
حضرت صالح علیہ السّلام	حضرت یوسف علیہ السّلام	حضرت ایوب علیہ السّلام
حضرت خضر علیہ السّلام	حضرت سلیمان علیہ السّلام	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۔ حضرت آدم علیہ السّلام : جو نیت ہے اچھی بات کی اس میں خوشی ہو اور دلی

مراد بر آتے، الزام سے بری ہو اور محبوس کی رہائی پاتے۔ سلاطین سے رُتبہ ملے۔

۲۔ حضرت ادریس علیہ السّلام : رنجش اور جھگڑا پیدا ہو اگر نیت سفر کی ہو دلی مراد بر آتے چند روز تامل کرے اور جو مقصد ہو صبر کرنے سے حاصل ہو۔

۳۔ حضرت خضر علیہ السّلام : جس نیت سے فال دیکھی ہے خوشی حاصل ہو۔ خوشی کامل ہو اور جو حاجت ہو بر آتے سفر اور تجارت میں فائدہ اُٹھاتے۔

۴۔ حضرت صالح علیہ السّلام : جس نیت سے فال دیکھی ہے وہ چند دنوں میں بر آتے اور صبر کرنے سے مشکل حل ہو جائے۔ جلدی میں نقصان اُٹھائے شب جمعہ کو فقیر کو پاؤ بھر آٹا دے۔

۵۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام : جس غرض سے یہ فال دیکھی ہے وہ مقصد حاصل ہو اور جو مراد ہو بر آئے۔ سفر اور تجارت میں فائدہ ہو یہ فال بہت نیک ہے۔

۶۔ حضرت اسماعیل علیہ السّلام : جس امر کی خواہش ہو وہ عرصہ میں انجام پکڑے چند روز تامل کرنے پر مدعا پورا ہو۔ ایک جانور سوموار کو اپنے اوپر سے بطورِ صدقہ قربان کرے تو مشکل حل ہو جائے۔

۷۔ حضرت یوسف علیہ السّلام : جو مراد ہو بر آئے دوست شاد اور دشمن ذلیل ہوتے۔

۸۔ حضرت سلیمان علیہ السّلام : جو مراد دلی ہو وہ خیر و خوبی کے ساتھ انجام

پائے۔ جلد فائدہ اُٹھائے۔ بہت ہی سویرے سویرے جو فقیر آئے اس کو اچھی طرح کھانا کھلا دے۔

۹۔ حضرت شیث علیہ السلام : چند روز تامل کرنے سے مطلب حاصل ہوگا۔

۱۰۔ حضرت ایوب علیہ السلام : جو مراد دلی ہو بخیر انجام پائے اور مطلب بر آئے۔

۱۱۔ حضرت یعقوب علیہ السلام : دلی مقصد پائے لیکن کچھ عرصہ صبر کرے ہجر کے صدمے سہے بعد میں معشوق مدعا سے ملے دال ماش فقیر کو دیوے۔

۱۲۔ حضرت محمد مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم : اے صاحبِ فال تُو نہایت نصیبہ ور ہے اور خوشی اور خوبی دیکھے گا۔ اندیشہ و فکر و غم سے دُور رہو گا۔ فضلِ کبریاء سے تو اپنی مراد پائے گا اور اپنے دلی مقصد کو پہنچ جائیگا۔ (التعبیر الرؤیا)

حیدری فالنامہ
یہ نہایت صحیح ہے

کسی مشکل یا کسی قسم کے خطرہ کے وقت چاہیئے کہ پہلے تین دفعہ سورہ فاتحہ اور گیارہ مرتبہ درود پڑھ کر انگشت شہادت پر دَم کر کے اللہ کو حاضر ناظر جان کر

د	ج	ب	ا
ح	ز	و	ھ
ل	ک	ی	ط
ع	س	ن	م
ر	ق	ص	ف

انگلی کو نقش معظم کے کسی حرف پر رکھیں اور دل میں مطلب کا تصوّر کریں جس حرف پر اُنگلی پڑے ذیل میں اس کا مطلب تلاش کریں۔ انشاءاللہ صحیح جواب ملے گا۔

ا : فال نیک ہے کسی سے ملنے کی خواہش ہے یا کسی چیز کی تلاش نااُمید نہ ہوں کامیابی کے آثار ہیں۔

ب : فال اچھی نہیں، اگر بیماری کا سوال ہے تو مریض کے لیے خوف جان ہے یا صحت یاب ہونے میں بہت دیر ہے سفر کا ارادہ ہے تو نقصان ہوگا۔ چار ماہ بعد کامیابی کے آثار ہیں۔

ج : اس کام کی ابتداء میں بہت مشکلات ہیں۔ دشمنوں سے شکست ہوگی۔ دل کا ارادہ پورا ہونے کی اُمید نہیں۔ مستقبل شاندار ہے مگر ابھی وقت اچھا نہیں۔

د : تمھارا ستارہ گردش سے نکل چکا ہے، کامیابی کے آثار ہیں، آج تم نے کسی اچھی چیز کو دیکھا ہے۔

ھ : فال نیک ہے ہر کام میں کامیابی کے آثار ہیں، ارادہ جلدی پورا ہوگا، مقدمہ ہے تو فتح، بیماری ہو تو شفاء، سفر ہو تو مبارک، ایک دشمن دوست کے لباس میں ہے۔

و : جلد شادی ہوگی، تمھارے گھر میں خوشی ہوگی، گھر میں سانپ نکلے تو

مارنا نہیں ورنہ نقصان ہوگا۔

ز : عنقریب تم کسی امتحان میں کامیاب ہو گے اور تم کو ترقی ملے گی۔ فال نیک ہے، مقصد پورا ہوگا۔

ح : کسی پر بھروسہ مت کرو، ظاہری دوست باطن میں دشمن ہیں، کچھ دن صبر کرو۔

ط : وقت ہوشیاری کا ہے کامیابی قریب ہے غفلت مت کرو۔ نحوست کے کچھ دن ہی باقی ہیں۔ عبادت کرتے رہو۔

ی : ابھی حالات سازگار نہیں جس پر اُمید ہے وہ قابلِ اعتماد نہیں، تجارت میں فائدہ ہوگا۔ کچھ دن بعد کامیابی ہوگی۔

ک : جلدی نہ کرو، بگڑے کام بن جائیں گے ایک ماہ بعد کامیابی یقینی ہے، سفر پر جانے والے ہو، آج جھگڑا کیا ہے۔

ل : ملازمت جلد ملنے والی ہے خوشی ہوگی، سفر میں نقصان ہے۔

م : تمھاری بیماری کا روحانی علاج ہے فائدہ ہوگا۔ نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے، خیرات وصدقہ دو۔

ن : جس کی ملاقات چاہتے ہو وہ جلد ملنے والا ہے۔ حاکم سے عنقریب نفع ہوگا، خوشی ہوگی، کام بنے گا۔

س : نیک فال ہے مقصد میں کامیابی ہے اور تمھارا ارادہ پُورا ہوگا،

بگڑی بنے گی۔

ع : اللہ کا نام لے کر اُٹھو، کامیابی انتظار کر رہی ہے، دشمنوں سے ہوشیار رہو، کسی کا دل نہ دکھاؤ۔

ف : ستارہ گردش میں ہے، صبر کرو اللہ پر بھروسہ رکھو ابھی دن اچھے نہیں ہیں، کامیابی نصیب ہوگی۔

ص : یہ خیال دل سے نکال دو، تھوڑے دن صبر کرو۔ بگڑے کام بن جائیں گے۔

ق : فال نیک ہے اولاد ہوگی، تجارت میں نفع ہوگا، خوشی کی خبر ملے گی، کامیابی ہوگی۔

ر : اس خیال کو ترک کر دو، ستارہ گردش سے نکل چکا ہے۔ وقت نازک ہے، ابھی صبر کرو۔ (المنتظر جنتری ۱۹۹۸ء)

تعبیر خواب

ہر مومن کو ہمیشہ طہارت کے ساتھ بالخصوص با وضو سونا چاہیئے۔ حدیث میں ہے اس طرح اس کی تمام رات عبادت سمجھی جاتے گی، سوتے وقت ذکرِ خدا سے ہرگز غفلت نہ کرے۔ کلمہ شہادت ضرور پڑھے۔ تسبیح فاطمۃ الزہراؑ ہرگز ترک نہ کرے، سورہ توحید پڑھے، منہ کے بل ہرگز نہ سوئے، چت یا داہنی کروٹ سوئے۔

- اوّل شب یا دن کا خواب بے اثر ہے۔ بعد نصف شب بلکہ جس قدر

نماز فجر کے وقت کے قریب ہو، خواب میں حقیقت و تاثیر زیادہ رہتی ہے
اچھا خواب دیکھ کر بیدار ہونے کے بعد حتی الامکان جاگتا رہے۔ حضرت
امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ اپنا خواب صرف اس مومن سے بیان کرو جس
کا دل حسد و عداوت سے خالی ہو اور وہ نفس سرکش کا تابعدار نہ ہو۔ جن مومنین کو
علم رؤیا کی کتابوں پر عبور حاصل ہے اور یہی ان کا روزمرّہ کا مشغلہ ہے یہ تعبیر
خواب بیان کرنے میں کچھ نہ کچھ دسترس رکھتے ہیں۔ روایات میں ہے کہ انسان
اپنا خواب ہر کسی کو نہ سناتا پھرے۔

کتاب خلاصۃ الاذکار میں ہے کہ سیدہ عالیہ فاطمۃ الزہرا علیہا السلام
سے روایت ہے کہ ایک رات میں جامۂ خواب پہن چکی تھی اور سونا چاہتی تھی
کہ جناب رسولِ خدا میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے بیٹی فاطمہؑ! جب
تک یہ چار عمل نہ کر لیجئے نہ سوئیے۔

۱۔ ختم قرآن کیجئے۔
۲۔ تمام پیغمبروں کو اپنا شفیع بنائیے۔
۳۔ تمام مومنین کو اپنی طرف سے خوش کیجئے۔
۴۔ اور حج اور عمرہ کر لیجئے۔

پس پیغمبرؐ یہ فرما کر نماز میں مشغول ہو گئے اور میں نے ان کے نماز ختم
کرنے تک توقف کیا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ!

آپ نے جن چار چیزوں کا حکم دیا ہے بظاہر تو میں اس وقت اس کے بجالانے پر قدرت نہیں رکھتی آنحضورؐ متبسّم ہوئے اور فرمایا بیٹی جب آپ سورۂ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَد تین مرتبہ پڑھیں گی تو گویا آپ نے قرآن مجید ختم کرلیا اور جب آپ مجھ پر اور مجھ سے پہلے پیغمبروں پر صلوات پڑھیں گی۔ اللّٰھم صل علی محمد وآل محمد وصل علی جمیع الانبیاء والمرسلین تو تمام پیغمبر روز قیامت آپ کے شفیع ہوں گے۔ اور بیٹی جب آپ مومنین کے لیے استغفار کریں گی۔ اللّٰھم اغفر للمؤمنین والمؤمنات تو تمام مومنین آپ سے خوش ہوں ، اور بیٹی جب آپ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر (تسبیحات اربعہ) پڑھیں گی تو گویا آپ نے حج اور عمرہ کرلیا۔ سبحان اللہ! ہمارے لیے روزانہ سونے سے قبل بجالانے والا کتنا آسان مختصر۔ ثواب عظیم کا حامل اور بلا قیمت عملی درس ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعبیر خواب

خواب	تعبیر	خواب	تعبیر
انبیاء سلف کو دیکھنا	دولت و نعمت عزت و شرف پائے	صاف پانی دیکھنا	ترقی علم و دولت ملے
چہاردہ معصومینؑ کو دیکھنا	دین و ایمان کی دولت ملے	آئینہ دیکھنا	رزق ملے

خواب	تعبیر	خواب	تعبیر
آسمان دیکھنا	مرتبہ بلند ہو	آواز اذان سننا	دنیا میں شہرت ملے
آفتاب دیکھنا	دولت و عزت پاتے	انگوٹھی پہننا	حکومت، دولت ملے
ابر چھایہ دیکھنا	ترقی مال و دولت ملے	نگینہ گم ہونا	ترقی میں رکاوٹ کی نشانی ہے
باغ و بستان دیکھنا	دولت کی ترقی غم سے نجات	خوشہ درخت میں نکلنا	دولت سے مالامال ہو
		خون دیکھنا	مال حرام ملے
بلند عمارت دیکھنا	غم سے نجات ملے	دروازہ کھلا دیکھنا	روزی زیادہ
بھینس کو دیکھنا	عزت و فائدہ حاصل ہو	گائے کا بچھڑا دیکھنا	مال ملے
دریا دیکھنا	حاکم سے دولت ملے	اپنے کو بیمار دیکھنا	عبادت میں سستی کی نشانی
روٹی کھانا	صدمہ سے نجات ملے	پیالے میں دودھ یا پانی دیکھنا	راحت و آرام ملے
زراعت کرنا	نیک عورت ملے نفع حاصل ہو		
زاہد و عالم کو دیکھنا	نیک کردار ہونے کی علامت ہے	زندہ کو مردہ دیکھنا	زندگی طویل ہونے کی علامت ہے
تخت پر بیٹھنا	دولت و عزت ملے	تالاب میں نہانا	عزت پانا، غم دور ہو
زمین پر عمارت بنانا	شادی ہو، اولاد پیدا ہو	جنگل سوکھا دیکھنا	نقصان ہونا
ستارہ دیکھنا	عزت ملے، خوشی ہو	جنگل سبز دیکھنا	خوشی و فرحت ہو
سورج دیکھنا	مال و دولت زیادہ ہو	اولیاء کو دیکھنا	زیادتیِ اقبال کی دلیل

خواب	تعبیر	خواب	تعبیر
ستارہ گرتے دیکھنا	نقصان ہو	اذان کہنا	حج نصیب ہوگا
شراب پینا	مال حرام ملے	انگوٹھی گم ہوجانا	قدر و منزلت کم ہو
شمع دیکھنا	ترقی مال ملے	انار شیریں کھانا	دنیا میں خوشی ہو
شربت پینا	عمر دراز ہو	انار ترش کھانا	رنج وغم کی دلیل ہے
مچھلی دیکھنا	مال و دولت ملے	چاند دیکھنا	بزرگی حاصل ہو
مرچ دیکھنا	تکلیف و بیماری ہو	چاول کھانا	رنج دُور ہو
مرغ دیکھنا	ترقی ہو	چراغ روشن دیکھنا	اولاد سے فائدہ ملے
برہنہ بدن دیکھنا	قرض ادا ہوگا	حوض میں نہانا	تکلیف دُور ہو
سر کے بال کھلے دیکھنا	عورت کے لیے شادی کی دلیل	پل صراط دیکھنا	نیک کاموں کی طرف رغبت ہو
صندل دیکھنا	نیک نامی ہو	ضیافت و دعوت دیکھنا	نعمت ملے
مردہ کو دیکھنا	مال و دولت ہاتھ آتے	طہارت کرنا	تندرستی حاصل ہو
مردہ کو زندہ دیکھنا	خوشی ہو	ظلمت دیکھنا	افلاس میں پڑے
مردہ کو کچھ دینا	فائدہ حاصل ہو	عورت دیکھنا	کھوئی ہوتی چیز ملے
مردہ کا کچھ مانگنا	نقصان ہو	غسل کرنا	قرض سے نجات ملے
نوکر آسمان پر دیکھنا	صلح ہوجائے، بخشش ہو	فرشتے دیکھنا	دولت و عزت ملے

خواب	تعبیر	خواب	تعبیر
نماز پڑھنا	دولت دنیا و دین ملے	قرآن پڑھنا	خیر و برکت ملے
نمک دیکھنا	شفاء پائے	قلم دیکھنا	نوکری ملے
نکاح کرنا	مفلسی دُور ہو	کپڑا دیکھنا	رنج و غم سے نجات ملے
ناخن تراشنا	پریشانی دُور ہو	پانی میں کھڑا ہونا	تندرستی کی دلیل
وضو کرنا	غیب سے دولت ملے	تکیہ چبانا	بزرگی پائے اور بزرگوں میں شامل ہو۔
شکر و شیرینی دیکھنا	گھر خوشی ہو		
صحرا دیکھنا	مشکل آسان ہو	ٹڈی دیکھنا	آمدنی کثیر ہو۔

ابجد کبیر۔ ابجد صغیر۔ برج ۔ستارہ۔ نگینہ

ابجد کبیر

ا ب ج د۔ ه و ز۔ ح ط ی

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰

ک ل م ن۔ س ع ف ص۔ ق ر ش ت

۲۰ ۳۰ ۴۰ ۵۰ ۶۰ ۷۰ ۸۰ ۹۰ ۱۰۰ ۲۰۰ ۳۰۰ ۴۰۰

ث خ ذ۔ ض ظ غ

۵۰۰ ۶۰۰ ۷۰۰ ۸۰۰ ۹۰۰ ۱۰۰۰

ابجد صغیر

ا	ب	ج	د	ـ	ہ	و	ز	ـ	ح	ط	ی
۱	۲	۳	۴		۵	۶	۷		۸	۹	۱۰

ک	ل	م	ن	ـ	س	ع	ف	ص	ـ	ق	ر	ش	ت
۸	۶	۴	۲		×	۱۰	۸	۶		۴	۸	×	۴

ث	خ	ذ	ـ	ض	ظ	غ
۸	×	۴		۸	×	۴

مرد۔عورت اپنے نام کے ابجد کبیر نکال لیں پھر اس کے میزان کو ۱۲ پر تقسیم کریں یہ ابجد صغیر ہوں گے۔ پھر حسب ذیل جدول میں بُرج اور ستارہ معلوم کرلیں۔ کل ۷ ستاروں میں سے پانچ ستاروں کو رجعت ہے یعنی دو دو برجوں میں آتے ہیں۔ باقی دو ستاروں شمس اور قمر کو رجعت نہیں ہے بلکہ صرف ایک بُرج میں آتے ہیں۔

جدول

بُرج	ستارہ	بُرج	ستارہ	بُرج	ستارہ
۱۔حمل	مریخ	۵۔اسد	شمس	۹۔قوس	مشتری
۲۔ثور	عطارد	۶۔سنبلہ	عطارد	۱۰۔جدی	زحل
۳۔جوزا	زہرہ	۷۔میزان	زہرہ	۱۱۔دلو	زحل
۴۔سرطان	قمر	۸۔عقرب	مریخ	۱۲۔حوت	مشتری

مطابق بُرج اقسام نگینہ برائے انگشتری

نام بُرج	اقسام نگینہ	نام بُرج	اقسام نگینہ
۱۔حمل	ہیرا۔مونگا۔یاقوت۔عقیق سُرخ	۷۔میزان	مرجان۔ہیرا۔موتی۔پکھراج
۲۔ثور	مرجان۔ہیرا۔موتی سفید۔پکھراج	۸۔عقرب	ہیرا۔یاقوت۔مونگا۔عقیق سرخ
۳۔جوزا	پکھراج۔دہانہ۔فرنیک۔فیروزہ۔درنجف	۹۔قوس	فیروزہ۔پکھراج۔عقیق شجری۔لاجورد۔نیلم
۴۔سرطان	نیلم۔پکھراج۔عقیق زرد	۱۰۔جدی	عقیق سیاہ۔ٹائیگر۔مرجان
۵۔اسد	موئے نجف۔نیلم۔مونگا۔عقیق نارنجی۔یاقوت	۱۱۔دلو	〃 〃 〃
۶۔سنبلہ	عقیق زرد۔عقیق سفید۔فیروزہ پنا	۱۲۔حوت	فیروزہ۔پکھراج۔نیلم (از ذخیرہ عملیات)

برقؔ اپنی تصنیف "من کی دُنیا" میں تحریر فرماتے ہیں " امام جعفر صادقؓ نے ایک نہایت عُمدہ نسخہ تجویز فرمایا ہے میں نے اس نسخہ کو خود آزمایا لاتعداد احباب کو دیا ہر جگہ اس کے اثرات ایک جیسے مرتب ہوئے تمام لوگ خوشحال اور مسرور ہو گئے گھروں میں رحمتوں کا نزول ہونے لگا۔ بیماریاں مصیبتیں پریشانیاں ان کا پیچھا چھوڑ گئیں ان کی جائز دعائیں قبول ہونے لگیں"۔ ہیں (سید اقرار حسین)

امام معصومؑ کی طرف نسبت کی وجہ سے تحریر کر رہا ہوں اور وہ یہ ہے۔

مجرب۔ معمول بہ اسمِ الٰہی کا دوامی ورد

مرد۔ عورت بحساب حروفِ ابجد اپنے نام کے عدد نکال لیں پھر اس میزان کے مطابق اسمائے الٰہی سے اس کے برابر کے عدد والا اسم تلاش کر لیں۔ اگر ایک اسم الٰہی کے عدد فٹ نہ ہو سکیں تو دوسرے یا پھر تیسرے کے اعداد کا مجموعہ فٹ کر لیں۔ اس اسم یا اسماء کا روزانہ اپنے نام کے اعداد کے میزان کے مطابق وِرد کرتے رہیں۔ اس میں وضو یا وقت کی پابندی شرط نہیں ہے اس مثال سے واضح ہو جائے گا مثلاً

(اقرار حسین) ا-۱، ق-۱۰۰، ر-۲۰۰، ا-۱، ر-۲۰۰} ح-۸، س-۶۰ ی-۱۰، ن-۵۰ (اقرار ۵۰۲) (حسین ۱۲۸) کل میزان = ۶۳۰} م-۴۰ ن-۵۰، ت-۴۰، ق-۱۰۰، م-۴۰} منتقمؑ کے اعداد کا میزان۔ ۶۳۰ روزانہ ۶۳۰ دفعہ کسی وقت یا کے اضافہ کے ساتھ یَا مُنْتَقِمُ پڑھنا ہے۔

تین اور تفصیلی مثالیں پیشِ خدمت ہیں۔

اعجاز حسین :- ا-۱، ع-۷۰، ج-۳، ا-۱، ز-۷ = ۸۲، حسین = ۱۲۸ کل میزان = ۲۱۰} حاکم۔ ۶۹، عالم۔ ۱۴۱، میزان۔ ۲۱۰ لہذا روزانہ ۲۱۰ دفعہ یَا حَاکِمُ یَا عَالِمُ پڑھنا ہے۔

نذر حسین :- ن-۵۰، ذ-۷۰۰، ر-۲۰۰ = ۹۵۰} حسین = ۱۲۸ کل میزان = ۱۰۷۸

غنی ۔ ۱۰۶۰، حیّ ۔ ۱۸ کل میزان = ۱۰۷۸ لٰہذا روزانہ ۱۰۷۸ مرتبہ یَا غَنِیُّ یَا حَیُّ پڑھنا ہے۔

علی رضا ؛ ع ۔ ۷۰، ل ۔ ۳۰، ی ۔ ۱۰ = ۱۱۰ } رضا ۔ ر ۔ ۲۰۰، ض ۔ ۸۰۰، ا ۔ ۱ = ۱۰۰۱ } کل میزان = ۱۱۱۱ { حفیظ ۹۹۸ باقی ۱۱۳ کل میزان = ۱۱۱۱ لٰہذا روزانہ کسی وقت ۱۱۱۱ بار یَا حَفِیْظُ یَا بَاقِیُ پڑھنا ہے۔

تمام اسمائے الٰہی اور ان کے اعداد جنتریوں میں دیئے ہوتے ہیں۔ وہاں سے ملاحظہ فرمالیں یہاں درج کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔

ہر بیماری کا قرآنی علاج
(فرمانِ امیرالمومنینؑ)

۱۔ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا (۲۶/۱۵ ق)

اور آسمان سے ہم نے برکت والا پانی اُتارا۔

۲۔ يَخْرُجُ ... شَرَابٌ مُّـ... أَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ (۱۴/۱۵ النحل)

شہد کی مکھی کے پیٹ ... شربت رنگ برنگ نکلتا ہے جس میں آدمیوں کے لیے شفا ہے۔

۳۔ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓــًٔا مَّرِیْٓــًٔا (۴/۱۲ النساء)

پھر اگر بخوشی ازواج اس میں سے کچھ تم کو دے ڈالیں تو اسے کھالو یہ لذت اور خاصیت میں خوب ہے۔ جناب امیرالمومنینؑ نے ایک بیمار سائل کو ان آیات کے حوالے سے فرمایا اپنی زوجہ سے اس کے مال سے کچھ طلب کر کے اس سے شہد خرید اور اس میں بارش کا پانی ملا اور پی جا۔ یہ ہر بیماری کا قرآنی

علاج ہے (اگر تھوڑی سی خاکِ شفا۔ آبِ زمزم اور آیاتِ شفا، (صہ ۴۵۶ کتاب ہذا) کا پانی ملالیں تو سبحان اللہ سونے پر سہاگہ ہے)

ہر جائز مقصد کے لیے قرآنی عمل

۱۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (پ۲۲ احزاب) یہاں مومنین کے لیے صلوات کا حکم ہے۔

۲۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔ (پ۱۷ الانبیاء)

اس ورد نے حضرت یونسؑ کو مچھلی کے پیٹ سے نکالا۔ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ۔ اسی طرح یہ آیہ کریمہ مومنین کے لیے نفع بخش ہے۔

۳۔ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ (پ۲۰ النمل)

ترجمہ: بھلا وہ کون ہے جو بے قرار کی دُعا قبول کرتا ہے۔

۴۔ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝ (پ۲۹ نوح)

جناب امیرالمومنینؑ فرماتے ہیں اس آیت کی رُو سے جیسا کہ مفہوم سے ظاہر ہے (اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ) سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ بارانِ رحمت برستی ہے، تنگدستی دُور ہوتی ہے اولاد نرینہ ہوتی ہے، باغات ہرے ہوتے ہیں اور چشمے پانی سے پُر ہوتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ اعتقاد صحیح ہو اور عمل بھی صحیح ہو۔ ہر حاجت مند روزانہ کسی وقت یہ چاروں مذکورہ قرآنی وظائف

(صلوٰۃ، استغفار، آیت کریمہ اور اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضطر۔۔۔السوء)
سو سو مرتبہ پڑھے۔ اب اگر کسی حاجت مند کو یہ چاروں مندرجہ بالا قرآنی نسخے
فائدہ نہ دیں تو وہ اپنے آپ کو ملامت کرے کیونکہ وہ خود ٹھیک نہیں یا
اس نے عمل صحیح نہیں کیا کیونکہ قرآنی اعمال اور دُعاؤں کے غیر مجرب ہونے
کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور آیہ انما یتقبل اللہ من المتقین کی رُو سے
عامل کے لیے تقویٰ بھی لازمی شرط ہے۔ اذا فات الشرط فات المشروط۔

چند مفید مجرّبات

حرزِ ابودجانہ سوتے وقت سر کے نیچے رکھے۔ جنات تکلیف نہ دیں گے بلکہ اس گھر میں ہی نہ آئیں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذا کتاب محمد رسول اللہ رب العلمین
الی من طرق الدار من العمار والزوار الاطارقا یطرق بخیر اما بعد فان لنا ولکم
فی الحق سعۃ فان تک عاشقا مولعا او فاجرا مقتحما فھذا کتاب اللہ ینطق
علینا وعلیکم بالحق انا کنا نستنسخ ما کنتم تعملون ورسلنا یکتبون ما تمکرون
اترکوا صاحب کتابی ھذا وانطلقوا الی عبدۃ الاصنام والی من یزعم ان مع اللہ
الھا اٰخر لا الہ الا ھو کل شیءٍ ھالک الا وجھہ لہ الحکم والیہ ترجعون حٰمٓ
لا ینصرون حٰمٓ عٓسٓقٓ تفرقت اعداء اللہ وبلغت حجۃ اللہ ولاحول ولا

قوۃ الا باللہ فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم۔ مفاتیح

برائے ابطال سحر

یہ دعا پوست آہو پر لکھ کر گلے میں لٹکائے۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم قال موسیٰ ما جئتم بہ السحر ان اللہ سیبطلہ ان اللہ لا یصلح عمل المفسدین ویحق اللہ الحق بکلماتہ ولو کرہ المجرمون فوقع الحق وبطل ما کانوا یعملون فغلبوا ھنالک وانقلبوا صاغرین۔

برائے گریختہ

اگر کوئی بھاگ گیا ہو تو اس آیہ کو چرخے کے چکر (بائڑ) کے ساتھ باندھ کر ساٹھ مرتبہ ہر روز چالیس روز تک اُلٹا گھمائیں، انشاء اللہ جلد واپس آئے گا۔ فرددنٰہ الی امہٖ کی تقرعینہا ولا تحزن ولتعلم ان وعد اللہ حق ولکن اکثرھم لا یعلمون۔ (القصص ۲۰، پ)

طلب روزگار و ازدواج

روزگار ملازمت اور شادی، نکاح کے لیے مرد، عورت باندھیں۔ قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۔ (آل عمرٰن)

برائے ہر جائز حاجت

سورہ حشر پ ۲۸ چالیس روز بلاناغہ تلاوت کریں۔ ناغہ ہو جانے کی صورت میں نئے سرے سے شروع کریں۔

برائے دفعہ ہر درد

ونُنزّل من القراٰن ماھو شفاءٌ ورحمۃٌ للمؤمنین ولایزید الظّٰلمین الاخسارا۔ (بنی اسرائیل)، مقام درد پر پڑھیں۔

برائے حفاظت

منقول ہے کہ امام زین العابدینؑ کے زمانہ میں کسی شخص کو حاکم نے تین مرتبہ آگ میں ڈالا کوئی ضرر نہ پہنچا۔ پانی میں ڈبویا بال تک نہ بھیگا۔ گردن پر تلوار ماری خط تک نہ پڑا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا اس شریف آدمی کے پاس ایک دُعا ہے جب لوگوں نے اس کی تلاشی لی تو یہ تعویذ نکلا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یامن لا یعلم الغیب الاھو۔ یامن لا یدبر الامر الا ھو۔ یامن لا یصرف السوء الاھو۔ یامن لا یغفر الذنوب الاھو۔ یامن لا یحی العظام الموتٰی الاھو۔ ھوالاول والاخر والظاھر والباطن وھو بکل شیءٍ علیم وبالحق نزل وما ارسلنٰک الامبشرا ونذیرا۔ بحق کٓھٰیٰعٓصٓ وبحق حٰمٓعٓسٓقٓ کاملا ھادیا یاسرا یا منا صادقا برحمتک یاارحم الراحمین ۝

جامع وِرد

حدیث میں ہے جس شخص کو سورہ حمد اور سورہ توحید سے آرام نہ ہوا سے کسی چیز سے آرام نہ ہوگا۔

چند مبتلا بہ مسائل

نمبر ۱ میراث زوجہ

زوجہ کی میراث کے متعلق مختار المسائل مصدقہ جناب آقائے اصفہانی و جناب آقا سید ناصر حسین لکھنو میں یہ عبارت ہے شوہر کو زوجہ کے ہر قسم کے مال میں سے حصہ دیا جاتا ہے بخلاف اس کے زوجہ خواہ صاحب اولاد ہو یا نہ ہو اس کو مکان کی زمین اور کاشت کی زمین سے بالکل حصہ نہیں دیا جاتا اور عمارات اور درختوں میں حصہ دیا جاتا ہے لیکن اس طرح کہ اس کی قیمت لگا کر قیمت میں سے اس کو حصہ دیا جاتا ہے۔ یہ چیزیں بعینہ اس کو نہیں دی جاتیں اشیاء مذکورہ کے علاوہ میت کے دیگر ترکہ میں زوجہ بھی اسی طرح حصہ پاتی ہے جس طرح دوسرے ورثاء پر تقسیم کیا جاتا ہے۔ (جامع الفتاوی ص ۴۱۹)

نمبر ۲ : بیوہ صاحبِ اولاد کو یعنی جس کی اولاد اس شوہر سے ہے جس کا ترکہ تقسیم کیا جا رہا ہے اور وہ اولاد زندہ بھی ہے تو آٹھواں حصہ اپنے شوہر کی اراضی اور غیر اراضی منقولہ و غیر منقولہ ہر قسم کی جائیداد سے اس کو حصہ ملے گا۔ سرکار مفتی احمد علی لکھنو (جامع الفتاوی ص ۳۸۹)

نمبر ۳ : لڑکی کا جہیز جو ایک وقت میں تیار نہیں ہو سکتا کئی سال تک جمع کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تو اس میں خمس نہ ہو گا جمع کرنے میں چاہے

کئی سال گزر جائیں۔ (مفتی سید احمد علی جامع الفتاوی ص ۲۲۱)

نمبر۴: اگر کافر اپنی زمین مسجد کے لیے یا نقدی وغیرہ سے امداد کرے تو اہل اسلام کو مسجد کے لیے قبول کرنا جائز ہے۔ اگرچہ اولیٰ ترک ہے لیکن ممنوع نہ ہوگا واللہ لعلیم (سید نجم الحسن لکھنو جامع الفتاوی ص ۷۶)

نمبر۵: وصیت کے ثبوت کے لیے یا وارثوں کو اقرار ہو یا اس شخص متوفی کی تحریر ہو یا عادلین کی گواہی ہو بغیر اس کے ثبوت نہ ہوگا اور در ثبوت اگر ورثاء اس وصیت پر رضامند ہو جائیں تو وہ کلیتہ نافذ ہو گی ورنہ ایک تہائی میں وصیت جاری ہو گی باقی ورثاء پر تقسیم ہو گا۔ (سیّد علی نقی لکھنوی جامع الفتاوی ص ۴۴۰)

نمبر۶: زکوٰۃ کے سہم فی سبیل اللہ سے سید و غیر سید یکساں منتفع ہو سکتے ہیں لہٰذا زکوٰۃ غیر سیّد کے سہم سے اگر دینی مدرسہ کی اعانت کی گئی ہو تو اس سے سید ملازمین مدرسین یا غیر مدرسین کی تنخواہیں دی جائیں تو انشاءاللہ جائز ہوگا (سرکار مفتی احمد علی جامع الفتاوی ص ۲۱۲)

نمبر۷: سماع اور استماع میں فرق ہے۔ سماع کسی آواز کے کان سے ٹکرانے کو کہا جاتا ہے جس سے سننے والے کا کوئی ارادہ و التفات نہ ہو۔ استماع غور سے کسی چیز کو سننے اور سمجھنے کو کہتے ہیں اسی لیے راگ کا سماع حرام نہیں ہے استماع حرام ہے۔ لہٰذا اگر انسان موسیقی کو سننا پسند نہ کرتا ہو اور اتفاق سے

اس کے کانوں سے موسیقی کی آواز ٹکراتی رہے تو یہ گناہ نہیں ہے البتہ
جب کوئی توجہ سے موسیقی کو سُنے اور اس سے لطف اندوز ہو تو پھر اس کا
یہ فعل حرام قرار پائے گا (جواب حاضر ہے) ص ۲۲۶
آیت اللہ عبد الحسین دستغیب)

سید مرتضیٰ وسیلہ میں فرماتے ہیں گانا، گانا حرام ہے۔ گانا سُننا حرام ہے
اس کے ذریعے مال کمانا حرام ہے البتہ ہر اچھی آواز گانا نہیں گانا ایک خاص
انداز کھینچنے اور حلق میں مخصوص انداز سے گھمانے کو کہتے ہیں جو لہو ولعب اور
عیش وطرب کی محفلوں میں رائج ہے اگر قرآن نوحے قصیدے گانے کی
طرز پر پڑھے تو اس کا گناہ زیادہ ہے اس طرح قرآن اور ان کی بے حرمتی
ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ اس کا گناہ دوگنا ہے۔ سورۃ لقمان آیت نمبر ۶
ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر
علم ویتخذھا ھزوا اولئك لھم عذاب مھین۔ لوگوں میں سے
ایسے بھی ہیں جو بے ہودہ چیزیں خریدتے ہیں تاکہ بغیر سوچے سمجھے لوگوں کو
خدا کی راہ سے بھٹکا دیں اور خدا کی نشانیوں کا مذاق اڑائیں ایسے ہی لوگوں
کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔ لھو الحدیث سے مراد گانا ہے۔ سورۃ
مومنون آیہ نمبر ۳۔ الذین ھم عن اللغو معرضون۔ اور جو بے ہودہ باتوں
سے منہ پھیرے رہتے ہیں امام جعفر صادقؑ اور امام علی رضاؑ سے پوچھا گیا

یہاں لغو سے مراد کیا ہے دونوں معصوموں نے اپنے اپنے زمانے میں فرمایا لغو دراصل گانا ہے (کافی) سورۃ حج آیۃ ۳۰ واجتنبوا قول الزور اور لغو باتوں گانے وغیرہ سے بچے رہو معصوم نے فرمایا اس سے مراد گانا ہے۔ شیعہ مجتہدین میں اس سلسلے میں کوئی اختلاف نہیں کہ گانا حرام ہے بلکہ گانے کی حرمت پر اجماع موجود ہے کتاب "مستند" کے مؤلف فرماتے ہیں کہ گانا حرام ہونا ضروریات دین سے ہے یعنی اگر کوئی مسلمان یہ کہے کہ گانا حرام نہیں ہے وہ مسلمان نہیں رہتا۔ گناہان کبیرہ آیہ اللہ شہید دستغیب

نمبر ۸ : رشوت۔ جو رشوت کہ حرام ہے اس سے مراد یہ ہے کہ کسی مقدمہ کے فیصلہ کرنے میں کچھ روپیہ وغیرہ لیا جائے خواہ وہ فیصلہ موافق شرع ہو یا نہ ہو شرع میں اس کا نام رشوت ہے اور اس کا لینا جائز نہیں کوئی اگر اس روپیہ میں سے خمس نکالے تو وہ اخراج خمس درست نہ ہوگا۔ لیکن عوام کی زبان میں جو رشوت کے معنی مشہور ہیں جیسے پولیس والوں نے کچھ روپیہ لے کے جو رپورٹ کرنا چاہی تھی نہ کی یا اہل مد نے کچھ روپیہ لے کے بیشی بڑھوادی یا کوئی کاغذ چھپا دیا اس قسم کی جو صورتیں پیش آتی ہیں اور ان میں روپیہ لیا جاتا ہے عوام اس کو بھی رشوت کہتے ہیں ان صورتوں میں اگر کسی مومن کو نقصان پہنچایا ہے اور اس کا معاوضہ لیا ہے تو وہ ناجائز ہے اور اگر نقصان نہیں پہنچا ہے اور کچھ روپیہ لے لیا

ہے توصرف اس میں خمس دیا جا سکے گا۔ (مفتی سید احمد علی صاحب لکھنو جامع الفتاوی ۲۱۰) زمیندار شیعہ سُنی لوگوں کا دستور ہے کہ جب کسی کا فصل وغیرہ کا نقصان ہو جاتے اور نقصان کرنے والا پکڑا جاتے تو اس سے واپسی مال کے ساتھ کچھ جرمانہ بھی وصول کرتے ہیں۔ بایں شبہ کہ نہ معلوم اس نے کتنی بار اور کس قدر نقصان کیا ہو گا۔ اس کے متعلق حکم شریعت کیا ہے؟ ج : اگر شخص مذکور غیر مسلم ہے تو جو مال اس سے بطریق جرمانہ لیا گیا ہے اخراج خمس سے پاک ہو سکتا ہے اور اگر مسلم ہے تو اس کو واپس کر دیا جاتے یا راہ خدا میں تصدق کر دیا جاتے۔ (سید ناصر حسین صاحب مجتہد لکھنو جامع الفتاوی ص ۱۶۲)
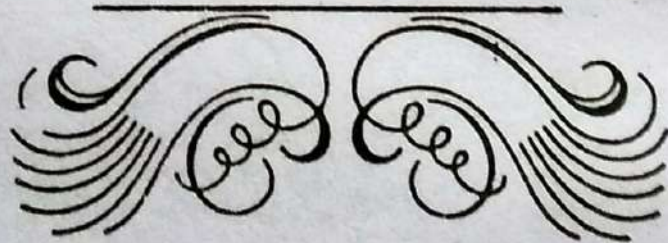
چند مشاہیر علماء کی تاریخ ہائے وفات

الف	مولانا سید ابن حسن جارچوی	۱۶ ر جولائی ۱۹۷۳ء
۲ ۔	مولانا سید ابن حسن نونہروی	۲۵ ر مارچ ۱۹۸۰ء
۳ ۔	مولانا سیّد ابوالقاسم حائری	۱۴ محرم سنہ ۱۳۲۴ھ ۱۹۰۶ء
۴ ۔	مرزا احمد علی امرتسری مناظر	۱۱ ر جون ۱۹۷۰ء
۵ ۔	مفتی سیّد احمد علی مجتہد لکھنو	۶ ر مارچ ۱۹۶۹ء
۶ ۔	مولانا اختر عباس خان	۲۶ ر اپریل ۱۹۹۹ء ۹ محرم ۱۴۲۰ھ
۷ ۔	سید اظہر حسن زیدی خطیب اعظم	۱۱ ر دسمبر ۱۹۸۶ء
۸ ۔	سید آغا حسن بھکر	۱۹۷۳ء
۹ ۔	آغا سید محسن شہید بھکر	۱۹۵۸ء
۱۰ ۔	مولانا سید امداد حسین کاظمی گجرات	۲۲ ر ستمبر ۱۹۷۵ء
۱۱ ۔	حکیم امیر الدین	۱۹۶۳ء
۱۲ ۔	مولانا امیر محمد تونسوی	یکم جون ۱۹۷۴ء
۱۳ ۔	مولانا سید انیس الحسن (قائد اعظمؒ کا جنازہ پڑھایا)	۲۵ ر اگست ۱۹۷۵ء
ب ۔	سید باقر الحکیم شہید مجتہد	۲۹ ر ستمبر ۲۰۰۳ء

۱۵ -	مولانا سید بشیر عباس کلورکوٹ	یکم فروری ۱۹۹۵ء
ج :	مفتی جعفر حسین قائد ملت	۲۹ ، اگست ۱۹۸۳ء
ح :	مولانا حسن علی (مؤلف تحفۃ العوام)	۱۸۴۷ء
۱۸ -	مولانا حسین بخش جاڑا	۴ ، دسمبر ۱۹۹۰ء
۱۹ -	مولانا سید حشمت علی خیر اللہ پور	یکم جنوری ۱۹۴۵ء
خ :	مفتی سید خادم حسین ڈی آئی خان	۱۹۵۳ء
۲۱ -	مولانا خادم حسین بستی شادو خان	۲۹ ، دسمبر ۱۹۵۹ء
د :	مولانا سید دلدار علی غفران مآب	۳ ، مئی ۱۸۲۰ء
ذ :	حافظ سید ذوالفقار علی جلالپور جٹاں	۱۷ ، جنوری ۱۹۸۲ء
ر :	رضا حسین رشید ترابی	۱۸ ، دسمبر ۱۹۷۳ء
۲۵ -	سید روح اللہ خمینی مجتہد اعظم	۳ ، جون ۱۹۸۹ء
ز :	مولانا سید زین العابدین ملتانی	۲۵ ، جولائی ۱۹۶۴ء
س :	سید سبط حسن لکھنو خطیب اعظم آج تک ایسا کوئی خطیب نہیں ہوا	۲ ، مئی ۱۹۳۵ء
۲۸ -	مولانا سجاد حسین خان شہید	۱۹۹۰ء
۲۹ -	مولانا سلطان محمود بلکہ	۱۱ ، جنوری ۲۰۰۲ء
۳۰ -	مولانا سید علی حائری	۲۸ ، جون ۱۹۴۱ء

۳۱۔ مولانا سید محمد دہلوی	۲۰، اگست ۱۹۷۱ء
۳۲۔ مولانا حافظ سیف اللہ جعفری	۱۲، اگست ۱۹۸۰ء عمر ۵۶ سال
ش۔ آغا سید شرف حسین بھکر	۱۹۶۲ء، عمر ۱۰۸ سال
ص۔ مولانا سیّد صابر حسین منڈی بہاؤ الدین	۲۶، مئی ۱۹۹۷ء
	۱۸ محرم ۱۴۱۸ عمر ۵۹ سال
۳۵۔ محسنِ ملّت سید صفدر حسین	۳، دسمبر ۱۹۸۹ء، عمر ۵۶ سال
ض۔ مولانا سید ضمیر الحسن رضوی	۱۹۹۳ء
ط۔ مولانا سیّد طالب حسین چکڑالوی	۱۹۵۱ء
۳۸۔ مولانا طالب حسین شہید کرپالوی	۷، جولائی ۱۹۹۷ء
ظ۔ مولانا سید ظفر حسن امروہوی	۱۹۸۹ء
ع۔ مولانا سید عارف حسین الحسینی شہید	۵، اگست ۱۹۸۸
۴۱۔ مولانا عاشق حسین قیامت	۳۰، جولائی ۱۹۹۹ء
۴۲۔ مولانا عبد الحمید چانڈیو	جون ۲۰۰۳ء
۴۳۔ مولانا سید عبد الستار	۲۲، جون ۱۹۵۶ء
۴۴۔ مولانا عطاء اللہ سندرالوی	۸، اپریل ۱۹۹۲ء
۴۵۔ مولانا سید عبد الہادی سید علیاں	۱۸، اگست ۱۹۷۲ء
۴۶۔ علامہ عبد العلی ہروی طہرانی	۹، دسمبر ۱۹۲۲ء، عمر ۶۱ سال

نام	تاریخ
۴۷۔ مولانا سید عدیل اختر لکھنو	۱۹۵۲ء، عمر ۵۵ سال
۴۸۔ علامہ سید علی نقی لکھنو	۱۹ رمئی ۱۹۹۸ء
۴۹۔ سید عنایت حسین بخاری (در نجف)	۳۰ رجون ۱۹۶۹ء
غ۔ مولانا غلام حسنین کنتوری	۱۷ ردسمبر ۱۹۱۹ء
۵۱۔ مولانا غلام حسین شیرازی چک ۲۱	۲ رجنوری ۲۰۰۲ء
۵۲۔ مولانا سید غلام حسین شیرازی چک ۲ ہڑپا	۸ ربیع الاوّل ۱۳۳۴ھ
۵۳۔ مولانا غلام حیدر کلو	۱۹۷۵ء
۵۴۔ مولانا سید غلام شبر خوشاب	۲۲ رستمبر ۱۹۹۳ء
۵۵۔ مولانا غلام رضا ناصر	۶ رجنوری ۱۹۹۴ء
۵۶ مولانا سید غلام عباس بھکر	۲۰۰۱ء
۵۷۔ مولانا سید غلام شبیر کاظمی	۲ ررمضان ۱۴۰۸ھ ۱۹ راپریل ۱۹۸۸ء
۵۸۔ مولانا غلام قاسم کوراتی	۱۷ رجولائی ۱۹۸۰ء
۵۹۔ مولانا غلام مہدی سرگودھا	۲ رجولائی ۱۹۸۱ء
ف۔ مولانا سید فدا حسین قتالپور	۲۹ راگست ۱۹۶۹ء
۶۱۔ مولانا حافظ سید فرمان علی (مفسر قرآن)	۱۹۱۶ء
۶۲۔ پیر سیّد فضل شاہ	۲۲ راکتوبر ۱۹۶۶ء
۶۳۔ مولانا فیض محمد بکھیالوی	۱۵ رجولائی ۱۹۴۹ء

ک۔ مولانا کاظم حسین اثیر جاڑوی شہید	۲۷ ، مارچ ۱۹۹۲ء
۶۵۔ مولانا سید کاظم حسین رجوعہ سادات	۱۹۸۸ء
۶۶۔ مولانا سیّد کرم حسین رضائی شاہ	۱۹۵۸ء
۶۷۔ حافظ کفایت حسین	۴ ، اپریل ۱۹۶۸ء
۶۸۔ مولانا سیّد کلب حسین مجتہد	۶ ، اکتوبر ۱۹۶۳ء
گ۔ مولانا سید گلاب علی ملتان	یکم ستمبر ۱۹۹۲
م۔ مولانا سید مجتبیٰ حسن کامون پوری	۱۸ ، جولائی ۱۹۷۴ء ، عمر ۶۱ سال
۷۱۔ مولانا سید محبوب علی خوشاب	۱۹۵۴ء
۷۲۔ سید محسن حکیم مجتہد	۲ ، جون ۱۹۷۰ء
۷۳۔ مولانا سید مرتضیٰ حسین فاضل	۱۹۸۷ء
۷۴۔ مولانا سید مرید حسین لونگہ جھمٹ	۱۸ ، اگست ۱۹۹۸ء
۷۵۔ مولانا مرید عباس یزدانی شہید	۱۴ ، ستمبر ۱۹۹۶ء
۷۶۔ مولانا سیّد مظہر علی عریضی	مارچ ۱۹۹۷ء
۷۷۔ مولانا سیّد مقبول احمد مفسر قرآن	۲۴ ، ستمبر ۱۹۲۱ء
۷۸۔ مولانا ملازم حسین اصغر	۱۰ ، اکتوبر ۱۹۹۴ء عمر ۵۲ سال
۷۹۔ مولانا سید منظور حسین اجنالہ	مارچ ۱۹۹۰ء ، عمر ۵۲ سال
۸۰۔ مولانا محمد اسماعیل مناظر اعظم	۱۴ ، جون ۱۹۷۶ء

۸۱۔	مولانا محمد اعجاز ڈی آئی خان	۱۲، جون ۲۰۰۳ء
۸۲۔	مولانا محمد اعجاز بدایونی دوران تقریر ڈی آئی خان میں وفات	۲۳، مارچ ۱۹۲۲ء عمر ۵۲ سال
۸۳۔	مولانا سید محمد امین چک ۲ ہڑپا	۱۶، جنوری ۱۹۷۷ء
۸۴۔	استاد العلما سید محمد باقر چکڑالوی	۹، جون ۱۹۶۶ء ۱۹ صفر ۱۳۸۶ھ
۸۵۔	مولوی محمد بخش جھمکانہ	۶، دسمبر ۱۹۹۴ء
۸۶۔	مولانا محمد بشیر انصاری	۱۹۸۳ء
۸۷۔	مولانا سید محمد جعفر زیدی شہید	۷، نومبر ۱۹۸۰ء
۸۸۔	مولانا محمد حسن زکی ٹاٹے پوری	۱۳، جنوری ۱۹۵۰ء
۸۹۔	مولانا محمد حسین ناظمی	۱۷، جون ۲۰۰۳ء
۹۰۔	مولانا حافظ سیّد محمد سبطین	۱۶، اپریل ۱۹۹۴ء عمر ۷۴ سال
۹۱۔	مولانا حافظ سید محمد حسنین	۱۰، جون ۲۰۰۳ء عمر ۵۳ سال
۹۲۔	مولانا سیّد محمد سبطین سرسوی	۱۷، اگست ۱۹۴۷ء
۹۳۔	مولانا محمد سعید وجھ	۱۷، مارچ ۱۹۷۷ء عمر ۵۲ سال
۹۴۔	مولانا سید محمد علی شیرازی چک ۲ ہڑپا	۲، اکتوبر ۱۹۹۸ء
۹۵۔	رئیس الحفاظ راجہ محمد عنایت	یکم جون ۲۰۰۳ء
۹۶۔	خواجہ محمد لطیف انصاری	۱۶، رمضان ۱۳۹۹ء

۹۷۔ استاد العلما سید محمد یار	۸ر دسمبر ۱۹۹۰ء
۹۸۔ مولانا شیخ محمد یار لیہ	۱۹۷۵ء
ن۔ سید ناصر حسین مجتہد لکھنو	۱۹۴۲ء
۱۰۰۔ سید نجم الحسن مجتہد لکھنو	۱۹۳۸ء
۱۰۱۔ مولانا نذر حسین ظفر	۱۵ر جولائی ۲۰۰۱ء
۱۰۲۔ مولانا سید نذر حسین ڈنگہ چک	۴ر جنوری ۱۹۸۵ء عمر ۶۰ سال
۱۰۳۔ مولانا سید نذیر احمد خیر اللہ پور	۱۶ر اپریل ۱۹۸۰ء
۱۰۴۔ مولانا نذیر احمد عباس شہید	۱۹ر اکتوبر ۲۰۰۱ء
۱۰۵۔ مولانا نصیر حسین	۲۲ر اپریل ۱۹۹۹ء ۵محرم ۱۴۲۰ھ
۱۰۶۔ مولانا مرزا یوسف حسین	۱۹۸۸ء
۱۰۷۔ نور اللہ شوستری شہید ثالث	۱۶۱۰ء (عمر ۶۱ سال)

میں تذکرہ علماء امامیہ و مطلع انوار کے مؤلفین کا بہت بہت شکر گزار ہوں
میں قدیم مشاہیر علماء کی تاریخ ہائے وفات کی دریافت کے سلسلے
چند حضرات کی وفات کی تاریخیں متعلقہ افراد کی غفلت کی وجہ سے مہیا نہیں ہو
سکیں جس کا بہت افسوس ہے۔ کاظمی

غایات وضو واجب

چھ چیزوں کے لیے وضو واجب ہے۔

۱۔ نماز میت کے علاوہ تمام واجب نمازوں کے لئے۔ مستحب نماز کے لیے وضو شرط ہے۔ ۲۔ بھولا ہوا سجدہ، تشہد اور نماز احتیاط اور بنا بر احتیاط سجدہ سہو کے لیے۔ ۳۔ خانہ کعبہ کے واجب طواف کے لیے۔ ۴۔ اگر نذر، عہد یا قسم کھلے کہ میں وضو کروں گا۔ ۵۔ اگر نذر کرے کہ اپنے بدن کے کسی حصہ کو قرآن کے حرف یا نام خدا سے مس کروں گا۔ ۶۔ نجس شدہ قرآن کو پاک کرنے یا بیت الخلاء وغیرہ سے نکالنے کے لیے جبکہ مجبور ہو کہ اس کا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ قرآن کے حروف سے مس ہو جائے گا۔

کتابتِ قرآن پر شیشہ چڑھا ہوا ہو یا اتنا باریک کاغذ رکھا ہو کہ اس سے حروف مثل آئینہ کے ظاہر بھی ہو رہے ہوں تو بغیر وضو مس کرنا حرام نہیں کیونکہ ہاتھ شیشہ یا کاغذ پر لگ رہے ہیں۔

حکایت وضو

وقت سے پہلے وضو کرنے کی مفید اور دلچسپ حکایت قصص العلماء میں یوں ہے کہ کسی شخص نے علامہ حلّی (حسن بن یوسف) سے عرض کی کہ میں نے بارہ سال نماز کے وقت کے دخول سے پہلے بہ نیت وجوب وضو کر کے نماز پڑھی ہے۔ اب معلوم ہوا کہ آپ کی رائے ہے کہ نماز کے وقت کے دخول سے پہلے بقصدِ وجوب وضو جائز نہیں۔ میری اس مدت کی نمازیں صحیح ہیں یا باطل؟ علامہ نے فرمایا کہ اس وضو کے ساتھ اس مدت کی نمازیں باطل ہیں۔ ان کی قضا بجا لاؤ۔

جب وہ یہاں سے رخصت ہوا تو رستے میں فخر المحققین (علامہ کے بیٹے محمد ابن حسن) سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے ساری بات سُننے کے بعد فرمایا علامہ کو اس مسئلہ میں مغالطہ ہُوا ہے۔ جو نماز پہلے وضو کے ساتھ ادا کی ہے اسے عمل میں لا بقیہ تمام درست ہیں۔ چونکہ پہلے وضو والی نماز فاسد و باطل ہوئی اس کی قضا ہر وقت تمہارے ذمّہ رہی پس اس کے بعد جس وقت تم نے وضو کیا تو قضاء نماز تمہارے ذمّہ تھی۔ پس یہ آدمی پھر علامہ کی خدمت میں حاضر ہوا تفصیل بیان کی تو علامہ نے فخر المحققین کی تحسین کرتے ہوئے پہلے فتویٰ کی خطا کا اعتراف کیا۔ اس رُو سے جس کے ذمّہ گزشتہ زندگی کی کوئی واجب نماز ہو وہ ہر وقت واجب قربۃً الی اللہ کی نیت سے وضو کر سکتا ہے۔

- وضو بہ نیت قربۃً الی اللہ ہر وقت درست ہے اور اس سے ہر وقت ہر نماز اور ہر وہ کام کیا جا سکتا ہے جس کے لیے وضو لازم ہے۔
- حیض، استحاضہ، نفاس، مس میت کے بعد نماز کے لیے وضو اور غسل کرنا دونوں لازم ہیں اور جنابت کے بعد صرف غسل کی ضرورت ہے۔ وضو کرنا جائز نہیں ہے۔
- ناخن پالش کی موجودگی میں غسل اور وضو صحیح نہ ہوگا کیونکہ ناخن کے اوپر یہ ایک علیحدہ سا پردہ ہوتا ہے جو ناخن تک پانی پہنچنے سے مانع ہے۔ مہندی جسم کا حصّہ بن جاتی ہے لہٰذا حرج نہ دے گی۔
- جو غرض و غایت وضو کے وجوب کی ہے وہی غسل کے وجوب کی ہے

یعنی نماز کی ادائیگی واجب طواف کعبہ کی بجا آوری وغیرہ لیکن غسل میں ایک غایت زیادہ ہے۔ ماہ رمضان یا قضا کا روزہ رکھنے کے لیے اذان صبح سے قبل پاک ہو اگر عمداً نماز صبح تک جنب رہے گا تو قضا و کفارہ ہر دو واجب ہوں گے۔

نماز استغاثہ بتولؑ

روایت ہے کہ جب بھی کوئی حاجت یا مشکل پیش آئے دو رکعت نماز پڑھے پھر جناب بتولؑ کی تسبیح پڑھے پھر سجدہ میں جائے اور سو مرتبہ یَامَوْلَاتِیْ یَا فَاطِمَۃُ اَغِیْثِیْنِیْ پڑھے پھر پیشانی کا داھنا حصہ زمین پر رکھ کر سو مرتبہ یہی پڑھے پھر سجدہ میں سو مرتبہ یہی پڑھے پھر پیشانی کا بایاں حصہ زمین پر رکھ کر سو مرتبہ یہی پڑھے۔ پھر سجدہ میں ایک سو دس مرتبہ یہی پڑھے (یہ استغاثہ ۵۱۰ مرتبہ ہو جائے گا) پھر اپنی دُعا مانگ لے انشاء اللہ قبول ہو گی۔

مفاتیح الجنان (وقت نصف گھنٹہ)

اقسام طلاق کا جدول
طلاق
(۱) طلاق رجعی
(۲) طلاق بائن
(۱) طلاق بائن باعدّت
(۲) طلاق بائن بلاعدّت
(۱) ہر تیسری طلاق بشرطیکہ ایک شوہر سے
(۲) طلاق خلعی
(۳) طلاق مبارات
(۱) نو سال سے کم عمر کی زوجہ کو طلاق دینا۔
(۲) مجامعت کرنے سے قبل طلاق دینا۔
(۳) زوجہ کے یائسہ ہونے کے بعد طلاق دینا۔
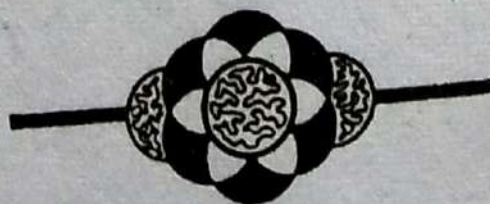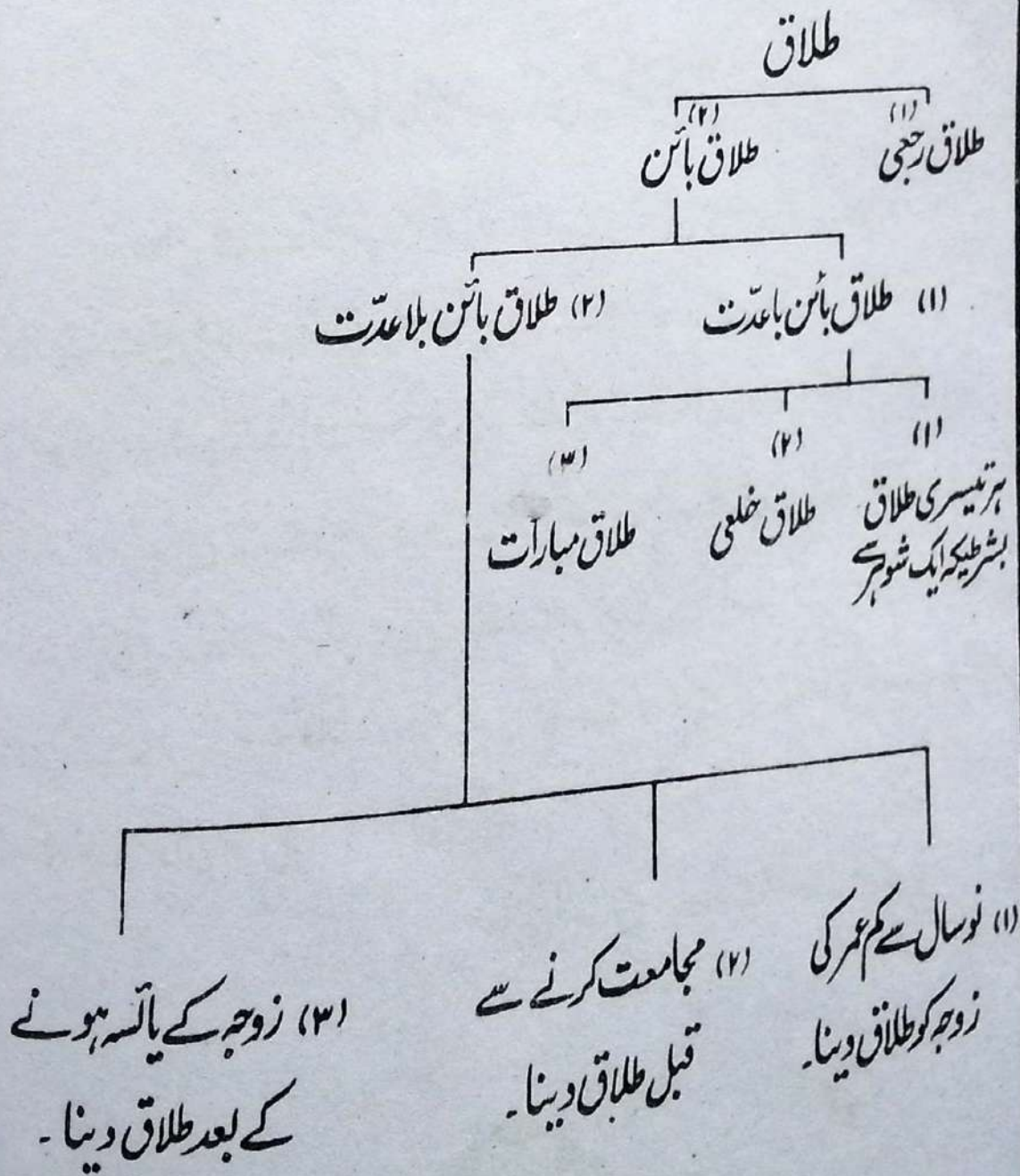
چونکہ مناسک حج وعمرہ کی ادائیگی ایک تجربہ کار عالم دین کی مفصل رہنمائی کے بغیر انتہائی مشکل ہوتی ہے۔ بلکہ بسا اوقات لوگ جو کسی عالم دین کی نگرانی میں اعمال حج بجانہیں لاتے وہ اپنے اس فریضہ کو ضائع کر دیتے ہیں۔ اس لئے عازمین حج کی سہولت کیلئے عرصہ دراز سے علمائے کرام کی زیرنگرانی کاروانِ حج جعفریہ خوشاب نے یہ سلسلہ شروع کر رکھا ہے تاکہ اعمال حج وعمرہ کو بجالانے کیلئے مومنین کرام کی تمام تر مشکلات کو آسان تر بنایا جاسکے۔

مزید اس کاروان میں

- حجاج کرام کو تمام تر زیارات مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ اپنی نگرانی میں ایک ساتھ کروائی جاتی ہیں۔
- اعمال عمرہ اور مناسک حج پوری احتیاط وانتظام کے ساتھ کروائے جاتے ہیں۔
- اس کاروان میں مسائل شرعیہ اور مجالس عزا کا باقاعدگی سے بندوبست ہوتا ہے۔
- تمام اعمال حج مراجع عظام کے فتاویٰ کے مطابق کروائے جاتے ہیں۔
- ہر حاجی کیلئے قربانی کا جانور کم سے کم قیمت پر خرید کر اس کی قربانی اپنی نگرانی میں کروائی جاتی ہے۔
- حجاز مقدس کیلئے روانگی سے پہلے حجاج کرام کو حج وعمرہ کی مکمل عملی تربیت بھی دی جاتی ہے۔
- اس بات کا بندوبست بھی کیا جاتا ہے کہ اس کاروان میں شریک تمام افراد کی تاریخ روانگی، تاریخ واپسی اور رہائش کی بلڈنگ ایک ہو۔
- جو مومنین کرام فریضہ حج کی سعادت حاصل کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں وہ بروقت ہمارے ساتھ رابطہ کریں۔
- اور اپنا اندراج کروائیں۔ شکریہ!

نوٹ: جو حضرات اپنے مرحومین کا حج بدل کروانا چاہیں، وہ بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔

منجانب: کاروانِ حج جعفریہ دارالعلوم الجعفریہ کربلا خوشاب
0454-710806
0300-6076965
0342-6076965